Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

प्रकाशन मंदिर, 1954.
253पे०.
35309 10/3

कादम्बरी. मुम्बई : तुकाराम जावजी,
1834.
608पे०.

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1545

उरदू की तीसरी किताब

लेखक:- शिक्षा विभाग पंजाब

1545;U

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

NAVARATNA

ISHWARDATT

NAVARATNA

ISHWARDATT

~~[illegible]~~

ISHWARDATT

NAVARATNA

ISHAWARDATTA

NAVARATNA

ATRIDEV GUPTA

KVIRKISHAI ~~[illegible]~~

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

स्टाक प्रमाणीकरण १९८४-१९८५

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1545

EDUCATION DEPARTMENT, PUNJAB.

THIRD URDU READER.

اردو کی تیسری کتاب

1416

973

1545.U

RAI SAHIB M. GULAB SINGH & SONS,
Mufid-i-'Am Press,
LAHORE.

13th Edition. 1913 Price 0-2-11

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اِعرابوں کے قاعدے

نمبر شمار	قاعدے	مثالیں
۱	مخلوط ہے دو چشمی لکھی گئی +	گھر +
۲	نونِ غنّہ جو لفظ کے درمیان ہے۔ اُس پر اُلٹا جزم دیا ہے۔ اور جو آخر میں ہے۔ اُس میں نقطہ نہیں دیا +	ہنسا۔ ہیں +
۳	یائے معروف جو لفظ کے آخر ہے۔ وہ دائرے کی لکھی گئی ہے +	بھلی
۴	یائے معروف کے سوا باقی سب یے لمبی لکھی گئیں +	کے۔ ہے۔ گئے۔ اُڑنے +
۵	جو واؤ بولی نہیں جاتی۔ اُس کے نیچے آڑی لکیر ہے +	خود۔ خویش +
۶	حرفِ مفتوح پر جہاں زبر لکھا ہے۔ جہاں واؤ یا یے کے معروف اور مجہول ہونے کا شبہ پڑتا ہے [۱] +	ہمارا۔ لیکر۔ روپیہ۔ زیور۔ غفور۔ سہیر +

[۱] باقی قاعدے اخیر کے صفحے پر دیکھو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
	دودھ پلانے والے جانوروں کا بیان	
۱	گائے	۱
۲	گدھا	۴
۳	بلّی	۷
۴	بھیڑیا	۱۴
۵	خرگوش	۱۷
۶	بندر	۲۱
۷	جنگلی چوہا	۲۵
۸	چمگادڑ	۲۷
	پرندوں کا بیان	
۹	مُرغ	۳۱
۱۰	چینیا بطخ	۳۴
۱۱	گدھ	۳۶
۱۲	لم ڈھینک	۳۹
۱۳	چڑیا	۴۱
۱۴	پھُٹکی	۴۴
۱۵	ابابیل	۴۸
۱۶	ہُدہُد یا کھُٹ بڑھئی	۵۱
۱۷	طوطا	۵۴
	رینگنے والے کیڑے	

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نمبرِ شمار	مضمون	نمبرِ صفحہ
۱۸	مچھلی	۶۳
۱۹	مینڈک	۶۷
۲۰	سانپ	۷۲
	درختوں کا بیان	
۲۱	کھجور	۷۶
۲۲	شہتوت کا درخت	۷۹
۲۳	چنبیلی	۸۲
۲۴	سرسوں کا درخت	۸۷
۲۵	چنے کا درخت	۹۰
۲۶	سورج کا بیان	۹۴
	تاریخی حالات	
۲۷	امیر ناصر الدین سبکتگین	۹۹
۲۸	سلطان محمودِ غزنوی	۱۰۴
۲۹	ظہیر الدین بابر بادشاہ	۱۱۵
۳۰	انا کی جاں نثاری	۱۲۱
۳۱	پرتاب کی بہادری	۱۲۵
	نظم	
۳۲	احسان کا بدلہ احسان ہے	۱۳۴
۳۳	بد زبانی	۱۳۸
۳۴	بری صحبت	۱۴۱
۳۵	ورزش کے فائدے	۱۴۳
۳۶	جھوٹ نہ بولو	۱۴۷

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُردو کی تیسری کتاب

دُودھ پلانے والے جانوروں کا بیان

گائے

یہ ایسا جانور ہے - کہ سب جانتے ہیں - اس کی صورت شکل بیان کرنے کی ضرورت نہیں - ہندو اسے بڑا پاک جانور مانتے ہیں - نرا جانور ہی نہیں - بلکہ اس سے بہت کچھ زیادہ خیال کرتے ہیں - یہی سبب ہے - کہ اسے بڑی محبت سے پالتے ہیں - اور بہت کچھ سیوا کرتے ہیں * آدمی کو جو فائدے اس سے ہیں - شاید اور کسی جانور سے نہیں * جب تک جیتی ہے - کھانے پینے کی بہت سی چیزیں ہمیں دیتی ہے - جس جانور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے اِتنے فائدے ہوں - لازم ہے - کہ ہم بھی
اچھّی طرح اُس کی خدمت کریں + اوّل تو ہمیں
دُودھ دیتی ہے - مِیٹھا مِیٹھا - تازا تازا + کونسا
لڑکا یا لڑکی ہوگی - کہ بھرا پیالہ ہو - اَور پینے
کو جی نہ چاہے ؟ ملائی - رَبڑی - کھویا - دہی -
مکّھن - گھی - چھاچھ اَور لسّی دیتی ہے - یہ
چیزیں نہ ہوتیں - تو ہمارے کھانے پینے کیسے
رُوکھے رہتے - ملائی - کھویا - گھی نہ ہوتا - تو
بہتیری مزے مزے کی مِٹھائیاں نصیب بھی
نہ ہوتیں + بَیل ہل جوتتے ہَیں - بوجھ ڈھوتے
ہَیں - چھکڑے کھینچتے ہَیں - رہٹ - چرسے اَور
کولھو میں چلتے ہَیں + گوبر سے کچّے مکان لیپتے
ہَیں - اُپلے تھاپتے ہَیں - جن غریبوں کو لکڑیاں
جلانے کا مقدُور نہیں - وُہ اِنھیں جلاتے ہَیں -
ہندُو چوکا دیتے ہَیں - مرنے کے بعد اِس کے
جِسم کے بہت سے حصّے کام میں آتے ہَیں +
کھال سے گھوڑوں کے ساز - بگّی کے سامان -
زِین - چابُک - لگام اَور بہت سی چیزیں بنتی
ہَیں - سِینگوں سے کنگھیاں - چاقُو اَور چھُریوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے دشتے - پٹھوں - نسوں وغیرہ سے سریش +
گاے روز دو دفعہ دُود دیتی ہَے - صُبح
اَور شام + دُود کو مٹّی کے باسنوں میں جوش
دے کے رکھ چھوڑتے ہَیں - پھر اُس سے جو
چاہتے ہَیں - بناتے ہَیں - مکّھن نکالنا ہو - تو
ذرا سا دہی ملا کر ڈھانک رکھتے ہَیں - وُہی
جم کر دہی ہو جاتا ہَے + پھر ایک مٹّی کے
باسن میں ڈال کر اُسے رئی سے بلوتے ہَیں -
تھوڑی دیر میں مکّھن جُدا ہو جاتا ہَے - چھاچھ
جُدا + بعض مُلکوں میں اَور اَور طرح بھی مکّھن
نکالتے ہَیں - مگر ملاتے سب جگہ ہَیں +
گاے اکثر گھاس اَور چارا کھاتی ہَے - دانہ اَور
کھلی بھی دیتے ہَیں - اِس سے دُود زیادہ ہوتا
ہَے + گوشت یا کوئی جاندار چیز نہیں کھاتی +
گاے کی صُورت اَور اُس کے ڈیل ڈول کو سب
پہچانتے ہَیں - مگر یہ بہُت لوگوں کو خبر نہیں - کہ
جو جانور جُگالی کرتے ہَیں - اُن کا معدہ کُچھ
اَور ہی طرح کا ہوتا ہَے - اُس میں چار خانے
ہوتے ہَیں - ہر ایک الگ الگ کام دیتا ہَے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

اِسے جُگالی کرتے سب نے دیکھا ہے - مگر اصل
حال کی خبر نہیں + سُنو - اِس کے اُوپر کے
دانت نہیں ہوتے - ڈاڑھیں ہوتی ہیں - مگر
جلدی جلدی نہیں چلتیں + چُونکہ کھاتی بہت
ہے - اِس لئے پہلے جو کچھ سامنے آتا ہے -
اُسے پُورا نہیں چباتی - یُوں ہی نِگل جاتی
ہے + یہ دانہ ہو یا گھاس - اوّل پہلے خانے میں
جمع ہوتا ہے - پھر دُوسرے خانے میں - جب
نِچنت ہوتی ہے - تو اُس میں سے نِکال نِکال کر
مُنہ میں لاتی ہے - دوبارہ چباتی ہے - اور
کھا جاتی ہے + جب گائے چر رہی ہو - تو یہ
سمجھو - کہ اپنی خُوراک سمیٹ رہی ہے - کھاتی جب
ہے - کہ جُگالی کرتی ہے + بھینس - اُونٹ -
بھیڑ - ہرن - بکری سب جُگالی کرنے والے جانور
ہیں + ایسے جانوروں کے پاؤں یا کُھر بیچ میں
سے پھٹے ہوئے ہوتے ہیں +

گدھا

دیکھنا - بے درد کس بے رحمی سے اپنے گدھے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri
CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو مارتا ہے - بیچارے پر اِتنا بھاری بوجھ لادا ہے - کہ ٹھوکریں کھاتا چلا آتا ہے + کیا یہ خدا کی جان نہیں ؟ میاں کو حقیقت تو جب معلوم ہو - کہ اِسی بوجھ کو ذرا اپنی کمر پر رکھ لے - پھر بوجھ کا مزا دیکھے + گدھے بیچارے کو سب سے بُرا تو چارا دیتے ہیں - اِس پر چاہتے ہیں - کہ بوجھ وہ اُٹھائے - جو اُس کی طاقت سے زیادہ ہے + ہندوستان میں جہاں دیکھو - گدھے کی ٹانگیں بوجھ کے مارے پھر گئی ہیں + کیا سبب ہے ؟ بچپن ہی سے بھاری بوجھ لادنے لگتے ہیں +

مانا کہ گدھا خوبصورت نہیں - بے شک لمبے لمبے کان اور چندھیائی ہوئی آنکھوں سے مزیل معلوم ہوتا ہے - لوگوں کی زیادتیاں سہتا ہے - انہیں باتوں نے اِسے ذلیل کر دیا ہے - مگر خدا نے بے سمجھ نہیں بنایا ہے - بعض مقاموں پر اس نے بڑی بڑی ہوشیاریاں دِکھائی ہیں + جو مالک اسے چاہتا ہے - یہ بھی اُس کی صورت پر عاشق ہوتا ہے - اِس کا قدم ذرا سُست تو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُٹھتا ہے ۔ مگر اِس پر بھی پہروں برابر چلا جاتا ہے ٭ خراب رشتوں اَور پہاڑوں میں تو زیادہ یہی کام دیتا ہے ۔ سبب یہ ہے ۔ کہ اِس کا قدم گھوڑے سے زِیادہ جم کر پڑتا ہے ٭ پہاڑوں میں اکثر ایسی اَوکھی گھاٹیاں اَور اُتار چڑھاؤ کے رشتے ہَیں ۔ کہ ذرا قدم بے مَوقع پڑا ۔ اَور جان گئی ۔ یہی بچارا ہے ۔ جو اَیسے رشتوں میں صحیح سلامت بوجھ منزِل پر پہنچا دیتا ہے ٭ اِس کا بچہ خُوبصُورت ہوتا ہے ۔ اَور چالاک بھی ۔ کُلبلیں کرتا ہے ۔ مگر اُس پر بھی اِدھر کام کی مُصیبت پڑی ۔ اُدھر وُہ ہوشیار صُورت خاک میں مِلی ٭ اچھی طرح پرورِش ہوتی ۔ نہ صُورت بگڑتی ۔ نہ سمجھ جاتی ٭ سچ ہے ۔ سارے دِن کام ہی کام ۔ بہلاوے کا ذِکر نہ کھیل کا نام ۔ موُدھو بچارے کی عقل نہ جائے ۔ تو کیا ہو ؟ گدھی بچے کو بہت چاہتی ہے ۔ جنتی ہے ۔ تو ایک ہی بچہ پیدا ہوتا ہے ٭ اِس کا دُود بہت خُوب ہوتا ہے ۔ بچوں کے لئے بڑا مُفید ہے ٭

کہیں بے وُقُوفی کا ذِکر ہوتا ہے ۔ تو پہلے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

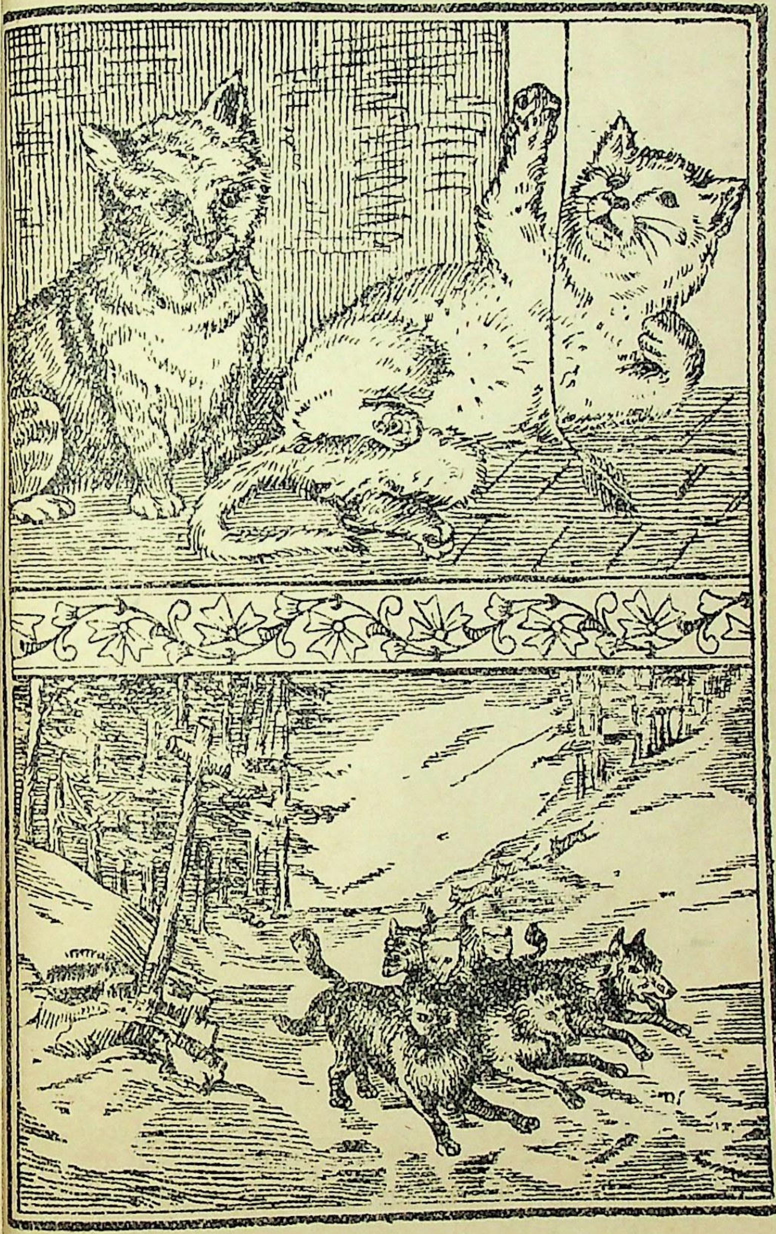

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسی بیچارے کا نام آتا ہے + یہ لدّو گدھوں کا بیان ہے - مگر جنگلی گدھے کا ایسا حال نہیں - وہ بڑا تیز رفتار ہے + ایک طرح کے جنگلی گدھے سندھ اور بلوچستان میں اور پنجاب کی مغربی حد کی طرف ملتے ہیں - اُنہیں گورخر کہتے ہیں + یہ خوبصورت ہوتے ہیں - سُرخی لئے خاکی رنگ - لیکن مُنہ - چھاتی اور پیچھے کا دھڑ سفید - پیٹھ کی لمبان پر بھوری بھوری دھاریاں - اکثر گدھے اور پاؤں پر بھی دھاریاں ہوتی ہیں +

گھوڑے اور گدھے سُم دار جانور ہیں - ان کے سُم ثابت ہوتے ہیں - جُگالی کرنے والے جانوروں کے پاؤں یا کھروں کی طرح بیچ میں سے پھٹے ہوئے نہیں ہوتے +

بلّی

اسے سب جانتے ہیں - ایسا کوئی مُلک ہوگا - جہاں یہ نہ ہو + آدمیوں سے اسے دلی لگاؤ ہے - کُتّوں کی طرح یہ بھی آدمیوں سے ہل جاتی ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گھروں میں نڈر اور بے خطر رہتی ہے۔ اِس
مسکینی سے گزارا کرتی ہے۔ کہ بچے اُس سے
کھیلتے ہیں۔ گری پڑی ہڈی بوٹی لے لیتی ہے۔
اُسی پر گزران کرتی ہے + یہ بڑی پاک صاف
اور ستھری ہے۔ ہمیشہ اپنے بدن کو صاف کرتی
ہے + منہ اور کھردری زبان اِس کے لئے پانی
اور رومال ہے + چہرا یا کان جہاں جہاں زبان
نہیں پہنچ سکتی۔ ہاتھ کو چاٹ کر گیلا کر لیتی
ہے۔ اُس سے مل مل کر صاف کرتی ہے + بلی
کے نرم نرم بال ہوتے ہیں۔ بعض ملکوں میں
اِس کے پوست سے پوستینیں بنتی ہیں۔ یہ
اور پوستینوں سے کم قیمت ہوتی ہیں + بلی کئی
رنگ کی ہوتی ہے۔ کالی۔ سفید۔ صندلی۔
چتکبری۔ بھوری + بعضوں پر سیاہی مائل
دھاریاں ہوتی ہیں + ولایتی بلی بہت خوبصورت
ہوتی ہے۔ اِس لئے بہت قیمت پاتی ہے۔ یہ
کابل اور ایران سے آتی ہے۔ اکثر یک رنگ
سفید ہوتی ہے۔ لمبی لمبی پشم ریشم جیسی نرم +
جنگلی بلیوں کی کئی قسمیں ہیں + رنگ اور قد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں فرق ہوتا ہے + بعض بڑی خوبصورت ہیں۔ بعض ڈھائی فُٹ سے تین فُٹ تک لمبی ہوتی ہیں +

بلّی کی آنکھیں عجیب طرح کی ہیں + اندھیرے میں سب کچھ دیکھتی ہے۔ چوہے۔ چھپاں اور اور جانور جو دِن کو کم نکلتے ہیں۔ اِنہی آنکھوں کی مدد سے اُن کا شکار کرتی ہے + جب دُھوپ میں لیٹی ہوئی اُونگھتی ہے۔ تو دِھیمی دِھیمی آواز خُرخُر سے کیسی مسکین اور غریب معلوم ہوتی ہے۔ مگر موقع بن جائے۔ تو شکار پکڑنے کو بڑی شیر ہے + اِس کے ننھے ننھے دانت تو دیکھو۔ کیسے باریک اور تیز ہیں۔ پنجے کو ذرا ہاتھ میں تھامو۔ کیا نرم ہے! یہی سمجھوگے۔ کہ اِس میں دُکھ دینے کی کوئی چیز نہیں۔ ٹھہر جاؤ۔ ابھی نہ چھوڑنا۔ ذرا وُہ دِق ہو جائے۔ اِنہی نرم نرم پنجوں میں سے کیا نشتر سے ناخُن نکل پڑتے ہیں + ناخُن چھپے رہتے ہیں۔ تو اِس کے لئے بڑا آرام ہے۔ وُہ لمبے اور ٹیڑھے ہیں۔ اور نوکیں تیز۔ اگر کُتّے کی طرح نکلے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہتے - تو چلنے پھرنے میں بلّی کو بڑی مشکل ہوتی - اور وہ بھی ایسے تیز نہ رہتے + اب ضرورت کے وقت نکالتی ہے - اور جب چاہتی ہے - اندر کھینچ لیتی ہے - پھر دیکھنے میں وہی نرم نرم اُوپر ریشم سی پشم +

پلی ہوئی بلّی بڑی غریب ہوتی ہے - چمکارنے پچکارنے سے خوش ہوتی ہے - چاہتی ہے - کہ پیار سے رکھو + ایک پیالی بھر کر دُودھ اُس کے سامنے دھر دو - تو خوش ہوگی - خُر خُر کریگی - پتلی - گلابی ننھی سی زبان ہے - اُس سے چاٹیگی - آنکھیں بند کریگی - میٹھے دُودھ کا مزا لیگی + دُودھ اِسے بھاتا ہے - مگر گوشت پر دوانی ہے - پلی ہوئی نہیں ہوتی - تو گوشت ہی پر گزارا کرتی ہے + چڑیا - بٹیر - فاختہ موٹے تازے جانور اِس کا من بھاتا کھاجا ہے + پلی ہوئی بلّی سے آدمیوں کو بڑے فائدے ہیں - چوہے - چھپکلیاں وغیرہ مارتی ہے - مگر کبھی کبھی نقصان بھی بہت کرتی ہے - کبوتروں اور مُرغی کے بچوں کی سخت دُشمن ہے - دڑبے میں گھس جائے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو سب کو توڑ جاتی ہے +
کسی پرندے کا شکار کرتی ہے۔ تو عجب تماشا ہوتا ہے + دیکھنا دیکھنا۔ وہ جھاڑیوں میں کیسی چھپکے چھپکے دبے پاؤں گھات لگاتی پھرتی ہے۔ نرم نرم پنجے کیسے آہستہ آہستہ رکھتی ہے! پاؤں کی آہٹ تک نہیں + وہ ٹہنی کے پیچھے تاک لگائے بیٹھی ہے + یہ کم بخت کیا بھولا بھالا جانور ہے! دیکھو۔ شکار اب اس کی زد پر آ پہنچا۔ وہ بلی جھپٹی۔ ایک ہی چھلانگ میں جا لیا۔ اَرے ہے! کیسا بیچارا پھڑکتا ہے! بلی کا چہرا دیکھنا۔ کیا بگڑے ہوئے تیور ہیں! کیا آنکھیں بدلی ہوئی ہیں! چوہے کو شکار کرتی ہے۔ تو پکڑتے ہی نہیں مار ڈالتی۔ تھوڑی دیر کھیلتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس بے بس کو تنگ کر کے خوش ہوتی ہے۔ پہلے اسے منہ سے چھوڑ دیتی ہے۔ بیچارا تھوڑی دور بھاگ جاتا ہے۔ پھر جھپٹتی ہے۔ جھٹ دوڑ کر پکڑ لیتی ہے۔ غرض اسی طرح تھوڑی دیر اس سے کھلاڑیاں کرتی ہے۔ آخر کچھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ڈر ڈر کر کچھ تھک کر وُہ غریب مر جاتا ہَے +

بلّی کے اکثر تین سے چھ تک بچّے ہوتے ہیں۔ نَو روز تک اُن کی آنکھیں بند رہتی ہَیں۔ جب تک یہ چل پھر نہیں سکتے۔ مُنہ میں داب کر اِدھر اُدھر پھراتے لے جاتی ہَے + یہ اپنے بچّوں کو بہُت چاہتی ہَے۔ اُن کی نِگہبانی خُوب کرتی ہَے۔ ذرا غافِل ہو جائے۔ تو مُشٹنڈے بِلّیاں اُنھیں مار ڈالتے ہَیں +

بلّی صُورت شکل اَور عادت میں شیر سے مِلتی جُلتی ہَے۔ پر اِتنا فرق ہَے۔ کہ یہ درخت۔ دِیوار ہر جگہ چڑھ جاتی ہَے۔ شیر نہیں چڑھ سکتا + ہندوستانی اِسے شیر کی اُستانی کہتے ہَیں۔ اَور اِس پر یہ کہانی گھڑتے ہَیں۔ کہ شیر کو اِس نے سب کرتب بتائے + آخر اُس نے پُوچھا۔ کہ خالہ بلّی! اَور کوئی بات باقی ہَے؟ تاڑ گئی۔ کہ اِس کی نِیّت میں فساد ہَے۔ مِسکینی سے بولی۔ بس بیٹا! اب کچھ نہیں + شیر نے چاہا۔ کہ پہلے اِسی کو شکار کرے۔ دَوڑ کر حملہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رکیا - درخت پاس تھا - جھٹ اُس پر چڑھ گئی - شیر مُنہ دیکھتا رہ گیا +

بہت سے جانوروں کے ناخن ایسے ہیں - کہ پنجوں میں چھپے رہتے ہیں - جب چاہتے ہیں - باہر نکال بھی سکتے ہیں + یہ سب گوشت کھانے والے جانور ہیں - اپنے ہی شکار کا گوشت بہت پسند کرتے ہیں + ان کے دانت شکار کے ڈھب کے خوب ہیں - زبان کھردری ہے - ہڈیوں میں کچھ گوشت لگا رہے - تو اُس سے کھرچ لیتے ہیں + یہ سب جانور اُنگلیوں کے بل چلتے ہیں - اُن کی اُنگلیوں کے نیچے کی طرف نرم نرم گوشت ہے - یہی سبب ہے - کہ چلنے میں پاؤں کی آہٹ تک نہیں نکلتی + آنکھیں ایسی ہیں - کہ دن رات برابر دیکھ سکتی ہیں + خدا نے کان ایسے بنائے ہیں - کہ ذرا سی آواز بھی سُن لیتے ہیں + شیر - چیتا وغیرہ سب اسی طرح کے جانور ہیں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھیڑیا

یہ اکثر مُلکوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے + قد میں بڑے کُتّے کے برابر ہوتا ہے + شکل میں بھی اُس سے بہُت مِلتا جُلتا ہے - لیکن سر لمبا ہے - ناک نُکیلی - دُم گُچھّے دار - آنکھیں ترچھی + مضبُوط اَور زور آور ایسا - کہ بھیڑ - بکری کو مُنہ میں آسانی سے اُٹھا لے جاتا ہے + یہ بڑا چھلّا ہے - مگر ہلاؤ - تو ہل جاتا ہے - اَور اپنے پالنے والے سے محبّت کرنے لگتا ہے - بھیڑنی اپنے بچّوں کو بہُت چاہتی ہے + بچّے پَیدا ہوتے ہیں - تو اَیسے نظر آتے ہیں - جَیسے کُتّے کے پِلّے - وَیسے ہی آنکھیں بھی بند ہوتی ہیں +

بھیڑیے جنگلوں میں غاروں اَور بھٹّوں کے اندر رہتے ہیں + اَور سب شکاری جانوروں کی طرح یہ بھی اکثر رات ہی کو شکار کرتے ہیں + یہ بلا نوش سب طرح کے جانور کھا جاتے ہیں - یہاں تک کہ مینڈک اَور چھپکلی بھی نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چھوڑتے + اِن کی ٹولیوں میں سے کوئی بیمار ہو جائے - تو یہ بے درد اُسے بھی اپنا ناشتہ کر لیتے ہیں + جن گاؤں کے آس پاس کچھ کچھ دُور تک آبادی نہیں - اُن کے آگے پیچھے اندھیری اور سُنسان رات میں آ لاگتے ہیں - بھیڑ - بکری کے بچّے اور بچھڑے کا گلا پکڑ کر اُٹھا لے جاتے ہیں - داؤں لگ جائے - تو آدمی کے بچّے کو بھی لے بھاگتے ہیں - اکیلے بیٹھ کر اپنا شکار خُوب مزے سے کھاتے ہیں + بھیڑیے بھُوکے ہوں - تو بڑے حملے ہوتے ہیں + جن مُلکوں میں برف پڑتی ہے - اور ہفتوں تک زمین نہیں دکھائی دیتی - وہاں انہیں خُوراک کی بڑی مُصیبت ہوتی ہے + بھُوک سے بے قرار ہو کر آپے سے باہر ہو جاتے ہیں - ٹولیاں باندھ باندھ کر پھرتے ہیں - آدمیوں پر بھی حملہ کرنے میں نہیں جھجکتے + کبھی درندوں ریچھ وغیرہ پر بھی حملے کرتے ہیں + اِن مُوذیوں کی بہت سی کہانیاں ہیں - کہ لوگوں کے مرنے میں بال ہی بھر کا فرق رہ گیا ہے - زندگی تھی - کہ جانیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بچ گئیں + یہ ایسے جانور نہیں - کہ جمع ہو کر آئیں - تو خطرناک ہوں - نہیں اکیلا ہو - تو بھی آفت ہے +

کہتے ہیں - کہ ایک کسان اپنے جھونپڑے میں بیٹھا تھا - سامنے انگنائی میں دیکھا - کہ بھیڑیا دبے پاؤں آیا - بکری کو جھٹ اُٹھا کر لے چلا - کسان اُٹھ کر دَوڑا - گود میں ڈیڑھ برس کا بچّہ تھا - جلدی اُسے زمین پر بٹھا دِیا - اور ایک موٹا سا لٹھ لے کر بھیڑیے پر آیا + یہ مُوذی گھبرا کر بکری چھوڑ گیا + بچّے پر نگاہ پڑی - جھپٹ کر اُسے لے بھاگا + باپ بچارا چلّاتا پیچھے دَوڑا - مگر بے فائدہ تھا - بھیڑیا ہوا ہو گیا - بچّے کا پتا نہ لگا +

بھیڑیے - لومڑی - گیدڑ صُورت شکل میں کُتّے سے بہت مِلتے جُلتے ہیں + اِس شکل کے جانور گوشت کھاتے ہیں - سب کے دانت گنتی اَور بناوٹ میں ایک سے ہوتے ہیں + بلّی - شیر وغیرہ کی طرح اُنگلیوں کے بل چلتے ہیں - پر ناخُن وَیسے تیز نہیں ہوتے - نہ اُن کی طرح

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

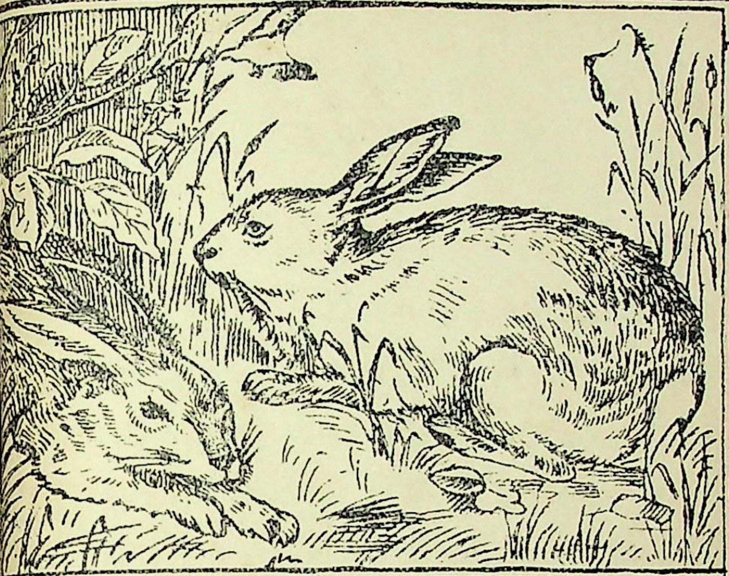

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اندر کھینچ سکتے ہیں +

خرگوش

تم کھیت یا جنگل میں چلے جاتے ہو۔ تو اِدھر اُدھر کہیں جھاڑیاں سی دکھائی دیتی ہیں۔ کہیں جھنڈیاں نظر آتی ہیں۔ انہی میں سے ایک چھوٹی سی چیز پاؤں کے پاس سے نکل جاتی ہے۔ مٹیالا سا رنگ ہوتا ہے۔ اور اِس سناٹے سے جاتی ہے۔ کہ تم دیکھتے رہ جاتے ہو + خرگوش یہی ہے + جس جھاڑی سے نکلتا ہے۔ وہاں جا کر دیکھو۔ تو کہیں نہ کہیں اِس کا بستر ضرور نظر آئیگا۔ وہ اِتنا ہوتا ہے۔ کہ خرگوش اُس میں ٹھیک سما جاتا ہے + صاف صاف نرم نرم گھاس پسند کر لیتا ہے۔ ہمیشہ وہیں رہتا ہے۔ گھاس میں بدن کا ویسا ہی نشان پڑ جاتا ہے + لومڑی۔ چوہوں کی طرح زمین میں نہیں رہتا۔ نہ کوئی ایسی جگہ بناتا ہے۔ کہ وقت پڑے۔ تو پناہ کے لئے کام آئے + دشمنوں سے بچنے کے لئے اس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں۔ پاؤں کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھُرتی ہی بچاؤ ہے +

خرگوشنی برس میں تین چار دفعہ بچّے دیتی ہے + اکثر ایک جھول میں چار تک ہوتے ہیں + پیدا ہوتے ہی بچّوں کی آنکھیں کھُل جاتی ہیں۔ اِدھر اُدھر پھُدکتے پھرتے ہیں۔ مہینا بھر میں ماں سے الگ ہو کر چرنے چُگنے لگتے ہیں + خرگوش کا رنگ مٹیالا سا ہوتا ہے۔ پیٹ سفید۔ اُوپر کو اُٹھی ہُوئی چھوٹی سی سفید دُم۔ چار لمبے لمبے تیز دانت آگے کو۔ دو نیچے۔ دو اُوپر۔ اِن سے اپنی خُوراک کترتا ہے + اِس کا ہلکا پھُلکا جِسم۔ لمبی گٹھیلی ٹانگیں بھاگنے کے ڈھب کی خُوب ہیں + اِس پر کوئی حملہ کرتا ہے۔ تو اُونچائی کی طرف بھاگتا ہے۔ سبب یہ ہے۔ کہ اِس کے پچھلے پاؤں لمبے لمبے ہوتے ہیں۔ چڑھائی پر آسانی سے چڑھ جاتا ہے۔ خُدا نے کان ایسے بنائے ہیں۔ کہ اُنہیں ہر طرف پھیر سکتا ہے۔ یہی سبب ہے۔ کہ کھٹکا ہوتے ہی جھٹ چوکنّا ہو جاتا ہے + گدھے کی طرح لمبے لمبے کان ہیں۔ اِسی لئے خرگوش کہتے ہیں۔ آنکھیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیچھے کی طرف اتنی ہٹی ہوئی ہوتی ہیں۔ کہ منہ پھیر کر دیکھنے کی ضرورت نہیں - پیچھے کی چیزیں خوب معلوم ہوتی ہیں + اوپر کا ہونٹ چرا ہؤا ہوتا ہے +

پھرتی اور چوکنے پن کے سوا اس کے پاس ایک اور بچاؤ کی چیز ہے + وہ کیا؟ اس کی مکّاری + کوئی شکاری اس کا پیچھا کرتا ہے۔ تو یہ ہزاروں چھل بٹے دے کر نکل جاتا ہے۔ اسے دو طرح کے کتوں سے شکار کرتے ہیں + ایک تازی جن کے بڑے بڑے قد ہوتے ہیں۔ اور لمبی لمبی ٹانگیں - وہ دیکھتے جاتے ہیں - اور پیچھے دوڑتے ہیں۔ نزدیک آ جاتے ہیں - تو خرگوش کترا جاتا ہے - کتے جلدی سے رک نہیں سکتے۔ آگے نکل جاتے ہیں - پھر اس کے نزدیک پہنچتے ہیں - تو یہی چال چلتا ہے۔ اس لئے خرگوش کے پکڑنے میں کتوں کو بڑا ہیر پھیر کھانا پڑتا ہے + دوسرے لو رگیر کتے - ان کے قد چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں + خرگوش ان سے بہت آگے نکل جاتا ہے - یہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پیچھے پیچھے بُو سُونگھتے دَوڑے جاتے ہَیں + خرگوش خُوب جانتا ہے - کہ اُس کی بُو کھوئی جائے - تو پھر اِن کے ہاتھ نہ آئیگا - کبھی دیوار پر چڑھ جاتا ہے - اُوپر اُوپر چلا جاتا ہَے - دُوسری جگہ جا اُترتا ہے - کبھی جس رستے جاتا ہَے - اُسی رستے اُلٹ کر اَور طرف نکل جاتا ہَے - جھاڑیاں ہوں - تو ایک سے دُوسری میں کُودتا چلا جاتا ہے - پانی سامنے آ جائے - تو کُود پڑتا ہے - تھوڑی دیر تیر کر کسی اَور طرف جا نکلتا ہے - کبھی لومڑی وغیرہ کے بھٹوں میں بھی جا چھپتا ہے +

خرگوش کے دُشمن بہت ہَیں + آدمی کھاتے ہَیں - بہتیرے پرندے اَور جانور بھی اِس پر حملہ کرتے ہَیں - غرض اِتنے مارے جاتے ہَیں - کہ اگر اَیسی بہتات سے بچے نہ دیا کرتے - تو ایک خرگوش بھی نہ دِکھائی دیتا + یہ جانور آدمیوں سے بہت بدکتا ہَے - لیکن پھر بھی کبھی کبھی بہت ہِل جاتا ہے + یہ گھاس پات کھاتا ہَے - ترکاریاں بھی اِسے بہت بھاتی ہَیں + یہ اناج کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1545

ہری ہری کھیتیاں برباد کر دیتے ہیں - یعنی جڑوں تک کھا جاتے ہیں +

خرگوش کی طرح اور بھی بہت سے جانور ہیں - کہ اُن کے مُنہ میں آگے کو چار لمبے لمبے تیز دانت ہوتے ہیں - دو نیچے - دو اُوپر - اِن سے اپنی خوراک کُترتے ہیں - اور ڈاڑھوں سے چبا کر کھاتے ہیں + گلہری - چوہا - چھچھوندر - گھونس - سیہہ وغیرہ سب کُترنے والے جانور ہیں +

بندر

یہ گرم مُلکوں میں اکثر ہوتے ہیں بہتیری طرح کے ہیں - بعض کے قد آدمی کے قریب قریب ہیں - بعض کے بہت چھوٹے + شکلوں میں بھی بہت فرق ہے - کسی کی دُم لمبی ہے - کسی کی چھوٹی - کسی کی ہوتی ہی نہیں + ہاں ایک بات میں سب یکساں ہیں - کہ چار ہاتھ ہوتے ہیں - اگلے پچھلے چاروں پنجے برابر چلتے ہیں - جیسے آدمی کے ہاتھ - ویسی ہی اُنگلیاں - ویسا ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انگوٹھا۔ اِن سے ہر چیز کو پکڑ لیتے ہیں + اِسے چوہتا جانور کہنا بجا ہے + جہاں اَور جانور نہیں چڑھ سکتے۔ اِنہی ہاتھوں کی مدد سے یہ بے لاگ اَور بے خطر چڑھ جاتے ہیں + یہ بات بھی سب میں پائی جاتی ہے۔ کہ طرح طرح کی شرارتیں کرتے ہیں۔ لوگوں کی نقلیں اُتارتے ہیں + یہ کمال ہے۔ کہ جو کچھ دیکھتے ہیں۔ جھٹ وُہی کرنے لگتے ہیں +

جو بندر اِس مُلک میں اکثر دکھائی دیتے ہیں۔ اُن کے قد درمیانی ہیں۔ لمبی دُم۔ بھوری سی پیٹھ۔ ٹانگیں اَور باقی جسم خاکستری۔ سیاہ ہتھیلیاں + بندر جوانی پر آتا ہے۔ تو بندریا سے زیادہ اُس کا مُنہ سُرخ ہو جاتا ہے + یہ ایک اچنبھے کا جانور ہے۔ جہاں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ایک آفت ہوتی ہے + ہندو اِسے پاک جانور سمجھتے ہیں + یہ مندروں اَور شوالوں کے آس پاس بڑے موذی اَور دلیر بن جاتے ہیں۔ سبب یہ ہے۔ کہ سیانا ہے۔ وُہ بھی سمجھتا ہے۔ کہ یہاں مجھے کوئی تکلیف نہ دیگا + گاؤں کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہنے والے گھروں کی چھتوں پر کانٹوں کی
جھاڑیاں رنچھا دیتے ہیں۔ مگر بے فائدہ۔ یہ
اُنہیں پھینک دیتے ہیں۔اِدھر اُدھر کودتے
پھاندتے پھرتے ہیں۔ طرح طرح کی شرارتیں
کرتے ہیں + جنگل میں ہوتے ہیں۔تو میوے۔
اناج۔ چھوٹے چھوٹے درخت چبا چبا کر گزران
کرتے ہیں۔لیکن بستی ہو۔تو بازاروں میں
بھاگتے پھرتے ہیں۔ حلوائیوں اور نانبائیوں کی
دُکانوں پر تاک لگائے رہتے ہیں۔ دُکاندار کی
ذرا آنکھ بچ جائے۔جو پاتے ہیں۔لے بھاگتے ہیں۔
لوگ چلّاتے رہ جاتے ہیں۔کہ لیجیو لیجیو۔وُہ
لے گیا۔ وُہ لے گیا + عجب تماشا ہوتا ہے۔یہ
دیوار یا درخت پر مزے سے کھائے جاتا ہے۔
مالک نیچے حیران کھڑا دیکھ رہا ہے۔ بُرا بھلا
کہ رہا ہے + یہ دیکھ دیکھ کر کبھی ہنستا ہے۔
کبھی بھبکیاں دیتا ہے۔کبھی مُنہ چڑاتا ہے +
جب میوہ کھاتا ہے۔تو سمٹ سمٹا کر بیٹھ جاتا
ہے۔نرم نرم اُنگلیوں سے اُس کے چھلکے اُتارتا
ہے۔اور کترتا جاتا ہے۔ایسا معلُوم ہوتا ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جیسے کوئی چٹورا بچّہ چاٹ مزے لے لے کر کھا رہا ہے +

یہ بڑے سمجھ دار ہوتے ہیں - جو سکھاؤ - آسانی سے سیکھ جاتے ہیں + تماشا گروں کے ساتھ سدھے ہوئے جانور ہوتے ہیں - وہ طرح طرح کے تماشے کرتے ہیں + اُن میں ایک دو بندر ضرور ہوتے ہیں + وہ ناچتے ہیں - ڈگڈگی بجاتے ہیں - قلابازیاں کھاتے ہیں - کبھی بکرے پر سوار ہوتے ہیں + غرض ایسے فرماں بردار رہتے ہیں - کہ اپنے مالک کے ہر ایک اشارے کو مانتے ہیں +

بندروں کی عجیب مزے مزے کی نقلیں ہیں + کہتے ہیں - کہ ایک امیر کے پاس دو بندر تھے - ایک بڑا تھا - لیکن بد صورت - دوسرا چھوٹا تھا - پر خوبصورت + چھوٹے کو سب پیار کرتے تھے + بڑا جل جل کر اُس کا دشمن ہو گیا + ہمیشہ تاک میں رہتا تھا - کہ داؤں لگے - تو بدلہ لے کر جی ٹھنڈا کرے + ایک دن گھر میں سفیدی ہو رہی تھی - راج مزدور تو کام میں لگے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بڑے بندر نے یہ موقع غنیمت سمجھا + سفیدی
کی بھری ہوئی ہانڈی لی - رفیق کی گردن پکڑ کر
اُس کے سارے بدن پر پھیر دی + گونچی کو
پھینک جھٹ درخت پر چڑھ گیا - اب کس
کا ڈر تھا - مزے سے جا بیٹھا - ہنس ہنس کر
مُنہ چڑانے لگا - بیچارا بہتیرا ہی سفید خلعت
کو اُتارتا تھا - مگر کچھ نہ ہو سکتا تھا +

جنگلی چوہا

ہندوستان میں اسے جنگلی چوہا کہتے ہیں -
پر حقیقت میں یہ چوہے کی قسم سے نہیں +
ایک چھوٹا سا عجیب جانور ہے - کوئی نو انچ لمبا -
پیٹھ پر کانٹوں دار قدرتی زِرہ - چھوٹی چھوٹی
کمزور ٹانگیں - لمبی ناک - ننھی ننھی آنکھیں +
پاؤں - پنجا - نیچے کے اعضا نرم نرم + پیٹھ پر
کانٹے نہ ہوتے - تو بے پناہ تھا - یہ زرہ اس لئے
ہے - کہ اس کا بچاؤ رہے + اس پر کوئی حملہ
کرتا ہے - تو سمٹ کر گیند ہو جاتا ہے - سر کو
دُم سے مِلا دیتا ہے - سکڑ کر رہ جاتا ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ٹانگیں اور نرم نرم بدن چھپ جاتا ہے۔ کانٹے اوپر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اب ایسا نظر آتا ہے۔ جیسے ارنڈ کا ایک بڑا سا بھورا پھل۔ اب دشمن اس پر حملہ کرے۔ تو کیا کرے؟ اسے اپنی مضبوطی کی آپ بھی خبر ہے۔ دیکھو۔ سمٹ جاتا ہے۔ تو آگ یا پانی ڈالے بغیر نہیں کھلتا ۔ مادہ اپنے بچّوں کو بہت چاہتی ہے۔ بچّے بہت سارے ہوتے ہیں۔ سب کی وہی خبر لیتی ہے ۔ ان کی صورت شکل عجیب غریب ہوتی ہے۔ پیٹھ پر ننھّے ننھّے سفید کانٹے۔ گلابی چہرا۔ بند آنکھیں ۔

یہ جانور دن کو کم دکھائی دیتا ہے۔ شام کو باہر نکلتا ہے۔ جتنی رات آتی ہے۔ اتنا ہی اس کا جی خوش ہوتا ہے۔ خوراک کی تلاش میں ادھر ادھر دوڑتا پھرتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے کیڑے۔ پھل۔ جڑی بوٹی اس کی خوراک ہے۔ سانپ۔ مینڈک۔ چھپکلی بھی کھا جاتا ہے ۔ اس کے دانت تو چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ مگر شکار ہڈّیوں سمیت ایسا چبا جاتا ہے۔ جیسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گھوڑا گاجر چباتا ہے + اِس کی زیادہ گزران کیڑوں پر ہے - کرم خور اِسے کہنا بجا ہے + کرم خور جانور اور بھی بہت سے ہیں - جیسے چھچھوندر وغیرہ +

چمگادڑ

دونو وقت مِلتے جب چراغ میں بتّی پڑتی ہے - تو ایک نرالی شکل کا جانور ہمارے سر پر سے اُڑتا ہُوا جاتا ہے - بڑی تیزی سے مگر چُپ چاپ - ایسا ہلکا پھلکا - جیسے کوئی پرچھائیں نِکل گئی + تُم جانتے ہو؟ چمگادڑ وہی ہے - اگرچہ یہ اُڑتا ہے - پر اصل میں پرندوں کی قسم سے نہیں - انڈے نہیں دیتا + چوپایہ جانور ہے - بچّوں کو چھاتیوں سے دودھ پلاتا ہے - جِسم تو دیکھو - جیسے چُہیا - نرم نرم بھورے رُوئیں گول گول لمبوترے کان + تُم کبھی خیال کرکے دیکھنا - کہ اِس کے بازوؤں میں پر نہیں - بلکہ چکنی کالی سی جھلّی ہے - کہ اگلے پنجوں سے پچھلے پنجوں تک چھائی ہوئی ہے - جیسے تُم پتنگ اُڑاتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو۔ اور اُس کی رکابیوں پر کاغذ منڈھا ہوتا ہے۔ اِس کے جھلّی منڈھی ہے۔ یہی اِسے پروں کا کام دیتی ہے + اگرچہ اِس کے پاس اُڑنے کے اِتنے سامان ہیں۔ اور تُم بھی روز دیکھتے ہو۔ کہ ہوا میں ہزاروں چکّر لگاتی ہے پلٹیاں کھاتی ہے۔ پر اکثر پرندوں کے برابر ہوا میں دیر تک تھم نہیں سکتی +

چمگادڑ بہت طرح کی ہے۔ بعض میوے کھاتی ہیں۔ بعض کیڑے مکوڑے۔ پر عام چمگادڑ ہر جگہ موجود ہے۔ شام کے وقت جب چاہو۔ دیکھ سکتے ہو + لو۔ وہ روشنی کے گرد چکّر لگا رہی ہے + اِسے ڈراؤ نہیں۔ یہ مچّھر پکڑتی ہے + مچّھر۔ بھُنگے اور اور طرح کے کیڑوں سے گُزارا کرتی ہے۔ وہ نہایت پھُرتی سے ہمارے پاس سے نِکل جاتی ہے۔ تو اِسی شکار کی تلاش میں ہوتی ہے + بڑی مُبارک شام ہے۔ جِس میں اِسے بہت سے کیڑے مِل جائیں + جاڑے میں اِس کا شکار کم نظر آتا ہے۔ تو کئی دِن تک برابر پڑی سوتی ہے + شام سے پہلے کبھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہیں نِکلتی ÷ دِن کو اندھیرے سُوراخوں میں۔ چھتوں کے کونوں میں۔ گہری چھاؤں کے درخت میں۔ کِسی چٹان یا کِسی عمارت کی دراڑ میں چھپی ہُوئی ہوتی ہے ÷ اِس کا سونا بھی دُنیا سے نِرالا ہے۔ سر نیچے کرتی ہے۔ ایک پنجے سے کِسی چیز کو پکڑتی ہے۔ اور لٹک رہتی ہے ÷

شاید تُم پُوچھوگے۔ کِہ اندھیرے میں دیکھتی کیونکر ہے؟ سبب یہ ہے۔ کِہ اِس کی آنکھیں بھی ایسی ہی ہیں۔ جیسی بِلّی کی۔ پر اِتنا فرق ہے۔ کِہ زیادہ روشنی میں گھبرا جاتی ہے۔ اِسی سبب سے ٹکّر کھاتی ہے۔ مگر جب سنبھل کر اُڑتی ہے۔ تو وُہی جھِلّی جو پروں کا کام دیتی ہے۔ اِس کی رہبر بنتی ہے۔ یعنی اُس کی مدد سے آس پاس کی چیزوں کا حال اِسے معلُوم ہو جاتا ہے ÷ اِس کے سِوا ایک اور بات بھی ہے۔ وُہی مہین جھِلّی جو اِس کے ہاتھوں سے پاؤں تک منڈھی ہوتی ہے۔ اور پروں کا کام دیتی ہے۔ وُہ بھی اِسے ہر بات کی خبر دیتی ہے۔ اور اُس سے ہر چیز کا حال معلُوم کر لیتی ہے ÷ تُم کہوگے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ بازوؤں سے تو چیز کو جب ہی معلوم کرینگے۔ کہ بازوؤں سے لگے۔جب ٹکّر لگ گئی۔تو پھر معلوم ہونے کا فائدہ کیا؟ مگر یہی تماشے کی بات ہے۔کہ اسے بغیر چھوئے بھی معلوم ہو جاتی ہے۔یعنی جب وہ اُڑنے کے لئے ہوا میں بازو مارتی ہے۔اگر کوئی چھوٹی سے چھوٹی چیز پاس ہوتی ہے۔تو فوراً بازوؤں کو معلوم ہو جاتی ہے۔جھٹ بچ کر نکل جاتی ہے۔ عقل مندوں نے اس بات کو ثابت کیا۔مگر عجب بے رحمی سے۔کئی چمگادڑیں پکڑ کر اُن کی آنکھیں نکال لیں۔پھر ایک کمرے میں اِدھر اُدھر ڈورے تان دئے۔ان مسکین جانوروں کو اندھا کرکے چھوڑ دیا۔دیکھا۔کہ وہ خاصی طرح فراٹے بھرتی پھرتی رہیں۔ڈورے سے ذرا ٹکّر نہیں کھاتی تھیں۔اس لئے کہ جب ڈورے کے پاس آتی تھیں۔تو اِن کے نازک پروں کو فوراً معلوم ہو جاتا تھا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

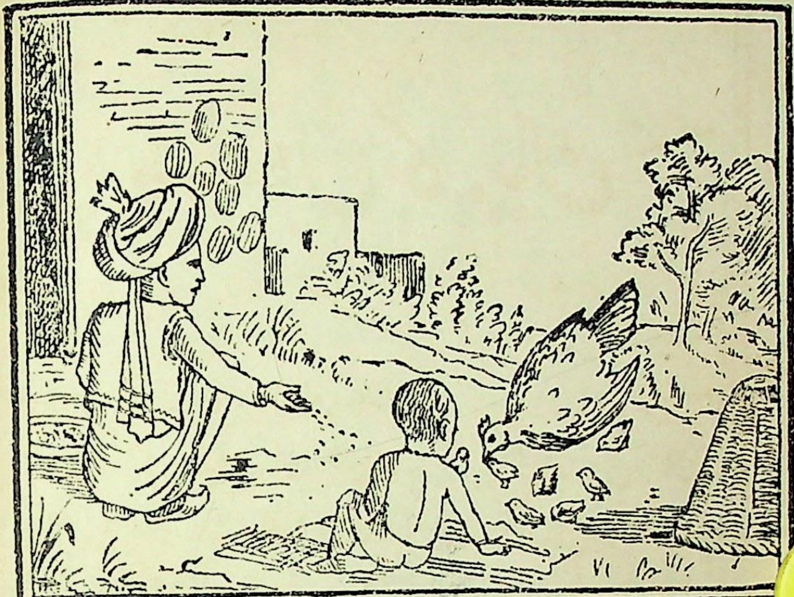

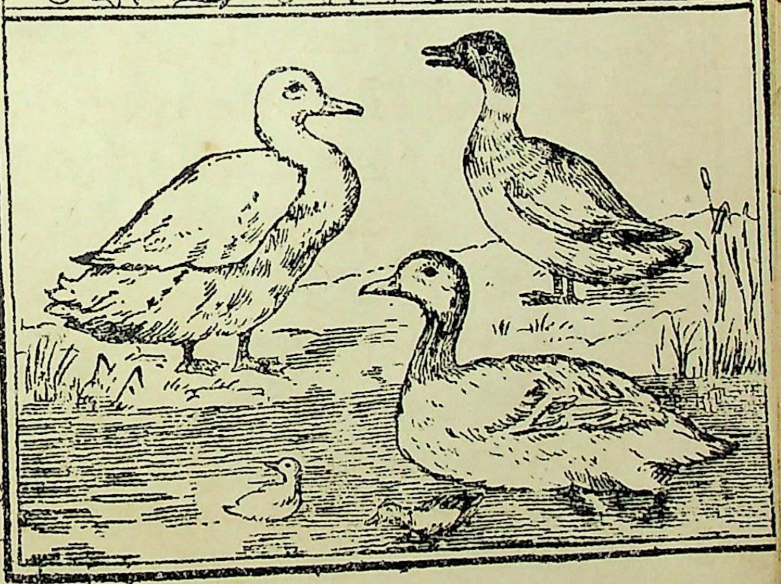

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پرندوں کا بیان

مُرغ

مُرغا مُرغی بہت مشہور ہیں۔ زیادہ اتا پتا بتانے کی ضرورت نہیں۔ جس مُلک میں جاؤ۔ وہیں پھرتے نظر آتے ہیں۔ کُتّے۔ بِلّی۔ گھوڑے بیل کی طرح جہاں آدمی رہ سکتا ہے۔ وہاں یہ بھی رہتے ہیں۔ پرندوں میں سب سے زیادہ فائدے اس جانور سے ہیں۔

مُرغ بڑا بہادر اور خوبصورت ہے۔ جب وہ اپنی مُرغیوں کے جھگڑے کو لئے تنتا ہُوا چلتا ہے۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا وہ بھی خوب سمجھتا ہے۔ کہ ہم بھی کچھ ہیں۔ اور کس آن تان سے چلے جاتے ہیں۔ کسی دیوار یا پتھّر یا ٹیلے پر بیٹھتا ہے۔ تو رُستم مار خاں معلوم ہوتا ہے۔ گلا پُھلاتا ہے۔ چھاتی اُبھارتا ہے۔ اور سارے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بدن کا زور لگا کر چلّاتا ہے۔کہ کُکڑوں کُوں۔گویا
ساری دُنیا کو سُناتا ہے۔کہ دیکھو۔ہم کیسے بانکے
اور سُورما ہیں + یہ لڑائی پر مرتا ہے + اِس کی
ٹانگوں کے اندر کی طرف تیز کانٹے ہوتے ہیں۔
اُن سے اپنے دُشمنوں کو بڑا نقصان پہنچاتا ہے +
کبھی کبھی بے رحم لوگ اِس کی جنگی عادت سے
اپنے دِل خوش کرتے ہیں۔وہ اِس کے اصلی
ہتھیاروں یعنی کانٹوں پر بھی بس نہیں کرتے۔
بلکہ اُن پر تیز لوہا چڑھاتے ہیں۔اور اِسے
دُشمن کے سامنے چھوڑتے ہیں۔کہ وُہ بھی
اِسی طرح تیّار ہوتا ہے + تعجّب کی بات ہے۔کہ
جب یہ وحشیانہ لڑائی ہوتی ہے۔تو بعض آدمی
اِس بیرحمی کو دیکھ دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں +
جو آدمی جوانمرد یا لڑکا بہادر ہوگا۔وُہ تو ایسے
کام میں خوشی سے کبھی شامل نہ ہوگا +
مُرغی بہت انڈے دیتی ہے۔کھانے میں بڑے
مزیدار ہوتے ہیں + بچّے نکالنی ہے۔تو بڑے
صبر سے اکّیس دِن تک بیٹھی انڈے سیتی ہے +
یہ اپنے بچّوں کو بڑی دِلیری سے بچاتی ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کُتّے - بلّی اِس کے ڈربے کے پاس جائیں - تو
پروں کو پُھلا کر کُڑکُڑاتی ہُوئی دوڑتی ہے - اِس
کی ڈراؤنی صُورت سے معلُوم ہوتا ہے - کہ مرنے
مارنے کو تیّار ہے - اِس وقت دِل چلے ہی جانور
کا کام ہے - کہ اِس کا سامنا کر سکے ۔ چیل
اِس کے بچّوں پر منڈلاتی ہُوئی آتی ہے - تو
جھٹ اُن کو پروں کے نیچے چُھپا لیتی ہے - اِس
کے بچّے بڑے خُوبصُورت ہوتے ہیں - گُلابی ٹانگیں -
گول گول کالی آنکھیں تارا سی چمکتی ہُوئیں -
زرد - سفید - نرم نرم رُوئیں دار کھال کا کُرتہ
پہنے چُوں چُوں کرتے پھرتے ہیں ۔
مُرغے - مُرغیاں کرم وغیرہ کھاتے ہیں -
کھیتوں - گھروں اور رستے پر سے دانے دُنکے
چُگ لیتے ہیں ۔ یہ اپنی خُوراک اکثر زمین کُرید
کر نکالتے ہیں - اِس لئے خُدا نے اِن کی ٹانگیں
مضبُوط بنائی ہیں - پنجے چوڑے چوڑے - ناخُن خمدار ۔
مور - بیرو - یعنی فیل مُرغ - چکور - تیتر - بٹیر سب
اِسی طرح کے کُریدنے والے جانور ہیں ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چپٹیا بطخ

یہ بڑی تیراک ہے۔ زمین سے پانی پر نہایت آرام سے رہتی ہے + ذرا دیکھو تو سہی۔ کیسی ہوا سی تیرتی جاتی ہے! کہیں ڈبکی مارتی ہے۔ کہیں جا نکلتی ہے + کیا خوبصورت ہے! چالاک معلوم ہوتی ہے۔ دیکھنا وہ کنارے پر جا پہنچی۔ اب اوپر چڑھتی ہے + اس کا لمبوترا بدن ہے۔ چھوٹی چھوٹی ٹانگیں دُم کے پاس ہیں۔ بھدّی سی ہے + تمہیں یقین آتا ہے۔ یہ وُہی ہے۔ جو تیر رہی تھی؟ اس کی ٹانگیں ذرا غور سے دیکھو۔ پھر جانوگے۔ کہ ایسی پھرتی سے کیوں تیرتی ہے۔ بھدّے پن سے کیوں چلتی ہے + دیکھو۔ اس کی ایک اُنگلی پیچھے مڑی ہوئی ہے۔ سامنے کی باقی تین اُنگلیوں میں ایک جھلّی پھیلی ہوئی ہے۔ اُس سے سارا پنجہ چپٹا ہوکر ایک پنکھا سا معلوم ہوتا ہے + تیراکی میں یہ چالاکی انہی پنجوں کی بدولت ہے۔ یہ اسے چپّو کا کام دیتے ہیں۔ پانی کو بڑے زور سے پیچھے ہٹاتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں - مگر چلنے میں دِقّ کرتے ہیں +
یہ انڈے بہت دیتی ہے - پر بے صبر اور بے پروا ہے - اچھّی طرح نہیں سیتی - اِسی واسطے اِس کے انڈے اکثر مُرغی کے نیچے بِٹھاتے ہیں + چھوٹے چھوٹے بچّے زرد زرد رُوئیں کی پوشتین پہنے ہُوئے جب کِسی مُرغی کے پیچھے پیچھے پھرتے ہیں - تو عجب تماشا ہوتا ہے - مُرغی پانی کے پاس پُہنچتی ہے - تو اُنھیں اپنے ہی بچّے جان کر اور اپنا سا حال سمجھ کر کنارے پر روکتی ہے - وُہ غڑپ پانی میں اُترے - اور تیرنے لگے + ماں کنارے پر کھڑی دیکھتی ہے - حیران ہوتی ہوگی - کہ بچّے تو وُہ بات کرتے ہیں - جو مُجھ سے بھی نہیں ہو سکتی + اِس کی خُوراک اچھّی نہیں - گندہ خُور جانور ہے - کیچڑ - پانی - تُمھاری پھینکی پھکائی چیز جو کُچھ سامنے آئے - کھا پی لیتی ہے - اِسے صاف پانی سے میلا کُچیلا پانی بہت بھاتا ہے - بند پانی میں جہاں کائی وغیرہ ہو - بہت خُوش ہوتی ہے - کیونکہ چھوٹے چھوٹے کیڑے اِسے وہیں مِلتے ہیں - اِنھیں اپنی چپٹی اور چوڑی چونچ سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پکڑتی ہے - اور نگل جاتی ہے +

پلی ہوئی چڑیا بطخوں کے بازو ایسے چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں - کہ مشکل سے اُڑ سکتی ہیں - ہاں جنگلی بطخیں یعنی مُرغابیاں جو دریاؤں اور جھیلوں کے آس پاس نظر آتی ہیں - وہ خوب اُڑتی ہیں - مگر پانی سب کو بھلا معلوم ہوتا ہے - چلنے اور اُڑنے سے پانی میں بہت خوش ہوتی ہیں - اسی طرح کے اور بہتیرے تیراک پرندے ہیں - جیسے ہنس - چکوا - خدا نے ان کے پاؤں بھی ایسے ہی بنائے ہیں +

گدھ

ذرا سامنے دیکھنا - کتنے گدھ اکٹھے ہو رہے ہیں ! کسی چاٹ کا لالچ ہوگا + اوہو ! کوئی مُردار بیل ہے - یا کسی گدھے کی لاش - ایسے ہی گوشت کھا کھا کر گزارا کرتے ہیں + ان کی صورتیں کیسی مکروہ اور ڈراونی ہیں ! بڑے بڑے قد - بھورے سے میلے پر - ننگی ننگی گردنیں گنجے گنجے سر - مڑی ہوئی چونچیں - پھٹے پھٹے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیدے + کیا گھناؤنے جانور ہیں! کیسی غلیظ چیزیں
مزے لے لے کر کھاتے ہیں! یہ اپنے کھاجے پر
ایسے گرتے ہیں - کہ ہم سر پر جا پہنچتے ہیں -
جبھی خبر ہوتی ہے + پھر اپنی ضیافت حشرت
سے چھوڑ دیتے ہیں - جوڑے جوڑے پر پھیلا کر
چُپ چاپ اُڑ جاتے ہیں - کچھ دُور نہیں جاتے -
آس پاس جو درخت ہیں - اُنہی پر جا بیٹھتے
ہیں - کہ من بھاتی خوراک آنکھ سے اوجھل نہ ہو -
جب موقع پائیں - جھٹ آن موجود ہوں + یہ بڑا
کھاؤ ہے - چاہتا ہے - کہ ناکوں ناک بھر جاؤں -
خوب پیٹ بھر جاتا ہے - تو کسی درخت کے ٹھنڈ
یا کسی اونچے سے پتھر پر جا بیٹھتا ہے - آنکھیں
بند کر لیتا ہے - ادھ موا سا اتنی دیر بیٹھا رہتا
ہے - کہ وہ مکروہ غذا پچ جاتی ہے +
ہڈیوں سے مردار لاش میں گوشت نوچنے کو
گلے تک نکما اُتر جاتا ہے - سر اور گردن میں
پر ہوتے - تو آلائش میں لتھڑ کر چمٹ جاتے +
اس کی خمدار تیز چونچ اور مڑے ہوئے مضبوط
پنجے مُردار کے نوچنے پھاڑنے کو بڑے اچھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آوزار ہیں +
بعض قافلوں کے جانور جنگل پہاڑوں کے سفر میں بیمار ہو جاتے ہیں۔ یا ایسے گرتے ہیں۔ کہ اُٹھنے کے قابل نہیں رہتے۔ لوگ اُن کی سسکتی جان کو موت کے حوالے کرکے آگے بڑھ جاتے ہیں۔ گدھ دُور سے بیٹھے اُن کی نگہبانی کرتے ہیں۔ اِسی اِنتظار میں رہتے ہیں۔ کہ اُن کی جان کب نکلے۔ اور کب اپنی ضیافت پر آن بیٹھیں + اِسے ذرا پروا نہیں۔ کہ کیا کھاتا ہے۔ جتنا گلا سڑا مُردار ہو۔ اُتنا ہی زیادہ بھاتا ہے + البتّہ ہمارا فائدہ ہے۔ وہ مُرداروں کو نہ کھاتے۔ تو ہوا خراب ہو جاتی۔ وبا سے لوگوں کی جانیں جاتیں + یہ جیتے جانوروں پر کم گرتا ہے۔ ہاں کبھی بہت بھوکا ہو۔ اور بھیڑ۔ بکری کا چھوٹا سا بچّہ نظر آجائے۔ تو اُسے اُٹھا لے جاتا ہے + میدان میں درختوں پر اپنا گھونسلا بناتا ہے۔ اِس کے اکثر گھونسلے پیپل کے درختوں پر پائے جاتے ہیں + یہ اکثر مِل گجا سا ایک انڈا دیتا ہے + پہاڑی گدھ کا گھونسلا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پہاڑوں میں بلند چوٹیوں پر ایسی جگہ ہوتا ہے۔ جہاں کوئی نہیں جا سکتا ۔

بہت سے پرندے اناج اور کیڑے کھاتے ہیں۔ مگر گدھ گوشت ہی کھاتا ہے۔ یہ شکاری پرندہ ہے۔ گو اسے شکار سے مُردار بہت بھاتا ہے ۔ باز۔ شکرا۔ بھری۔ لگّھڑ۔ چیل۔ اُلّو وغیرہ سب شکاری پرندے ہیں ۔

لم ڈھینگ

یہ ہندوستان میں بہت ہوتا ہے۔ دُنیا کے بڑے بڑے پرندوں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کھڑا ہوتا ہے۔ تو پُورا پانچ فٹ اُونچا نظر آتا ہے ۔ خیال کرو۔ تو آدمی کے قد کے لگ بھگ ہے ۔ بازو پھیلاتا ہے۔ تو عرض میں چودہ فٹ ہوتا ہے ۔ چونچ تو دیکھو۔ کیا بڑی سی ہے! اس سے بڑی بڑی چیزیں اُٹھا لیتا ہے ۔ چونچ کے نیچے ایک بڑی سی تھیلی لٹکتی ہے ۔ سر۔ گردن اور تھیلی پر پر نہیں ہوتے ۔ نیچے کا دھڑ سفید ہوتا ہے۔ اُوپر کا خاکستری۔ مگر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بعض موسموں میں نر کا رنگ بدل جاتا ہے۔ یہ بڑا پیٹو ہے + ایک دفعہ کسی شکاری نے لم ڈھیک مارا تھا۔ پوٹا چیرا۔ تو دس انچ لمبا کچھوا اور ایک کالا بلاؤ نکلا۔ دونو کو ثابت کا ثابت نگل گیا تھا + کبھی خرگوش اور لومڑی کو بھی سارے کا سارا ڈکار گیا ہے۔ قسائی کے لوٹڑے پر پہنچا۔ اور داؤں لگ گیا۔ تو بھیڑ کا بڑا سا ٹکڑا بھی اُڑا کر ہڑپ کر گیا ہے +

اِس کا اِتنا بڑا تو قد ہے۔ مگر بڑا ہی ڈرپوک ہے + کوئی اِسے ذرا ڈانٹے۔ تو چونچ کھول دیتا ہے۔ چلّاتا ہے۔ جھنجلاتا ہے۔ پھر بھاگ جاتا ہے۔ مرغی بھی اپنے بچوں کے بچاؤ کے لئے لڑے تو سامنا نہیں کرتا + اِتنے بڑے پرندے کو خوراک بھی بہت ہی چاہئے۔ جیتا جانور مارنے کی تو ہمت نہیں۔ گدوں کی ضیافت میں جا کر شریک ہوتا ہے۔ اور اپنی جان پالتا ہے + چوہا۔ گرگٹ۔ مینڈک اور اور چھوٹے چھوٹے جانور بھی ناشتہ کر جاتا ہے + ایسی ایسی خدمتوں سے لوگ اِسے اچھا جانتے ہیں۔ بلکہ غنیمت سمجھ کر اِس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

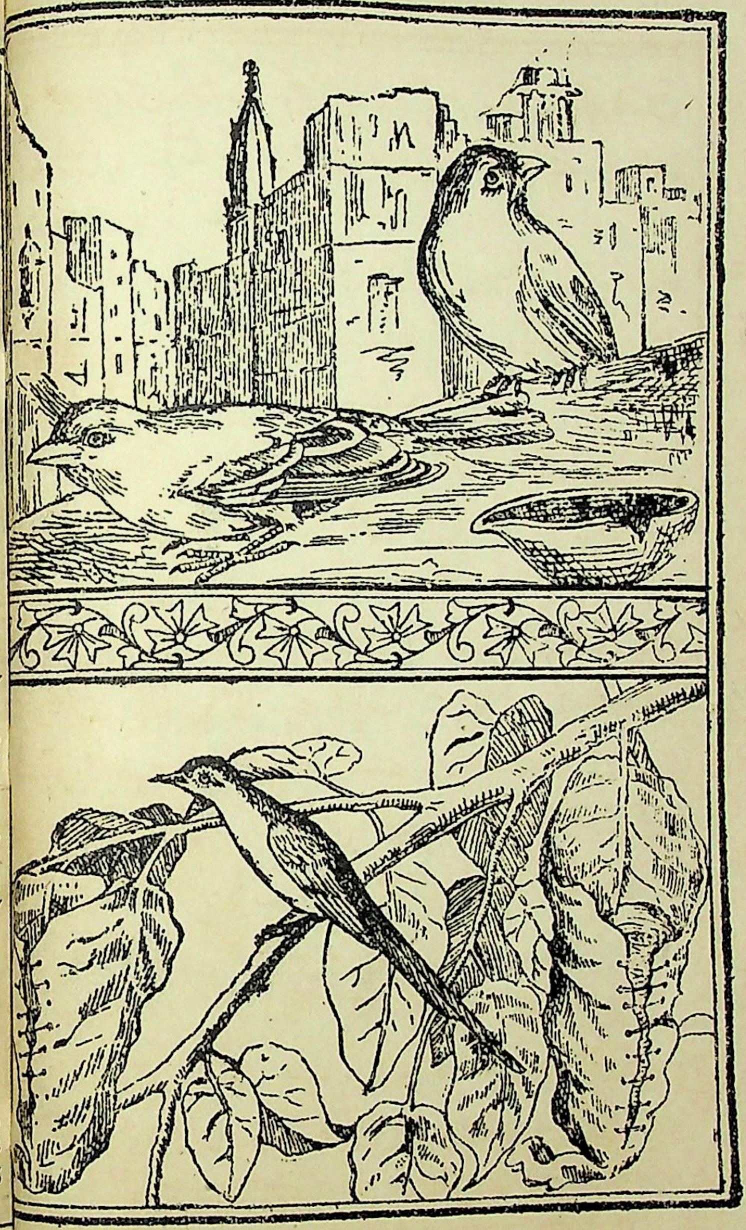

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی خبرداری کرتے ہیں * یہ تمام سال ہندوستان میں نہیں رہتا - گرمیوں میں آ جاتا ہے - برسات بعد چلا جاتا ہے *

یہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں کے آس پاس اکثر نظر آتا ہے - بہت اچھی طرح سے صفائی کا حق ادا کرتا ہے * جھیل یا دریا کے کنارے خوش رہتا ہے * وہاں اس کی لمبی لمبی ٹانگیں بڑا کام دیتی ہیں - کیچڑ پانی میں پڑا پھرتا ہے - دھڑ الگ تھلگ اونچا رہتا ہے - لمبی سی چونچ سے کیچڑ گھنگولتا ہے - مینڈک - مچھلی کچھوا جو کچھ پاتا ہے - چٹ کر جاتا ہے * بگلا - کلنگ - سارس اور بہت سے پرندے اسی طرح پانی میں چل پھر کر اپنی خوراک ڈھونڈ لیتے ہیں * ان سب کو ہم پانی میں چلنے والے کہینگے *

چڑیا

یہ بڑی مشہور ہے - اسے سب جانتے ہیں - ہندوستان میں کوئی آدمی نہ ہوگا - جس نے بچپن میں چڑے چڑیا کی کہانی نہ سنی ہو *

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جس مَوسم میں دیکھو۔ گھروں میں اِدھر اُدھر گھو
ہے۔ کھیتوں میں چُہکتی پھرتی ہے۔ باغوں میں پروں
اُڑتی نظر آتی ہے۔ حقیقت میں آدمیوں سے اِسے
ایک قُدرتی لگاؤ ہے۔ جہاں وُہ رہتے ہیں۔ جانتی
ضرُور وہاں ہوگی ÷ یہ ہر جگہ مزے سے رہتی ہے
ہے۔ خواہ شہر کے بازار ہوں اور بھیڑ بھاڑ ہے
خواہ باہر کی تازی ہوا اور سُنسان ÷ اِس کے پور
پروں کا رنگ شوخ نہیں۔ صُوفیانہ ہے۔
پھر بھی ایک شان رکھتا ہے۔ اور رنگوں
میل جول بھی خُوش نُما ہے ÷ اِس کی آنکھیں
دیکھو۔ کیسی روشن اور چمکتی ہیں! چُونچ کیا مضبُوط
ہے! نوک تیز۔ اُوپر سے موٹی ÷ اِس کی دُم
سر پر سے گول ہے۔ اکثر پرندوں کی طرح دُور
کنارے نکیلے نہیں ÷ چڑا چھوٹا سا جانور ہے
مگر بڑا لڑاکا۔ اِسے اپنے دُشمنوں سے لڑنے
شوق ہے۔ اور طاقت بھی۔ ڈھیٹ ایسا ہے
کہ بہت ہی کم ڈرتا ہے ÷
چڑیا سائبانوں کی اولتیوں میں۔ گھروں
کڑیوں اور دیواروں کے سُوراخوں میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ھر گھونسلا گھاس تنکوں کا بناتی ہے + اُس میں
ں پیروں کی موٹی تہ جماتی ہے - اگرچہ سختی سہ سکتی
ے ہے - سردی کا دُکھ جھیل سکتی ہے - پر یہ بھی
ں - جانتی ہے - کہ آرام کیا ہے - دِن بھر کی محنت
ہتی کے بعد گرم اور مُلائم بچھونوں میں کیا مزا
ٹھاتی ہے + یہ پانچ چھ انڈے دیتی ہے - اُن پر
ں بھورے یا لاکھی رنگ کی چِتّیاں ہوتی ہیں - کِسی
ے - میں زیادہ - کِسی میں کم + یہ اکثر سال بھر میں
ں دو یا تین جھول نکالتی ہے +
ھبر اِس کی اصل خوراک اناج اور چھوٹے چھوٹے
مقدور کیڑے ہیں - خیال کرو - تو کوئی ایسی چیز نہیں -
ی جسے یہ نہ کھائے - روٹی کا ٹکڑا ٹیرا - کھانے کا
دورا چارا - بنئے کی دُکان کی جھاڑن جھوڑن -
ہے کنجڑے کے ٹوکرے کی جھڑن یہ سب اِس کا
ڑانن بھاتا کھاجا ہے + کبھی دیکھو - تو ہڈّی پر
بیٹھی ہے - گوشت نوچتی جاتی ہے - مزے لے لے کر
ھاتی ہے + یہ لالچی ہے - گیہوں اور اناج بھی
ں سے بہت بھاتا ہے - اِس لئے کسان کو کچھ
نقصان پہنچاتی ہے - پر حق پوچھو - تو کھیتوں کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیڑے مار کر بڑا فائدہ بھی دیتی ہے۔ چڑیا نہ ہوتی تو اتنے کیڑے ہوتے۔ کہ کسان کی فصل کا ستیاناس کر دیتے + بچوں والی چڑیا اور اس کا چڑا ایک ہفتہ میں کئی ہزار کیڑے مار ڈالتے ہیں +

بہت سے ایسے پرندے ہیں۔ جن کے پنجے چڑیا کی طرح درخت کی ٹہنیاں آسانی سے پکڑ سکتے ہیں + ان کی تین انگلیاں اکثر آگے ہوتی ہیں۔ ایک پیچھے + ان سب کو ہم درخت نشین کہینگے + ان میں سے بہتیرے ایسے ہیں۔ کہ ان کی چونچ چڑیا کی مانند گول۔ موٹی۔ نکیلی ہے۔ انہیں ہم گاؤدم چونچ والے کہینگے + مینا۔ کوا۔ چنڈول۔ اگن۔ بیا۔ پدڑی۔ لال۔ چتی یعنی منیا سب اسی طرح کے جانور ہیں +

پُھٹکی

اس باغ کے کنارے پر دیکھنا۔ امرود کے درخت میں اس کا گھونسلا ہے + یہ دیکھنے کے لائق ہے۔ چھوٹے سے جانور نے اسے کیسی ہوشیاری اور دانائی سے بنایا ہے! اس کے پاس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ سُوئی دھاگا ہے - نہ انگشتانہ - اِس پر ایسی کاریگری سے سلائی کرتا ہے - کہ درزی پرندے کا خطاب اِسی پر سجتا ہے ٭ دیکھو - امرود کے دو موٹے چکنے پتّوں کو موڑا ہے - اندر باہر کس صفائی سے بخیہ کیا ہے! کس خوبصورتی سے اُن کا ایک پیالہ بنایا ہے! دیکھو تو سہی - اِس قُدرتی درزی نے کیا مضبوطی سے پتّوں کے کنارے جوڑے ہیں! کس خوبصورتی سے دھاگوں کے سروں میں گرہیں دی ہیں - کہ کام اُدھڑ نہ جائے ٭ اِس پیالے میں وہ چھوٹا سا مِعمار گھر بناتا ہے - رُوئی - پشم - پر - غرض جو مُلائم چیز پاتا ہے - وُہ لاتا ہے - مَوقع مَوقع سے سجاتا ہے ٭ اِس آرام کے گھر اور گرم گھونسلے میں اِس کی مادہ تین چار چھوٹے چھوٹے سفید انڈے دیتی ہے - اُن پر لال لال چِتّیاں پاس پاس ہوتی ہیں ٭ تھوڑے دِنوں اُنہیں سیتی ہے - پھر ننّھے ننّھے سے بچّے نکلتے ہیں - جیسے گوشت کی بوٹی - ہنڈولا سا گھونسلا آہستہ آہستہ ہوا کے جھوکوں سے ہِلتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہتا ہے۔ بچّے وہیں پلتے ہیں۔ وہیں پر نکالتے ہیں۔ وہیں سے اُڑ جاتے ہیں *

یہ ننھّا سا جانور جب اپنا کام کرتا ہے۔ تو تعجُّب آتا ہے۔ کہ پتلی سی چونچ سے سُوئی کا کام لیتا ہے * بہُت سے دھاگے تو گھاس کے ہوتے ہیں۔ ہاتھ آتا ہے۔ تو سُوت کا دھاگا بھی اُڑا لاتا ہے * کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ ایک ہی بڑا سا پتّا یہ اپنے گھونسلے کے لِئے پسند کرتا ہے۔ اُسے موڑ کر ایک پیالے کی طرح بنا لیتا ہے۔ پر اکثر دو ہی پتّوں کا ہوتا ہے۔ جو کسی ٹہنی کے سرے میں ہوتے ہیں۔ بندر۔ سانپ اور بہُت سے جانور اِس کے بچّوں کے دُشمن ہیں۔ ایسا نہ کرتا۔ تو وُہ بچّوں کو نہ چھوڑتے *

نر ساڑھے چھ اِنچ تک لمبا ہوتا ہے۔ مادہ پانچ اِنچ * پھُنگی کے اُوپر کا دھڑ سبزی لِئے ہوتا ہے۔ نیچے کا سفید * اِس کی تیز چونچ ایسی بنی ہوئی ہے۔ کہ ننھّے ننھّے جانور۔ ننھّے ننھّے کیڑے اچھّی طرح اُس سے اُٹھا سکتی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چونچ کے اُوپر کے حصّے میں مہین سا دندانہ ہوتا ہے - چیونٹیاں - طرح طرح کے کیڑے جو درختوں کے پتّوں اور چھال پر ہوتے ہیں - اُنھیں کھاتی ہے + یہ جانور ہندوستان میں بہت مِلتا ہے - لوگ اِسے کم جانتے ہیں - سبب یہ ہے - کہ صُوفیانہ رنگ ہے - نگاہ کم پڑتی ہے - اِس کا گھونسلا پتّوں کا ہوتا ہے - وہ بھی کم نظر آتا ہے + اکثر جوڑے کا جوڑا درختوں کی ٹہنیوں پر تھرکتا نظر آتا ہے - اپنی میٹھی میٹھی رسیلی آواز سُناتا رہتا ہے + اِس حالت میں ہوتا ہے - تو دُم کو تھرکاتا ہے - دُم کی تھرک - بدن کی پھُرت اور چمکیلی آنکھوں سے شوخ اور بانکا نظر آتا ہے +

درخت نشین پرندوں میں سے بہتیرے ایسے ہیں - جن کی چونچیں پھُنگی کی طرح دندانہ دار ہیں - اِن سب کو ہم دندانہ منقار کہینگے + ہندوستانی بُلبُل یعنی گُلدُم - ہزار داستان - کستُورا - پودنہ - ممولا - شامہ - پدّا - جھاپیل یا کال کلچّی یہ سب اِسی طرح کے جانور ہیں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ابابیل

جاڑا آ پہنچا۔ دیکھو۔ سامنے ابابیلیں اُڑتی پھرتی ہیں۔ کیا تانا بانا سا تنتی ہیں! اِنہیں دیکھ کر چمگادڑ کی اُڑان یاد آتی ہے + یہ پتنگوں اور بُھنگوں کا شکار کرتی ہیں۔ اِن کا بڑا سا مُنہ اِس کام کے لئے بہت خوب ہے + ایسے بُھنگے بہت کم ہیں۔ کہ ابابیل جیسے جانور سے بچ نکلیں۔ جس کی اُڑان میں قیامت کی جھپٹ ہے + دیکھو تو سہی۔ کیا چھوٹا سا جسم ہے! اور اُس پر کیا بڑے بڑے بازو ہیں! جبھی ایسی تیزی سے اُڑتی ہے + اِس کی لمبی اور دو شاخی دُم کی طرف بھی دیکھتے ہو؟ اِسی کے بل اُڑنے میں ہیر پھیر کھاتی ہے + یہ خوبصورت بھی ہے۔ اِس کی سُرمئی پیٹھ چمکتی ہوئی کیا بھلی معلوم ہوتی ہے! گلے کی سُرخی نیچے کے دھڑ کی سیاہی۔ سفیدی اور لالی روشنی میں کیا چمک دمک دکھاتی ہے! پاؤں چھوٹے چھوٹے سے ہیں۔ بہت کم کام آتے ہیں۔ کیونکہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اکثر اڑتی رہتی ہے + اس کے بدن پر خیال کرو۔ تو سر بھی چھوٹا ہے ۔ ہاں جیسی ہندوستان میں بعض جگہ اسے بن سرا جانور کہتے ہیں +

ہندوستان میں یہ سارے برس نہیں رہتی۔ نہ بہت گرمی اس کے مزاج کے موافق ہے ۔ نہ بہت سردی ۔ یہاں گرمی کا زور ہوتا ہے ۔ تو ٹھنڈے ملکوں میں چلی جاتی ہے ۔ وہاں سردی پڑتی ہے ۔ تو پھر یہیں چلی آتی ہے ۔ مگر ایک طرح کی ابابیل تو تھوڑے ہی دنوں جاتی ہے ۔ سارے برس یہیں رہتی ہے ۔ نکلتی گرمی ۔ آتی برسات میں جھلڑ کے جھلڑ اکٹھے ہو کر آسمان پر اڑتے ہیں ۔ غل مچاتے ہیں ۔ ہندوستان کی عورتیں کہتی ہیں ۔ کہ دیکھو مینہ برسیگا ۔ ابابیلیں جھومر ڈالتی ہیں + مسجدوں ۔ مندروں اور پرانے مکانوں کی اولتیوں میں گھر بناتی ہیں + یہ نرالی وضع کا ہوتا ہے ۔ چکنی مٹی کا گارا لیتی ہیں ۔ دیوار سے چپکاتی جاتی ہیں ۔ اس کا ایک پیالہ سا بناتی ہیں ۔ اسے نرم نرم پروں سے سجاتی ہیں ۔ ہم کسی دیوار میں چراغ رکھنے کی جگہ بنی ہوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیکھتے ہیں۔ تو اِس کا گھر یاد آ جاتا ہے + یہ اکثر پانچ انڈے دیتی ہے۔ انڈوں کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ کہیں کہیں لال چتّیاں بھی ہوتی ہیں +

چین میں ایک طرح کی ابابیل ہوتی ہے۔ وُہ عجیب طرح کا گھونسلا بناتی ہے + اُس کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ وُہ سریش جیسی ایک لیسدار چیز سے بنتا ہے + ابابیلیں سمندر کی لہروں کے اُوپر اُڑتے اُڑتے طرح طرح کی روئیدگی نگل جاتی ہیں۔ اُس میں اُن کے اندر کی رُطوبت مِل کر ایک طرح کا لیس پیدا ہو جاتا ہے۔ اُسے اُگل دیتی ہیں۔ پھر اُس سے اپنا گھونسلا بناتی ہیں + یہ گھونسلے سمندر کے اُونچے اُونچے کراڑوں میں ملتے ہیں۔ اور ایسے خطرناک مقاموں میں ہوتے ہیں۔ کہ مُشکِل سے ہاتھ آتے ہیں + چینی اِنھیں ایک نِعمت سمجھتے ہیں۔ اِن کا شوربا پکاتے ہیں۔ اور خُوب مزے سے کھاتے ہیں +

ابابیل کا مُنہ چوڑا ہے۔ چونچ بہُت پھیل سکتی ہے۔ درخت نشیں پرندوں میں سے بہتیرے ایسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں۔ کہ اُن کی چونچ اسی طرح کی ہے۔ اِن کو ہم کُشادہ دہن کہینگے۔ جیسے ہریل۔ نیل کنٹھ۔ ماہی گیر یا پنڈُبی جو اکثر پانی کے اُوپر ہوا میں اُڑتی رہتی ہے۔ غوطہ مار کر ننھی ننھی مچھلیاں پکڑ لے جاتی ہے ؁

ہُد ہُد یا کٹھ بڑھئی

اسے دیکھنا۔ کبھی درخت کی اِس شاخ پر آتا ہے۔ کبھی اُس شاخ پر جاتا ہے۔ کیا خوبصورت ہے! شعلہ رنگ تاج دُھوپ سے چمکتا ہے ؁ تاج کے ہر پر کی نوک کیا صاف سیاہ ہے! دیکھو۔ پیٹھ پر بھی ان کے جواب میں تین کالے گنڈے ہیں ؁ چوڑے چوڑے بازُو بھی خوبصورت ہیں۔ اُن پر برابر سیاہ سفید دھاریاں ہیں۔ یہ اَور بھی بہار دیتی ہیں ؁ دیکھنے کے قابل تو چونچ ہے۔ لمبی۔ پتلی۔ خمدار ؁ اِس سے اُس کے بڑے بڑے کام نکلتے ہیں۔ زمین میں اَور گلے سڑے درختوں میں جو کیڑے ہوتے ہیں۔ اسی چونچ کی بدولت اُنھیں اندر سے نکال لیتا ہے ؁ یہ اپنا کام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوچ بچار کر سہج سہج کہتا ہے۔ محنت کا انعام اکثر یہی ہوتا ہے۔ کہ ضیافت میں کئی موٹے موٹے کیڑے مل جاتے ہیں + کھانے لگتا ہے۔ تو کیڑوں کو چونچ سے کچل کر گوندا سا کر لیتا ہے + یہ ایک عجیب بات ہے۔ کہ اس کے بچّوں کی چونچ ٹیڑھی نہیں ہوتی۔ نہ انہیں اس کی ضرورت ہے + ماں باپ چوگا لاتے ہیں۔ انہیں کھلا جاتے ہیں + جوں جوں بڑے ہوتے ہیں۔ آپ کھانے لگتے ہیں۔ اتنی ہی چونچ بھی مڑتی جاتی ہے +

یہ کھوکھلے درختوں اور دیواروں کے چھیدوں میں گھونسلا بناتا ہے۔ گھاس پتّوں کی ڈنڈیوں اور پروں سے اپنا گھر سجاتا ہے + چار سے سات تک انڈے دیتا ہے۔ ان کا رنگ نیلاہٹ لئے سفید ہوتا ہے + چنڈول۔ اگن اور کستورے کی طرح راگ نہیں گاتا۔ ملائم گلے سے برابر ہوپ ہوپ کئے جاتا ہے +

اس کے سر پر جو تاج ہے۔ قدیم سے سب کی آنکھ پہلے اسی پر پڑتی ہے۔ لوگوں نے اس کی بہت سی عجیب عجیب کہانیاں بنا رکھی ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مِصر کے لوگ اِسے حضرت سُلیمان کا بیٹا کہتے ہَیں۔ اُنھی کی ایک روایت ہَے۔کہ پہلے اِس کا تاج سچ مُچ سونے کا تھا۔لالچ سے لوگ اِسے مار ڈالا کرتے تھے+اِس نے حضرت سُلیمان سے فریاد کی۔اور مُقدّمہ پیش کِیا+وُہ سمجھے۔کہ سونے کا تاج اِس کی جان کا جنجال ہَے۔جب تک یہ سر پر ہَے۔لالچی لوگ اِسے مارتے رہینگے۔حُکم دِیا۔کہ پروں کا تاج ہو جائے۔جب سے سونا اُڑ گیا پر ہو گئے+

تاج کے باب میں پہلی روایت کی طرح اور بہُت سی روایتیں لوگوں نے بنائی ہَیں+سچ پُوچھو۔تو خیال کرنے کے قابِل اِس کی چونچ ہَے۔جِس کا ذِکر پہلے آ چُکا ہَے+جِتنے پرندوں کی چونچ اَیسی ہَے۔اُن کو ہم پتلی چونچ والے کہینگے+یہ کئی طرح کے ہَیں۔اور سب درخت نشیں ہَیں+

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طوطا

پیپل کے درخت پر یہ کیا غل مچا رہے ہیں؟ ڈال ڈال پات پات پھرتے ہیں۔ جب کسی جھومتی ہوئی ٹہنی پر جاتے ہیں۔ پہلے ذرا ہوا میں تھرتھراتے ہیں۔ ان کے ہلتے ہوئے بازو۔ پھیلی ہوئی دُم کیا بہار دکھاتی ہے! یہ پیپلیاں کھا رہے ہیں۔ اس وقت کوئی رسیلی مزیدار پیپلی ڈھونڈتے ہیں۔ جبھی چھوٹے چھوٹے پھل کُتر کُتر کر پھینکتے ہیں۔ دیکھنا کیا پٹر پٹر زمین پر مینہ برس رہا ہے! ہرے ہرے پتوں میں ان کے سبز بدن مشکل سے نظر آتے ہیں۔ ذرا تالی بجاؤ۔ ابھی میں کہتا ہوا۔ جھلڑ کا جھلڑ اُٹھیگا۔ دیکھنا۔ دیکھنا۔ وہ اُڑے۔ اُڑتے وقت ان کی لمبی لمبی دُمیں کیا بہار دکھا رہی ہیں۔

یہ کسانوں کا بہت نقصان کرتے ہیں۔ مکئی اور باجرے کے کھیت پر گرتے ہیں۔ بال کی ڈنڈی پنجوں سے پکڑ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ مُڑی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہُوئی چونچ سے کُتر کُتر کر خراب کرتے ہیں۔ دو چار دانے اِس بال سے کھائے۔ دو چار اُس بال سے۔ کوئی نہ اُڑائے۔ تو سارے کھیت کو کُتر کر پھینک دیں + اِنھیں خربُوزے۔ کھیرے ککڑیاں۔ گنے بہُت بھاتے ہیں۔ کِسان بچارا ایک لڑکا نوکر رکھتا ہے۔ اُس کے ہاتھ میں گوپیا ہوتا ہے۔ وُہ کھیت کی رکھوالی کرتا ہے + یہ اکثر پُرانے درختوں اور مکانوں میں کوئی سُوراخ ڈھُونڈھ لیتے ہیں۔ اُس میں گھونسلا بناتے ہیں۔ اکثر چار سفید انڈے دیتے ہیں +

یہ بڑا پیارا جانوُر ہے۔ اِس کی عادتیں اور حرکتیں ایسی ہیں۔ کہ دیکھ دیکھ کر جی خوش ہوتا ہے + بعض طوطے چند لفظ سیکھ لیتے ہیں۔ اُنھیں خُوب صفائی سے بولتے ہیں۔ پر جو کچھ بولتے ہیں۔ خود ذرا نہیں سمجھتے۔ ہاں آواز کی نقل خُوب کر دیتے ہیں + کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے طوطا پالا۔ اور اُس کے پڑھانے پر بہُت مغز مارا۔ پر وُہ اِس کے سوا کچھ نہ سیکھا۔ کہ دریں چہ شک + سارا دن یہی کہتا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھا + مالک نے دِق ہو کر اُسے ایک نئے پنجرے
میں ڈالا - سفید بشنتی چڑھائی - بازار میں جا کر
آواز دینے لگا - کوئی خریدار ہے ؟ کوئی خریدار
ہے ؟ اچنبھے کا طوطا لو تیس روپے کو + ایک
شخص سُن کر پاس آیا - حیران ہُوا - کہ ٹکے ٹکے
طوطا بکتا ہے - یہ تیس روپے کا طوطا کیسا ہوگا؟
ہنس کر پُوچھا - کہ میاں مِٹھو ! کیا تُم سچ مُچ
تیس روپے کا مال ہو ؟ طوطے نے کہا - کہ
دریں چہ شک + برجستہ جواب سُن کر حیران ہُوا -
جھٹ طوطے کو مول لے لیا - خُوشی خُوشی گھر
لے آیا + دو چار دن کے بعد معلُوم ہُوا - کہ
اسے تو دریں چہ شک کے سوا کچھ آتا ہی نہیں +
بھولا بھالا خریدار اِس سودے پر بہت پچھتایا +
ایک دن دِق ہو کر کہا - بڑی حماقت کی - کہ
ایسے طوطے پر تیس روپے خراب کئے + طوطا بولا
دریں چہ شک + مالک ہنس پڑا - کھڑکی کھول کر
طوطے کو اُڑا دیا +

اِس کی چونچ تو دیکھو کیا وضع پائی ہے ! خمدار -
مضبُوط قینچی سی تیز + اُنگلی سامنے نہ کرنا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ابھی بوٹی اُڑا لیگا + اِسے کُترنے کا ذاتی مرض ہے - جو چیز پاتا ہے - کُتر کُتر کر ڈھیر لگاتا ہے + اِس کی موٹی سی زبان کیا ہے - گویا ایک چمچا ہے - آم یا کوئی نرم چیز پاتا ہے - تو اُس سے گُودا نکال کر کھاتا ہے + نر کے گلے میں قدرتی کنٹھ ہوتا ہے - نیچے سیاہ - اُوپر گلابی - پر اُس وقت اچھی طرح ظاہر ہوتا ہے - کہ نر جوانی پر آتا ہے - طوطے کی ٹانگیں چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں - اِس لئے زمین پر اچھی طرح چل نہیں سکتا - اِس طرح چلتا ہے - جیسے آدمی اُلڑو + اِس کے پنجے میں چار اُنگلیاں ہیں - دو آگے دو پیچھے - پنجہ ایسا ہے - کہ جھولتی ٹہنی یا لٹکتی رسّی پر بیٹھ جاتا ہے - پنجوں سے پکڑتا ہُوا اُوپر کو آسانی سے چڑھ سکتا ہے - چڑھنے میں چونچ سے بھی مدد لیتا ہے + اِسے ہم چڑھنے والا پرندہ کہینگے + کٹھ پھوڑا جس کا بیان اگلی کتاب میں ہے - اور کوئل اِسی طرح کے جانور ہیں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تین حصّے والے کیڑے

تُم نے اکثر مکھی کو شیشے پر چلتے دیکھا ہوگا + شیشہ دیوار کی طرح سیدھا کھڑا ہوتا ہے - اور ایسا صاف شفّاف - جس پر کوئی چیز ٹھہر نہیں سکتی - یہ اُس پر خاصی طرح چلتی ہے + کیونکر چلتی ہوگی ؟ بعض جانور ناخنوں سے دیوار یا درخت کو پکڑ کر اُوپر چڑھ سکتے ہیں - لیکن اس کے پاؤں ایسے ہیں - کہ شیشے کو اس زور سے پکڑتے ہیں - کہ اس کے سارے جسم کو سہارے رہتے ہیں + تُم اسے اچھی طرح سے دیکھو - اس میں الگ الگ تین حصّے معلوم ہونگے - سر - سینے والا حصّہ - پیٹ والا حصّہ + اس کے سر کو دیکھو - دو شاخیں سی پیشانی پر نکلی ہُوئی ہیں - اُن سے چیز کو ٹٹول لیتی ہے + ایک سُونڈ ہے - رسیلی چیز ہو تو اُس سے چُوس لیتی ہے + سر کے دائیں بائیں ایک ایک آنکھ ہے - کہ بہتیری ننھی ننھی آنکھوں سے مِل کر بنی ہے - ان کے سوا تین چھوٹی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چھوٹی آنکھیں سر کے اُوپر بھی ہیں + دو پر ہیں صاف شفّاف - جیسے ابرق کے ننّھے ننّھے باریک پرت - اور چھ ٹانگیں ہیں + یہ سب سینے والے حصّے میں ہیں + مکّھی میں ہڈّی کا نام نہیں - تماشا یہ ہے - کہ مُنہ سے سانس نہیں لیتی - سینے اور پیٹ والے حصّوں کے دونو طرف مہین مہین سُوراخوں کی ایک ایک قطار ہے - اُن سے دم لیتی ہے +

مکّھیاں بہتیری طرح کی ہوتی ہیں + اکثر کے اُڑنے میں بھنبھناہٹ نکلتی ہے + عام مکّھیاں گھروں میں اُڑتی پھرتی ہیں - یہ میلی میلی جگہ انڈے دیتی ہیں - کبھی جانوروں کے زخموں پر بھی + بعض مکّھیاں گھوڑوں - بھیڑوں اور مویشیوں کو بڑی تکلیف دیتی ہیں - اور غضب کرتی ہیں - کہ اُن کی کھال کے نیچے انڈے دے آتی ہیں - بعض گوشت پر انڈے دیتی ہیں - بعض پودوں پر + ان میں سے کرم نکلتے ہیں - وہیں پلتے ہیں + پودوں والے کرم جڑوں - پتّوں اور پھلوں پھولوں کو بہت خراب کرتے ہیں + بڑے ہوتے ہیں -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو اکثر اپنی خوراک چھوڑ دیتے ہیں - اور زمین پر گر پڑتے ہیں - کبھی زمین کے اندر بیٹھ جاتے ہیں - کبھی الگ بچاؤ کی جگہ ڈھونڈ لیتے ہیں + وہاں اپنا پہلا پوشت اُتارتے ہیں - اب اور ہی شکل بن جاتے ہیں - گول مول لمبوترے اور نُکیلے سے دونو طرف ہو جاتے ہیں - سر - دھڑ - پاؤں ذرا معلوم نہیں ہوتا + اِس حالت میں نہ ہلتے جُلتے ہیں - نہ کچھ کھاتے پیتے + تھوڑے عرصے بعد اندر ہی اندر مکھی بن جاتے ہیں - پوشت پھاڑ کر نکل آتے ہیں - اُڑتے پھرتے ہیں - سب کو دق کرتے ہیں + اِن کرموں سے کچھ فائدے بھی ہیں - کیونکہ بہت سی گلی سڑی چیزوں اور سب طرح کی آلائشوں کو کھا کر صاف کر دیتے ہیں - اور آپ بھی سب حالتوں میں بہتیرے جانوروں کا ناشتا بنتے ہیں +

مچھروں کے بھی مکھیوں کی طرح دو شفاف پر ہیں - اِن کے سوا اور باتوں میں بھی مکھیوں سے ملتے جُلتے ہیں + اِن کی ایک لمبی سی سونڈ ہوتی ہے - بال سے بھی زیادہ باریک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اَور ایسی تیز - کہ چھڑے کے پار ہو جاتی ہے - اُس سے لہُو چُوس لیتے ہیں - اَور ایسا زہر چھوڑ دیتے ہیں - کہ جس سے بڑی تکلیف ہوتی ہے + پتّھر میں جو بھنبھناہٹ ہے - وُہ پروں کی آواز ہے + یہ جانور سیل اَور گیلی جگہ میں خوش رہتا ہے - بند پانی کی سطح پر انڈے دیتا ہے + جب اُن میں سے بچّے نکلتے ہیں - تو بڑے تیز ہوتے ہیں - پانی میں ترترر تیرتے پھرتے ہیں - ڈُبکی مارتے ہیں - دم لینے کو اُوپر آجاتے ہیں - مگر تماشا یہ ہے - کہ سر نیچے کرکے سانس لیتے ہیں + پیٹ والے حصّے میں سے ایک مہین سی نلی نکلتی ہے - اُسی سے دم لیتے ہیں + مُردار جانور اَور گلی سڑی بناس پتی کھاتے ہیں - اَور ننّھے کیڑے جو پانی میں رہتے ہیں - اُنھیں بھی چٹ کر جاتے ہیں + مچّھر انڈے سے نکل کر پندرہ دن میں پُورے قد کا بن جاتا ہے + اب پہلی شکل بدل جاتی ہے - دُوسری صُورت کچھ اَور ہی نکل آتی ہے - دو نلیاں آگے کی طرف سے نکلتی ہیں - اُن سے دم

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیتا ہے + جب تیتری شکل میں آنے پر ہوتا
ہے۔تو پتلے پانی کے اوپر آجاتا ہے۔پھر پوست
پھاڑ کر نکل آتا ہے۔مچھر بن کر اڑ جاتا ہے +
بہتیرے ایسے کیڑے ہیں۔جن کے بدن کے
تین حصے مکھی کی طرح ہیں + انہیں ہم تین حصے
والے کہینگے + ان میں سے اکثر تین شکلیں بدلتے
ہیں + بدن میں ایک کے ہڈی نہیں + سب کے سروں
پر دو شاخیں سی ہیں۔اور اکثر کی دو آنکھیں۔
جو بہتیری ننھی آنکھوں سے مل کر بنی ہیں +
سب کی چھ ٹانگیں ہیں۔یہ سینے والے حصے میں
ہیں + اسی حصے میں کسی کے چار پر ہیں۔کسی
کے دو۔بعض کے بالکل نہیں + سینے اور پیٹ والے
حصے کے دونو طرف مہین مہین سوراخوں کی
قطار ہے۔سب انہی میں سے دم لیتے ہیں +
گبریلا یعنی گوبر کا کیڑا۔شہد کی مکھی۔بھڑ۔
چیونٹی۔جھینگر۔ٹڈی۔پروانہ۔تیتری۔کھٹمل۔پسو
اور سینکڑوں جانور اسی طرح کے ہیں + بعض سے
بڑے بڑے فائدے ہیں۔شہد کی مکھی شہد بناتی
ہے۔موم بھی اسی کی بدولت ہے + ریشم کے کیڑے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہزاروں لاکھوں روپئے کا ریشم تیّار ہوتا ہے + قرمز کیڑے سے قرمزی رنگ بنتا ہے - یہ رنگ نہایت خوبصورت ہوتا ہے +

مکڑی اُن کیڑوں میں سے نہیں - جن کے بدن کے تین حصّے ہیں - نہ تین شکلیں بدلتی ہے - اِس کا سینہ اور پیٹ ایک ہی حصّے میں ہے - دُوسری کتاب میں کچُھ اِس کا بیان آچکا ہے - آگے کچُھ اور بھی آئیگا +

مچھلی

یہ کَون ہے؟ اِس کے ہاتھ میں کیا ہے؟ مچھلی والا ہے - مچھلیاں پکڑتا ہے - جال کی رسّی ہاتھ میں ہے + جال کو تھوڑے پانی میں ڈالا ہے - وُہ اُسے کھینچتا ہے - مچھلیاں بھاگتی ہیں - مگر جال کے پھندوں میں اُلجھتی ہیں - پھنس جاتی ہیں - بیچاری غریب مُنہ کھول کھول کر کیسی تڑپتی ہیں! ان کے دم گھٹتے ہونگے - تھوڑی دیر میں بس مر جائینگی + یہ ہماری طرح ہوا میں جی نہیں سکتیں - پانی سے باہر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نکالتے ہیں۔ تو اُن کا ایسا حال ہو جاتا ہے۔ جیسے ہمارا حال پانی میں +

مچھلیاں ہماری طرح دم نہیں لیتیں + ان کے پھیپھڑا نہیں ہوتا + مچھلی کو غور سے دیکھو۔ تو اُس کے دھڑ اور سر کے کٹاؤ میں گلابی رنگ کے ریشوں کی خمدار جھالریں تلے اُوپر لگی ہیں۔ انہیں گلپھڑے کہتے ہیں۔ تعجّب آتا ہے۔ کہ یہی اِسے پھیپھڑے کا کام دیتے ہیں + یہ بات ابھی تُمہاری سمجھ میں آنی مُشکِل ہے۔ کہ وُہ اِس میں سے کیونکر دم لیتی ہیں۔ سہج سہج سب کُچھ معلُوم ہو جائیگا +

اِس مچھلی کو دیکھو۔ اِس کے بدن پر چاندی کے پتّرے سے کیا چمکتے ہیں! یہ اِس کے چھلکے ہیں + اس کے بدن میں دونو طرف یہ کیا ہے؟ یہ پر ہیں + تیرنے میں اِسے چپّو کا کام دیتے ہیں + اکثر مچھلیوں میں دونو گلپھڑوں کے پاس ایک ایک پر ہوتا ہے۔ یہ چھاتی کے پر ہیں۔ اِن کے نیچے بھی دونو طرف ایک ایک پر ہے۔ یہ پیٹ کے پر ہیں + چھاتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے پر گویا اِس کے ہاتھ ہیں۔ اور پیٹ کے پر پاؤں + اکثر دو پر پیٹھ کی دھار پر بھی ہوتے ہیں۔ وُہ پیٹھ کے پر ہیں - اور ایک دُم کے پاس نیچے کو۔ یہ پیچھے کا پر ہے + جب اُوپر کو آتی ہے - یا نیچے کو جاتی ہے۔ تو چھاتی اور پیٹ کے پروں سے کام لیتی ہے۔ چھاتی کے پروں سے ٹٹول بھی لیتی ہے۔ کہ نیچے پانی میں کیا ہے۔ جیسے ہم ہاتھوں سے دیکھ لیتے ہیں۔ اِنھی کی بدولت پیچھے بھی ہٹ جاتی ہے + سارے پر اِس کو برابر پانی میں تُلا رکھتے ہیں - ان میں سے ایک بھی کاٹ ڈالو۔ تو برابر تُلی نہ رہیگی + مچھلی کِسی طرف کو پھرنا چاہتی ہے۔ تو جدھر کو مُڑیگی۔ اُس کے دُوسری طرف دُم مارتی ہے - اور جھٹ مُڑ جاتی ہے - دُم کو دائیں بائیں دونو طرف مارتی ہے - تو تیر سی پانی میں چلی جاتی ہے + دُم اِس کے تیرنے کا بڑا اوزار ہے - لیکن پر اور پیٹھ کی ہڈی کو ہلانا بھی آگے بڑھنے میں کچھ کام دیتا ہے + پہلے آ چُکا ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ اُوپر آنے اور نیچے جانے میں چھاتی اور پیٹ کے پر کام آتے ہیں۔ پروں کے سوا اکثر مچھلیوں میں ایک جھلّی کا پُھکنا ہے۔ پُھلاتی ہیں۔ تو آسانی سے اُوپر آ جاتی ہیں۔ سُکیڑ لیتی ہیں۔ تو نیچے چلی جاتی ہیں + تُم جانتے ہو۔ کہ تُونبے کے ساتھ آدمی کیا آسانی سے تیر سکتا ہے! پس مچھلی کا جو پُھکنا ہے۔ وُہی اُس کا تُونبا سمجھ لو + دُود پلانے والے جانوروں اور پرندوں کا لہُو گرم ہوتا ہے۔ مگر مچھلی کا لہُو ٹھنڈا ہے +

مچھلیاں ہر سال ہزاروں انڈے دیتی ہیں۔ اُن سے بہُت سے بچّے نکلتے ہیں۔ بچارے بڑے نہیں ہونے پاتے۔ کہ بہتیری بڑی مچھلیوں کی ضیافت بنتے ہیں۔ یا اور طرح ضائع ہو جاتے ہیں + بعض ایسی مچھلیاں ہیں۔ کہ انڈوں سے پیٹ کے اندر نکل آتی ہیں۔ پھر پیدا ہوتی ہیں + سمندر میں بے شمار مچھلیاں رہتی ہیں۔ بعض بہت بڑی ہوتی ہیں۔ بعض بہُت چھوٹی۔ بعض کی شکل بڑی عجیب و غریب ہوتی ہے۔ کوئی بڑی پیٹو اور لالچ خوری ہیں + تالاب۔ جھیل اور دریا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں بھی بہتیری طرح کی مچھلیاں ہوتی ہیں + بہت طرح کی آدمیوں کے کھانے کے لائق ہیں + بلکہ بعض مُلکوں میں جو لوگ سمندر کے کنارے پر ہیں ۔ مچھلیوں پر اکثر اُن کا گزارا ہے ۔ جہاں سمندر میں مچھلیوں کا شکار ہے ۔ روز جہاز کے جہاز جاتے ہیں ۔ اور لدے ہوئے آتے ہیں ۔ بہت سی یوں ہی سکھا رکھتے ہیں ۔ بہتوں کو نمک لگاتے ہیں ۔ بہتوں کا اچار ڈالتے ہیں ۔ بعض کا تیل نکالتے ہیں ۔ تیل بدمزا ہوتا ہے ۔ مگر بڑی طاقت دیتا ہے +

مینڈک

یہ عجیب طرح کا جانور ہے ۔ جس آسانی اور آرام سے پانی میں رہ سکتا ہے ۔ اُسی طرح باہر + سب طرح کی مچھلیاں پانی کے نیچے رہتی ہیں ۔ انسان ۔ چوپائے ۔ پرندے خشکی پر ۔ لیکن ایسے جانور بہت کم ہیں ۔ کہ مینڈک کی طرح پانی کے نیچے اور خشکی کے اوپر بخوبی جی سکیں + مینڈک کنارے پر آتا ہے ۔ تو زمین پر پھدکتا پھرتا ہے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بے تکان اِدھر اُدھر چھلانگیں مارتا ہے - پانی میں جاتا ہے - تو تَیرتا پھرتا ہے - جب چاہتا ہے - غوطہ مار جاتا ہے - کبھی کبھی دم لینے کو اُوپر بھی آ جاتا ہے * تُم چاہو - کہ سانس کو روکے رہو - تو ایک آدھ منٹ سے زیادہ نہ روک سکوگے - مگر مینڈک ایک دفعہ دم لے کر - جو غوطہ مارتا ہے - تو گھڑیوں کی خبر لاتا ہے - مزے سے پانی کے اندر بیٹھا رہتا ہے *

مینڈک کچھ خُوبصُورت جانور نہیں - موٹا اور بے ڈھنگا بدن - بڑا سا مُنہ - ننھے ننھے سے دانت بڑی بڑی بھونڈی آنکھیں - نرم نرم لجلجی کھال پچپچیا اور ٹھنڈا ایسا - کہ ہاتھ لگانے کو جی نہیں چاہتا * کچھ مُدت بعد چمڑا اُتر جاتا ہے - نیچے سے اور نیا چمڑا نکل آتا ہے - تم کسی مینڈک کو تیرتے ہُوئے دیکھو - اُس کے بازُو اور ٹانگیں ایسی ہیں - جیسی آدمی کی - تیرنے میں بھی اُسی طرح ٹانگیں اور بازُو ہلاتا ہے - آگے بڑھنے کے لئے پچھلے پاؤں کے پنجے میں جھلی منڈھی ہُوئی ہے - جیسے بطخ کے پاؤں میں * اِس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی ٹانگوں کے پٹھے بڑے مضبوط ہیں - پھُرتیلا ایسا ہے - کہ اپنے سے بیس گنی اُونچائی پر اُچھل جاتا ہے - اور پچاس گنی لمبائی پھلانگ سکتا ہے +

سب سے عجیب یہ بات ہے - کہ وہ مینڈک کی صُورت میں پیدا نہیں ہوتا - انڈے سے مچھلی کی صُورت نکلتا ہے + مینڈکی انڈے دیتی ہے - تو ایک نرم نرم لُعاب دار شفّاف چیز میں لپٹے ہُوئے ہوتے ہیں - پانی کی تہ میں کہیں رکھ کر چلی جاتی ہے - چند روز بعد بچّے نکل آتے ہیں - مگر اُن کی ٹانگیں نہیں ہوتیں - بڑا سا سر - پتلی سی دُم معلُوم ہوتی ہے - گلپھڑا ہوتا ہے - جس سے دم لیتے ہیں + جب تک ان کی یہ شکل رہتی ہے - پانی سے نہیں نکلتے + اِس صُورت کے جانور ہندوستان کے ہر تالاب میں ہوتے ہیں + پانی کے کنارے پر اکثر دیکھا ہوگا - کہ تُمہارے آتے ہی چھوٹی چھوٹی سیاہ رنگ کی مچھلیاں جھلک دکھا دکھا کر پانی کی طرف جاتی ہیں - وُہ اصل میں مینڈکوں کے بچّے ہوتے ہیں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھوڑے ہی دنوں بعد اُن کی شکل بدلنے لگتی ہے۔ پہلے تو اُن کا دھڑ موٹا ہوتا جاتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ پچھلی ٹانگیں نظر آنے لگتی ہیں۔ ہاتھ چمڑے کے نیچے سے بن جاتے ہیں۔ پہلے پہل وہ ایسے ہوتے ہیں۔کہ مینڈک انہیں باہر نکال سکتا ہے۔ اور اندر کر سکتا ہے۔ جب آٹھ ہفتے کے ہوتے ہیں۔ تو خاصے مینڈک بن جاتے ہیں۔ دُم گھٹتے گھٹتے بالکل غائب ہو جاتی ہے۔ اب گلپھڑے کی جگہ پھیپھڑا ہوتا ہے۔ مینڈک اُسی سے دم لیتا ہے۔ خشکی پر جاتا ہے۔ اِدھر اُدھر پھدکتا پھرتا ہے۔

برسات آتی ہے۔ تو مینڈکوں کی آواز تم بھی سُنتے ہوگے۔ جانتے ہو۔ یہ کہاں سے آتے ہیں؟ مینڈکوں کو پانی کی بہتات اور سیلی ہوئی ہوا بہت بھاتی ہے۔ سردی یا گرمی بہت ہو۔ تو وہ کبھی تالاب کے نیچے کی مٹی میں۔ کبھی نالوں اور نہروں کے کنارے کے سوراخوں میں اس طرح رہتے ہیں۔ جیسے کوئی پڑا سوتا ہے۔ برسات آتے ہی خوابِ غفلت سے جاگ اُٹھتے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مینڈک طرح طرح کے کِرم اَور کیڑے کھا جاتے ہیں ۔ اِس مُلک میں بہتیرے مینڈک مچھروں کا شکار کرنے گھروں میں چلے آتے ہیں ۔ سچ پُوچھو۔ تو اِن باتوں کے لئے مینڈک بہت اچھے ہیں ۔ مگر آپ بھی سانپوں کی مزیدار خوراک ہیں ۔ جب بہت مینڈک گھروں میں پھرتے ہوں ۔ تو بڑا خیال رکھنا چاہیئے ۔ کہ کہیں سانپ اِدھر اُدھر نہ ہوں ۔ ہندوستان میں بڑے بڑے مینڈک رات کو بڑی تکلیف دیتے ہیں ۔ گھنٹوں تک مِل مِل کر ٹرّاتے ہیں ۔ ایسا غُل مچاتے ہیں ۔ کہ سونے نہیں دیتے ۔

بعض مُلکوں میں ایک خاص طرح کا مینڈک ہوتا ہے ۔ وہاں کے لوگ اُس کی رانیں پکاتے ہیں ۔ اَور خُوب مزے سے کھاتے ہیں ۔

مینڈک کے سوا کچھ اَور بھی جانور ہیں ۔ کہ شکل بدلتے ہیں ۔ اُن کے گلپھڑے بچپن میں ہوتے ہیں ۔ بڑے ہوتے ہیں ۔ تو بعض کے غائب ہو جاتے ہیں ۔ بعض کے باقی رہتے ہیں ۔ لیکن پھیپھڑا سب میں بن جاتا ہے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سانپ

خبردار! اِس لمبی لمبی گھاس میں ننگے پاؤں نہ جانا۔ ایسا نہ ہو۔ کِسی سانپ پر پاؤں پڑ جائے۔ یہ سچ ہَے۔ کہ سارے سانپ زہریلے نہیں۔ مگر ہندوستان میں بہت ہوتے ہیں۔ ہر طرح ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اِس کے چھوٹے قد پر نہ جاؤ۔ یہ بڑا مُوذی ہَے۔ کالے ناگ کا کاٹا اکثر آدھ گھنٹے کے اندر ہی مر جاتا ہَے۔

سانپ کو جب چھیڑیں۔ تو کالی۔ لمبی۔ پتلی سی دو شاخی زبان ایسی جلدی جلدی نکالتا ہَے۔ اور اندر لے جاتا ہَے۔ گویا یہی معلوم ہوتا ہَے۔ کہ اس کے مُنہ میں کئی زبانیں ہیں۔ سب سانپوں کے چھوٹے چھوٹے دانت ہوتے ہیں۔ مگر زہریلوں میں تیز۔ پتلی دو کھوکھلی کُنچلیاں بھی اُوپر کے جبڑے میں ہوتی ہیں۔ یہ پیچھے کو جُھکی رہتی ہیں۔ کاٹتے ہیں۔ تو سیدھی ہو جاتی ہیں۔ کالے سانپوں اور بعض اور طرح کے سانپوں میں دو کھوکھلی کُنچلیاں تو ہوتی ہیں۔ مگر ہل جُل نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سکتیں + تالو سے اوپر اور کچلیوں سے کچھ پیچھے دو چھوٹی سی تھیلیاں ہیں - کاٹتا ہے - تو تھیلیوں میں سے زہر بہ کر کچلیوں میں آ جاتا ہے - اُن میں سے زخم میں جا پہنچتا ہے + گرم ملکوں کے سانپ سرد ملکوں کے سانپوں سے زیادہ زہریلے ہوتے ہیں - اور ہندوستان کے زہریلے سانپ جاڑے کی نسبت گرمی میں سخت آفت ہو جاتے ہیں + سانپ ایک سُست جانور ہے - جب تک اُسے کوئی نہ چھیڑے - یا اتفاق سے اس پر پاؤں نہ پڑ جائے - کم کاٹتا ہے - ان کی عقلِ حیوانی نے سب سے پہلے یہی سمجھائی ہے - کہ بھاگ جانا بہت بہتر ہے + یہ انسان کی خوش قسمتی ہے - کیونکہ جیسا وہ زہریلا ہے - ایسا ہی دلیر اور تیز بھی ہوتا - تو نہایت سخت دشمن تھا +

اس ملک میں ایک ایسی قوم ہے - جو کہتی ہے - کہ ہم سانپ کے منتری ہیں - وہ دعوے کرتے ہیں - کہ منتروں کے زور سے ہم زہریلے سانپوں کو بانبیوں سے نکال لیتے ہیں - انہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چھیڑتے ہیں - اُن سے کھیلتے ہیں - وُہ ذرا نہیں کاٹتے - سچ تو یہ ہے - کہ جن سانپوں سے یہ کھیلتے ہیں - وُہ سِلے ہُوئے ہوتے ہیں - اُن کی زہریلی کُچلیاں نکال ڈالتے ہیں - اِس لئے کچھ نُقصان نہیں پہنچا سکتے +

سانپ کی پیٹھ کی ہڈی عجب بناوٹ کی ہے - سارے جوڑ آپس میں اِس طرح مِلے ہُوئے ہیں - کہ سانپ کُنڈلی مار سکتا ہے - جدھر چاہتا ہے - مُڑ جاتا ہے - اِس کے پاؤں نہیں ہوتے - بہُت سی پسلیاں ہیں - کہ پیٹھ کی ہڈی سے جُڑی ہُوئی ہیں - اُنہیں کی لچک سے چلتا ہے - اُنہیں زمین پر ٹیک کر آگے بڑھتا ہے - بہُت تیزی سے بھی چل سکتا ہے + سانپ کو اپنے بدن کے چھلکوں سے بھی چلنے میں مدد مِلتی ہے + جب چاہتا ہے - بدن پر کھڑے ہو جاتے ہیں - اُن سے زمین کو پکڑ لیتا ہے + بعض سانپ بڑے خُوش رنگ ہوتے ہیں - اُن میں اکثر مُوذی نہیں ہوتے + سانپ تھوڑی مُدّت بعد اپنا پوشت اُتار دیتے ہیں -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اِسے کہتے ہیں۔ کہ سانپ نے کینچلی جھاڑ دی + جب اُس پر کینچلی ہوتی ہے۔ تو بہت سُست ہوتا ہے۔ دِکھائی بھی کم دیتا ہے + اِس کے نیچے کا چمڑا سخت ہو جاتا ہے۔ تو پُرانے چمڑے کو گردن کے پاس سے چیر کر نِکل آتا ہے۔ اِس وقت اکثر جھاڑیوں میں ہو کر نِکلتا ہے۔ اور کینچلی اُن میں اُلجھا کر چلا جاتا ہے۔ سانپ کی آنکھیں تیز اور نگینے سی چمکتی ہیں۔ پپوٹوں کی جگہ ساری آنکھ پر ایک پتلا سا شفاف پردہ چھایا ہُوا ہے۔ اِسی سبب سے آنکھیں جھپکتی نہیں۔ ہمیشہ گھُورتی ہُوئی نظر آتی ہیں + پرندے اور چھوٹے چھوٹے جانور سانپوں کی خوراک ہیں۔ کہتے ہیں۔ کہ اِن پتھرائی ہُوئی آنکھوں کے سامنے سے وہ ہل نہیں سکتے۔ جہاں ہوتے ہیں۔ وہیں سُن رہ جاتے ہیں۔ یہ اُنہیں جھٹ پکڑ لیتا ہے + سانپ مُنہ کو خُوب پھیلا سکتا ہے۔ اِس کا جبڑا ایسا پھیل جاتا ہے۔ کہ جو جانور اِس سے بھی موٹے ہیں۔ اُنہیں نِگل جاتا ہے + یہ اپنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شکار کو ہمیشہ سارے کا سارا اُتار جاتا ہے۔ ایک دفعہ کی خُوراک کئی دِن بلکہ کئی ہفتوں کے لئے کافی ہوتی ہے۔ پانی کی اِسے ضرورت ہی نہیں۔ اکثر طرح کی سانپنیں گرم جگہ میں انڈے دے کر چلی جاتی ہیں۔ گرمی سے بچّے نِکل آتے ہیں۔ بعض سانپنوں میں خاص کر زہریلیوں میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ کہ بچّے پیٹ کے اندر ہی انڈوں سے نِکل آتے ہیں۔

درختوں کا بیان

کھجور

ہندوستان کے خُشک ریتلے اور بنجر حصّوں میں یہ درخت بہت ملتے ہیں۔ انہی زمینوں میں جلدی بڑھتے ہیں۔ اور اُس جگہ بھی پھلتے پھولتے ہیں۔ جہاں اور پودے مُشکل سے رہ سکتے ہیں۔ لیکن کسی قدر تری کا ہونا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضرور ہے - یہ درخت اکثر درختوں سے شکل میں
نرالا ہوتا ہے - اِس کی شاخیں نہیں ہوتیں -
زمین سے سیدھا نکلتا ہے + بعض تیس چالیس
گز بلند ہو جاتے ہیں + اِس لمبے اور پتلے سے
تنے کے اُوپر آٹھ نو فٹ لمبے پتوں کا گچھا ہوتا
ہے - یہ چھتری کی طرح چاروں طرف پھیل جاتا
ہے + کھجور ایک چھوٹا سا پھل ہے - پر نہایت
شیریں اور مزیدار + اِس کے بیچ میں سے
ایک سخت لمبی گٹھلی نکلتی ہے - وہ چِرواں ہوتی
ہے - جیسے گیہوں - یہی کھجور کا بیج ہے +
یہ درخت بہت کام آتا ہے - اِس کے اکثر
حصّوں سے کچھ نہ کچھ کام نکلتا ہے + لکڑی
نرم اور کم قیمت ہوتی ہے - اکثر جلانے ہی
کے کام آتی ہے - دیہات میں اِس کے شہتیر
بھی کچّے مکانوں میں ڈالتے ہیں + پتّوں کے
بوریے اور دستی پنکھے بنتے ہیں - ڈنٹھلوں کے
پالان - پتّوں کے ریشے ٹوکریاں اور بوریے
بُننے کے کام آتے ہیں - رسّیاں بھی اُن کی
بناتے ہیں - ہندوستان میں بہتیری جگہ اِس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے چھوٹے چھوٹے بیچ کے پتّے پھیلنے
پہلے توڑ لیتے ہیں ۔ انہیں ساگ کی طرح
کھاتے ہیں + بعض جگہ کھجور کا رس اِس
نکالتے ہیں ۔ کہ باہر کا پوست کاٹ کر اُس
نیچے برتن لٹکا دیتے ہیں ۔ رس بہ کر اُس
آ جاتا ہے ۔ اُسے سینڈھی کہتے ہیں + اِ
طرح فقط ایک درخت سے ڈھائی من ر
سال بھر میں اِکٹھا ہو سکتا ہے + اِس
رس جو میٹھا اور خوش گوار ہوتا ہے ۔ یا
تازہ ہی تازہ پی لیتے ہیں ۔ یا شراب بنا کر
کبھی پکا کر اُس کی راب بناتے ہیں ۔ پ
راب سے ایک طرح کی شکّر بنا لیتے ہیں
اِس درخت کی زیادہ قدر پھل سے ہے
عرب اور ریتلے مُلکوں کے رہنے والے ا
اِنہی کھجوروں پر اپنا گزارا کرتے ہیں ۔
طرح سے کھاتے ہیں ۔ یا تو درخت میں
توڑ کر تازی تازی ۔ یا دُھوپ میں سُکھا ک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شہتوت کا درخت

شروع گرمی میں اِس کے سبز کاہی پتّوں کی ٹھنڈی ٹھنڈی چھاؤں کیا بھلی معلوم ہوتی ہے! سردی میں پتّے جھڑ جاتے ہیں۔ ننگی ننگی شاخیں رہ جاتی ہیں۔ اُن کا رنگ اب ایسا نظر آتا ہے۔ کہ گویا بھبوت ملی ہوئی ہے۔ بہار آتے ہی ہری ہری چمکیلی کونپلیں نکلتی ہیں۔ اُن کا رنگ آنکھوں میں کھُبا جاتا ہے۔ تھوڑے دنوں میں درخت ایسا ہرا بھرا ہو جاتا ہے۔ کہ پتّے ہی پتّے دکھائی دیتے ہیں +

اِس کے پتّے چمکیلے اور بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ اُوپر سے چکنے۔ نیچے سے کچھ کھُردرے۔ دندانہ دار کنارے۔ پر اکثر شکل میں ایک دُوسرے سے ملتے جُلتے نہیں + یہ بڑے کام آتے ہیں۔ ریشم کے کیڑوں کو بہُت بھاتے ہیں + ریشم کا کیڑا اُن کیڑوں میں سے ہے۔ جو تین حالتیں بدلتے ہیں۔ پہلی صُورت میں یہ پتّے کھاتے ہیں۔ اور پُورے قد کے ہو کر ریشم کا کویہ یعنی خول اپنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُوپر بناتے ہَیں - دُوسری شکل میں کوئے کے اندر پڑے رہتے ہَیں - اِن باتوں کا مُفصّل حال اگلی کتاب میں آئیگا - تیسری صُورت میں پروانہ بن جاتے ہَیں + جہاں اِن کیڑوں کے بڑے بڑے کارخانے ہَیں - وہاں سامنے اِن پتّوں کے ڈھیر کے ڈھیر لگے رہتے ہَیں - یہ کیفیّت دیکھنے کے قابل ہَے + کیڑوں کے سامنے جب پتّے لگی ہُوئی ڈالیاں آتی ہَیں - تو یہ موٹے موٹے لالچ خورے اُن پر ایسے گِرتے ہَیں - کہ ہر روز اپنے وزن سے زیادہ کھا جاتے ہَیں + بکریاں - اُونٹ اَور گائیں بھی یہ پتّے بڑے مزے سے کھاتی ہَیں +

اِس درخت میں کھانے کی ایک اَور چیز بھی ہَے + وُہ کیا؟ اِس کا پھل + یہ چھوٹے چھوٹے روئیں دار دانوں سے مِل کر بنتا ہَے + دو رنگ کا ہوتا ہَے - ایک اُودا - دُوسرا زردی مائل سفید - ہر ایک دو طرح کے ہوتے ہَیں - ایک چھوٹے - دُوسرے لمبے اَور پتلے + چھوٹے کو بیدانہ کہتے ہَیں - لمبے کو شہتُوت - جیسے دِہلی میں جلیبا بھی بولتے ہَیں + کوئی اَیسا آدمی نہیں - جس نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میٹھے میٹھے شہتوت نہ کھائے ہوں + بہتیرے لڑکے لڑکیاں اِن درختوں کے نیچے نظر آتے ہیں ۔ ڈالیاں جھڑ جھڑاتے ہیں ۔ اور مزے لے لے کر کھاتے ہیں ۔ اُن کے ہاتھوں اور لبوں پر اُودے اُودے داغ پڑ جاتے ہیں ۔ یہ بڑی مشکل سے چھوٹتے ہیں + بیچنے والے سر پر چھبیے لئے گلی گلی پھرتے ہیں + دہلی میں یہ آواز لگاتے ہیں ۔ کاٹھ کا کیا ہی قدرتی میٹھا بنا ہے اودا جلیبا ! بہتیرے پرندے اِن درختوں پر گرتے ہیں ۔ اور خوب مزے سے کھاتے ہیں + کشمیر کے شہتوت ایسے رسیلے ۔ لذیذ اور بڑے بڑے ہوتے ہیں ۔ کہ وہاں کے رہنے والے اور میووں پر اسے ترجیح دیتے ہیں + شہتوت کا شربت بھی بنتا ہے ۔ اُسے شربتِ توت کہتے ہیں ۔ حلق میں گرمی سے جو ورم ہو جاتا ہے اُسے فائدہ دیتا ہے +

شہتوت کے درخت کئی طرح کے ہوتے ہیں ۔ اکثر درختوں کی چھال میں ایک مضبوط ریشہ ہوتا ہے ۔ اُس کے کاغذ اور رسیاں بنتی ہیں + بعض جگہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اِس کی جڑوں سے سُرخ کپڑا رنگا جاتا ہے + پتلی پتلی شاخوں کے ٹوکرے - ٹوکریاں - چھبڑے - چھبے بناتے ہیں + اِس کی لکڑی زرد رنگ کی ہوتی ہے - اَور بڑی سخت + اکثر مکانوں کے کام آتی ہے - کشتیاں - چھکڑوں کی چھڑیں - چار پائی کے پائے بناتے ہیں - اَور اَور مضبوط چیزیں بھی بنتی ہیں + شہتوت میں یہ بڑی خُوبی ہے - کہ اُس کی کوئی چیز بے کار نہیں - جڑ - لکڑی - چھال - ڈالیاں - پتّے - پھل سب ہی کار آمد ہیں +

چنبیلی

چلو - باغ کی سیر کریں - شام کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھائیں - بڑی بہار کا وقت ہے - آفتاب غرُوب ہو رہا ہے - شبنم پڑنی شرُوع ہُوئی - رات کی آمد آمد ہے - پرندے راگنیاں گا رہے ہیں - ہرے ہرے لباس پہنے چُپ چاپ درخت کھڑے ہیں - چنبیلی سر جُھکائے پھُولوں کی ڈالیوں پر ڈالیاں لِئے بیٹھی ہے - خُوش بُو کی لپٹیں کی لپٹیں آ رہی ہیں - دیکھنا - چنبیلی پر کیا بہار ہے ! ستارے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے چمکدار پھول - نازک پتّیاں - اندر سے سفید - باہر سے سُرخی مائل - نکیلی کلیاں - سبز کاہی پتّے - لمبی لمبی شاخیں چھتری سی زمین پر چھائی ہوئی ہیں + آؤ کچھ پھول توڑیں - اُن کی صاف شفّاف پتّیوں کی بہار دیکھیں + واہ! تم نے غضب کیا! اوّل تو پھول ہی پھول توڑے - پھر پتّیاں ڈنڈیوں سے جُدا کر لیں - اب کیا خاک بہار رہی؟ پھولوں کی خوبصورتی دیکھنی چاہو - تو جس رنگ میں خُدا نے اُنہیں بنایا ہے - اُسی رنگ میں اُن کی بہار دیکھو - یعنی پھولوں کو کلیوں - پتّوں - شاخوں سمیت توڑو +

چنبیلی زرد بھی ہوتی ہے - پر اُس میں ایسی خوشبو نہیں ہوتی + جانتے ہو - چنبیلی کیونکر لگاتے ہیں؟ زمین میں شاخیں دبا دیتے ہیں - جب جڑیں پھوٹ آتی ہیں - اوپر سے کاٹ دیتے ہیں - اُسے دبّا کہتے ہیں + پھر جہاں چاہتے ہیں - اُکھیڑ کر لگاتے ہیں - دبّے میں ایک سال بعد پھول آتے ہیں -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھولوں سے امیروں کی سیجیں سجتی ہیں۔ شادیوں میں دولھا۔ دُلھن کے لئے گہنے بنتے ہیں۔ ہاروں اور گجروں کا اتنا رواج ہے۔ کہ صُبح شام ہزاروں بکتے ہیں + ہندو اور اکثر مسلمان چنبیلی۔ گُلاب اور موگرے کے پھولوں کی تعظیم کرتے ہیں۔ سبب یہ ہے۔ کہ بزرگوں کے مزاروں پر چڑھتے ہیں۔ نذر و نیاز اور پوجا پاٹھ کے کام آتے ہیں +

تمہارا دل ضرور للچاتا ہوگا۔ کہ چنبیلی کے پھول توڑیں۔ ہار۔ گجرے بنا کر پہنیں۔ پر ایسا نہ کرنا۔ یہ گندھی کو دئے جاتے ہیں + وہ بہت سویرے آتا ہے۔ ابھی شبنم پتّوں ہی پر ہوتی ہے۔ کہ جھولیاں بھر بھر کر لے جاتا ہے۔ اُن کا عطر نکالتا ہے + کیونکر بناتا ہے؟ پہلے پتیاں الگ کرتا ہے۔ اُن پتیوں میں پانی اور ذرا سا صندل کا تیل ملاتا ہے + پھر قلعی دار دیگچے میں ڈالتا ہے۔ ڈھکنا ڈھانک کر آٹے سے کنارے بند کر دیتا ہے۔ کہ بھاپ نہ نکل جائے + ڈھکنے میں نیچہ سل کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خالی نلی نیچے کی طرح لگی رہتی ہے - اُسے بھبکا کہتے ہیں - اُس کا ایک سرا تو دیگچے میں ہوتا ہے - دُوسرا شیشے یا تانبے کے برتن میں - پھر دیگچے کے نیچے دھیمی دھیمی آنچ کرتا ہے - بھاپ اُوپر اُٹھتی ہے - اور خالی نلی کے رستے برتن میں جاتی ہے - اب آگ سے دُور ہوتی ہے - سردی لگ کر پانی بن جاتی ہے + پتّیوں کا سارا پانی تیل کے ساتھ برتن میں آ جاتا ہے - تو دیگچہ کھول کر پھوک پھینک دیتا ہے + اِس کے بعد اور تازی تازی پتّیاں اور یہ پانی دیگچے میں ڈالتا ہے - اور پہلی طرح عرق کھینچتا ہے + غرض کم سے کم دس بارہ بار یہی اُلٹ پھیر کیا جاتا ہے + آخر صندل کی پُٹ یعنی تیل میں پھولوں کی خوشبو اچھّی طرح بس جاتی ہے - عرق کو چوڑے مُنہ کے برتن میں اُنڈیل لیتا ہے + تھوڑی دیر بعد پانی کے اُوپر تیل تِر آتا ہے - اِسی کا نام عطر ہے + پھر نہایت ہوشیاری سے اُسے اُتارتا ہے - کہ پانی کا لگاؤ نہ رہے - اگر رہ جائے - تو چکٹ جاتا ہے - گندھی عطر کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شیشوں - شیشیوں اور کنٹروں میں رکھ چھوڑتا ہے - اکثر امیروں کے ہاتھ بیچتا ہے + یہ اپنے کپڑوں میں ملتے ہیں - جدھر نکلتے ہیں - اُس کی مہک سے یہی معلوم ہوتا ہے - کہ چنبیلی کھل رہی ہے + جب بڑے بڑے شہروں میں باغوں سے دُور ہوتے ہیں - عطر کی بدولت ٹھنڈے ٹھنڈے رستے - لہلہاتا سبزہ اور چنبیلی کی بہار یاد آ جاتی ہے +

اس کے پھولوں سے خوشبودار تیل بھی نکلتا ہے - اُسے چنبیلی کا تیل یا پھلیل بولتے ہیں + اُس کے نکالنے کی یہ ترکیب ہے - سفید کپڑے پر تازے پھول بچھاتے ہیں - اُوپر سے دھوئی ہوئی سفید تلی ڈالتے ہیں - اُس پر اور پھول پھیلا دیتے ہیں - پھول سُوکھ جاتے ہیں - تو انہیں نکال ڈالتے ہیں - اسی طرح کئی دفعہ اُلٹ پھیر کرتے ہیں - تلی میں پھولوں کی خوشبو جب اچھی طرح بس جاتی ہے - تو تلی کا تیل نکلوا لیتے ہیں - اُسے کُپّوں - کپیوں - اور مُتنگ میں رکھ چھوڑتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

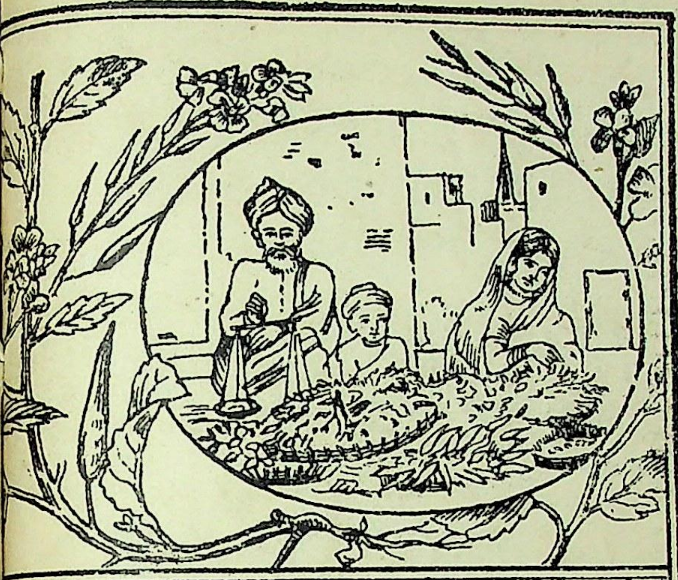

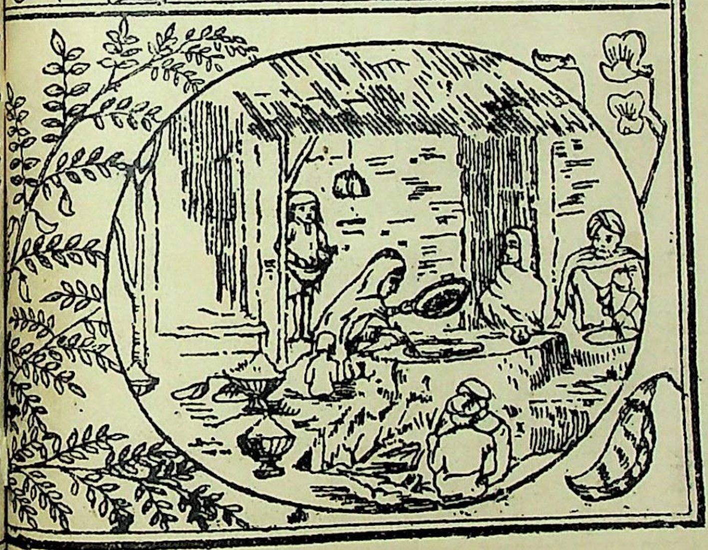

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں + اکثر عورتیں بالوں میں ڈالتی ہیں۔بعض
زرد بھی لگاتے ہیں +

سرسوں کا درخت

سرسوں سردی میں پھولتی ہے ۔ جہاں ہوتی
ہے ۔زرد پھول ہی پھول چھا جاتے ہیں۔ ذرا
سی ہوا سرسرانے سے یہی نظر آتا ہے۔ کہ
سنہری سمندر لہریں مار رہا ہے +
یہ بڑے کام آتی ہے ۔ کسان بہت بوتے
ہیں + برسات میں زمین جوتے ہیں ۔ برسات
بعد بویا کرتے ہیں۔ کبھی سارے کھیت میں
بو دیتے ہیں۔کبھی چنے اور گیہوں کے کھیتوں
میں آڑ یعنی قطار قطار + اِس کا ننھا سا بیج
گول مول ہوتا ہے ۔ یہ بہت جلد پھوٹ آتا
ہے۔ رگیلی زمین ہو۔ تو بہت ہی جلد اُگتا ہے +
اِس کا درخت بڑی جلدی بڑھتا ہے۔گز بھر
اُونچا ہوتا ہے۔ سبز کاہی پتے۔ ہرا سنجن سا
ڈنٹھل ۔ چپٹا ۔ بودا ۔ تھوتھا ۔ پنپایا +
درخت جب چھوٹا اور نرم ہوتا ہے ۔ تو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پتے پکا کر کھاتے ہیں + پہلے اُبالتے ہیں۔ پھر
نچوڑتے ہیں۔ سل پر باریک باریک پیس کر
یا یُوں ہی نمک مرچ مِلا کے گھی یا تیل میں
خُوب بھون لیتے ہیں۔ اِسے بھجیا بولتے ہیں +
پتوں سمیت نرم نرم ڈنٹھلوں کو گنڈل کہتے
ہیں۔ اُسے گوشت میں ڈالتے ہیں۔ بھجیا بھی
بناتے ہیں + گائے بھینسیں ہرے ہرے
ڈنٹھل بڑے مزے سے کھاتی ہیں +

سرسوں کئی طرح کی ہوتی ہے۔ زرد۔ کالی۔
لاکھی۔ جیسا بیج ہو۔ ویسی پیدا ہوتی ہے۔
تین چار مہینے میں پھُولتی ہے + زرد زرد
کلیاں۔ پھُول میں چرخری سی چار پتیاں۔
چار بڑے دو چھوٹے سُوت سے زیرے۔ بیچ
میں بیچ کی طرف ننھا سا پھلی کا اُبھار +
پھُول جلدی جھڑ جاتے ہیں + پھُولوں کے
کُملاتے ہی یہ اُبھار دن بدن بڑھ کر لمبی
پتلی سی سبز پھلی بن جاتا ہے + پھلیوں
میں ہرے ہرے گول بیج ہوتے ہیں + جب
پھلی سُوکھ کر ملگجی سی زرد نکل آتی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیج بھی اپنے بیجوں کے مطابق رنگ پاتے ہیں۔ اب سارا درخت مُرجھایا ہُوا دِکھائی دیتا ہے + جب بیج خُوب پک جاتے ہیں۔ کِسان درخت کاٹ کر دُھوپ میں پھیلا دیتے ہیں۔ سُکھا کر اِکٹھا کرتے ہیں۔ پھر دائیں چلاتے ہیں۔ یعنی بیلوں کے پاؤں سے درختوں کو رَوندواتے ہیں۔ کہ پھلیوں سے دانے الگ ہو جائیں + پھر دانے مِلے ہُوئے بھُوسے کو چھاج اَور چھابے میں بھر بھر کر دو ڈیڑھ گز اُونچائی سے تھوڑا تھوڑا گِراتے ہیں + سرسوں بھاری ہوتی ہے۔ کِسانوں کے پاؤں کے سامنے گِر جاتی ہے۔ بھُوسا اُڑ کر کچھ دُور جا پڑتا ہے + اِسے اناج کا برسانا بولتے ہیں +

سرسوں بہُت پھلتی ہے۔ سیر بھر میں تین من کے قریب پیدا ہوتی ہے۔ اکثر تیل کے واسطے بوئی جاتی ہے + کولھو میں پیل کر تیل نکالتے ہیں + اُس میں بڑی جھانج ہوتی ہے۔ گھی کی جگہ اکثر غریب آدمی تیل کھاتے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جلانے میں آتا ہے۔ بعض عورتیں اور مرد بالوں میں لگاتے ہیں۔ سبب یہ ہے۔ کہ بال چکٹتے نہیں۔ اس کے سوا اور اور کاموں میں بھی آتا ہے + تیل نکالنے کے بعد جو پھوک یعنی کھلی رہتی ہے۔ اُسے گائے۔ بھینسوں کو دیتے ہیں۔ وُہ بہت دُودھ دیتی ہیں۔ اور خُوب موٹی ہوتی ہیں + اکثر آدمی اُس سے بال دھوتے ہیں۔ خُوب نکھرتے ہیں +

چنے کا درخت

خُدا جانے! رات کتنی اوس پڑی ہوگی! سارے کھیت میں موتی سے شبنم کے قطرے ہی قطرے جھلک رہے ہیں + سویرے سویرے جب پھُول کھلے ہوتے ہیں۔ ننّھے ننّھے اُودے اُودے۔ اُن کے چمکتے دمکتے چہرے ہرے ہرے پتّوں میں کیا بہار دیتے ہیں! یہ درخت نہروں اور کُوؤں کے پیاسے نہیں۔ شبنم اِن کی جان ہے۔ اُس کی بدولت پھلتے پھُولتے ہیں + دِن بدِن بڑھتے ہیں۔ اور مضبُوط ہوتے جاتے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوس راتوں برابر پڑتی رہے۔ تو کسانوں کے گھرے ہیں ٭ کبھی ایسا بھی کرتے ہیں۔ کہ پتوں پر چادر بچھا دیتے ہیں۔ جب وہ اوس سے تر ہو جاتی ہے۔ تو پانی نچوڑ کر پیتے ہیں ٭ اُس میں ایک طرح کی کھٹاس ہوتی ہے ٭

نکلتی برسات چنے بوئے جاتے ہیں۔ کبھی سرسوں کی آڑ یعنی قطار کے بیچ میں ہوتے ہیں۔ کبھی جو کے ساتھ بوتے ہیں۔ اُسے گوچی کہتے ہیں۔ کبھی گیہوں کے ساتھ۔ اُسے بیرڑا بوتے ہیں ٭ بونے سے تیسرے چوتھے دن پھوٹ آتے ہیں۔ درخت دو ڈیڑھ فٹ کے قریب اونچے ہوتے ہیں ٭ اس کے ساگ میں ایک طرح کی کھٹاس ہے۔ نمک مرچ لگا کر کچا کھاتے ہیں۔ بڑے مزے دار ہوتا ہے ٭ مونگ یا ماش کی دال میں پکاتے بھی ہیں ٭ ساگ جتنا توڑو۔ اُتنا ہی پھلتا پھولتا اور پھیلتا ہے ٭ پھولوں کی شکل عجب نرالی ہے۔ یہی نظر آتا ہے۔ کہ ننھی ننھی تیتریاں آن بیٹھی ہیں۔ پتے بھی پر سے دکھائی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیتے ہَیں + ہر ایک ٹاٹ میں اکثر دو یا تین
چنے ہوتے ہَیں + اکثر کھیتوں میں سے ہرے
ہرے بُوٹ اُکھیڑ لیتے ہَیں۔ سینکڑوں من
بازاروں میں بِکتے ہَیں ۔ امیر سے غریب تک
سب کو بھاتے ہَیں + لڑکے تو اِس پر ایسے
مرتے ہَیں ۔ کہ ہاتھوں میں لِئے گلی گلی کھاتے
پھرتے ہَیں ۔ لوگ بُوٹ پُلاؤ پکاتے ہَیں ۔
گوشت میں ڈالتے ہَیں ۔ نمک مِرچ مِلا کر گھی
میں بھُونتے ہَیں ۔ ہولے کرتے ہَیں ۔ سوندھے
کرارے اور مزے دار ہوتے ہَیں ۔ پر یہ
ضرور ہے ۔ کہ ہاتھ مُنہ کالے کر دیتے ہَیں ۔
مثل مشہُور ہے ۔ اب وُہ دِن آئے ۔ کہ لونڈی
کے ہاتھ کالے ہوں ۔ اور بیوی کا مُنہ + ایسا
کَون لڑکا ہے ؟ جس کی جیب میں کچھ ہولے
نہ ہوں +

چنے گرمی پڑتے ہی پک جاتے ہَیں ۔ اپنے
اپنے بیجوں کی طرح رنگ پاتے ہَیں ۔ کوئی
زرد سا ہو جاتا ہے ۔ کوئی بھورا سُرخی مائل ۔
چنے سخت ہوتے ہَیں ۔ پر آسانی سے اُن کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دو ٹکڑے ہو سکتے ہیں - اندر سے خوب زرد نکلتے ہیں + اس کی کھیتی پک جاتی ہے - تو کسان اور اناجوں کی طرح چنے الگ نکال لیتا ہے - بھس مویشیوں کی بڑی من بھاتی خوراک ہے + چنے بہت نہیں پھلتے - اچھّی زمین نہ ہو - تو سیر بھر میں پان سیر تک نکلتے ہیں - اچھّی ہو - تو دس سیر +

گھوڑے ایسے مزے سے جو نہیں کھاتے - جیسے چنے - بلکہ محنتی گھوڑوں کی گزران اکثر انہی پر ہے + بھنے ہوئے بڑے مزے دار ہوتے ہیں - یوں ہی کھاتے ہیں - نمک مرچ بھی ملاتے ہیں - کھٹّا یا لیموں نچوڑتے ہیں + لڑکے ایک آدھ مٹھی جیب میں ڈال لیتے ہیں - دم بدم تھوڑے تھوڑے نکال کر ٹھونگیں لگاتے ہیں - سچ ہے - چنا چغل منہ لگا نہیں چھوٹتا + گھنگنیاں اُبالتے ہیں - دال نکالتے ہیں - اُسے پکاتے ہیں - تھوڑی دیر بھگو دیتے ہیں - پھر نمک مرچ ملا کر چباتے ہیں - گھی میں تلتے ہیں - گوشت میں پکاتے ہیں - پیس کر بیسن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بناتے ہَیں - بیسن سے بعض مٹھائیاں اَور اکثر
کھانے کی چیزیں بنتی ہَیں + موٹھ - مُونگ -
ماش - مسُور کے درخت چنوں کے درختوں کی
طرح ہوتے ہیں + پھُول بھی وَیسے ہی ہَیں
جَیسے تیتریاں - اِن کے بیج بھی پھلیوں میں
ہوتے ہَیں - جَیسے چنے ٹاٹوں میں +

سُورج کا بیان

یہ دُنیا میں اُجالا کرتا ہَے - دُنیا کی
چیزوں کو گرمی پہُنچاتا ہَے - اِس بِن
نہ جانور جی سکیں - نہ اُگی ہُوئی چیزیں
ہری رہ سکیں + عالموں نے سُورج کی
بہُت سی باتیں معلُوم کی ہَیں - مثلاً وُہ کتنا بڑا
ہَے - زمین سے کتنی دُور ہَے - کس کس چیز
سے بنا ہَے - روشنی اَور گرمی اُس سے ہمیں
کس طرح پہُنچتی ہَے - کس لئے کبھی کم پہُنچتی
ہَے - کبھی زیادہ + یہ باتیں ابھی تُمھاری سمجھ
میں نہیں آ سکتیں - مگر بعض چھوٹی چھوٹی
باتیں سُورج اَیسی بتاتا ہَے - جو بڑی بڑی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باتوں کی بُنیاد ہیں۔ جن کا جاننا چھوٹے لڑکوں کو بھی مُناسب ہے ✤ آؤ۔ پہلے چھوٹی چھوٹی باتیں بتائیں ✤

جانتے ہو۔ تمہارے گھر سے شمال۔ جنوب۔ مشرق۔ مغرب کدھر ہے؟ یہ بات تو بہت آسان ہے ✤ اندھیرے مُنہ اُٹھو۔ تھوڑی دیر میں ایک طرف کو آسمان پر روشنی دکھائی دیگی۔ اُسے پَو پھٹنی کہتے ہیں۔ روشنی کے نیچے جہاں زمین اور آسمان ملے ہُوئے معلُوم ہوتے ہیں۔ وہاں سے ایک سونے کا تھال ڈلک ڈلک کرتا اُبھرتا چلا آتا ہے۔ یہی سُورج ہے ✤ جس طرف سے نکلتا ہے۔ اُسے مشرق کہتے ہیں۔ اور اُس کے مُقابِل کو مغرب۔ شام کو دیکھو۔ تو اُسی طرف ڈُوبتا نظر آتا ہے ✤ پھر ٹھیک دوپہر کو سُورج کی طرف دیکھو۔ جو سِمت تمہارے سامنے ہے۔ اُسے جنُوب بولتے ہیں۔ اور جو پیچھے ہے۔ اُسے شمال ✤ اِس وقت مغرب تمہارے دائیں ہاتھ کو ہوگا۔ مشرق بائیں کو ✤

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سُورج[1] شمال کی طرف کبھی دکھائی نہیں دیتا +
جب تک سُورج نظر آتا ہے۔ یعنی نکلنے
سے ڈُوبنے تک۔ اُسے ہم دن کہتے ہیں۔
جب تک وُہ دکھائی نہیں دیتا۔ یعنی ڈُوبنے سے
نکلنے تک۔ اُسے رات بولتے ہیں + پو پھٹنے
سے کچھ دن چڑھے تک صُبح کہلاتی ہے۔
ڈُوبنے سے کچھ دیر پہلے اور کچھ پیچھے تک
شام + صُبح شام کو جب کرنیں زمین پر ترچھی
پڑتی ہیں۔ گرمی کم ہوتی ہے۔ دوپہر کو صُبح
شام کی نسبت جب کرنیں سیدھی پڑتی ہیں۔
تو گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ اِس کا مُفصّل حال
اگلی کتاب میں آئیگا +
رات دن کے چوبیس حصّے کئے ہیں۔

[1] اُستاد کو معلُوم ہوگا۔ کہ یہ بات صِرف اُن مُلکوں کے لئے ہے۔ جو خطِ سرطان کے شمال میں ہیں۔ اور جو مُلک خطِ سرطان اور جدی کے درمیان یعنی منطقۂ حارّہ میں ہیں۔ وہاں سُورج کبھی شمال کی طرف دکھائی دیتا ہے۔ کبھی جنُوب کی طرف۔ اور جو مُلک خطِ جدی کے جنُوب میں ہیں۔ وہاں سے ہمیشہ شمال کی طرف معلُوم ہوتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہر حصّے کو گھنٹہ کہتے ہیں + آدھی رات سے
گھنٹوں کا حساب کرتے ہیں - ایک گھنٹہ گزرتا
ہے - تو ایک بجتا ہے - دو گزرتے ہیں - تو دو
بجتے ہیں - اسی طرح دوپہر کو بارہ بجتے ہیں +
پھر دوپہر سے شروع کرتے ہیں - آدھی رات
تک بارہ گھنٹے ہوتے ہیں + گھنٹے کے برابر
ساٹھ حصّہ کیے ہیں - اُنہیں منٹ کہتے ہیں -
ایک منٹ کے بھی براہ ساٹھ حصّے کیے ہیں -
اُنہیں سکنڈ بولتے ہیں + اس کے سوا وقت
شمار کرنے کے مختلف طریقے ہیں - ہندو پہلے
زمانے میں ہمیشہ پہر اور گھڑی سے شمار کرتے
تھے - ان دنوں میں بھی بارہ بجتے ہیں - تو
اکثر آدمی کہتے ہیں - کہ دوپہر ہوئی +

وقت دریافت کرنے کے الگ الگ طریقے
ہیں - سب سے اچھّا وُہ طریقہ ہے - جو اہلِ
یورپ نے نکالا - انہوں نے گھنٹے اور گھڑیاں
ایجاد کیں - گھنٹے بڑے ہوتے ہیں - اور
گھڑیاں چھوٹی + گھنٹے اونچی اونچی عمارتوں پر
لگائے جاتے ہیں - کہ سب لوگ دیکھ سکیں -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بعض دفعہ لوگ اپنے کمروں میں میز یا طاق پر دھر دیتے ہیں۔ یا دیوار میں لگاتے ہیں + گھڑیاں جیبوں میں رکھتے ہیں + گھنٹوں اور گھڑیوں میں دو دو سوئیاں ہوتی ہیں۔ ایک چھوٹی۔ اُس کے پھرنے سے گھنٹہ معلوم ہوتا ہے۔ دُوسری بڑی۔ اُس کے پھرنے سے منٹ معلوم ہوتے ہیں + کبھی کبھی تیسری سوئی بھی ہوتی ہے۔ اُس سے سکنڈ معلوم ہوتے ہیں + گھنٹوں اور گھڑیوں کے ذریعے سے ہم ٹھیک وقت دریافت کر سکتے ہیں + چھاؤنی میں جب دوپہر کو ایک توپ چھوٹتی ہے۔ اُس سے سب کو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ بارہ بج گئے۔ اکثر آدمی اُس وقت اپنی اپنی گھڑیاں اور گھنٹے ٹھیک کر لیتے ہیں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Harid...

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تاریخی حالات

امیر ناصرُ الدّین سُبکتگین

پنجاب سے شمال و مغرب کی طرف جو مُلک ہے۔ اُس میں الپتگین نام ایک حاکم نے شہرِ غزنی اپنا دارُ الخلافہ بنایا + ایک دفعہ اُس کے دربار میں سوداگر تُرکی غُلام لایا + امیر کو پسند آیا۔ اُسے خرید لیا۔ سُبکتگین نام رکھّا + یہ لڑکا ہوشیار اور چالاک تھا۔ سوچ سمجھ کر کام کرتا تھا۔ رفتہ رفتہ سپہ سالار بن گیا۔ بڑھتے بڑھتے یہاں تک بڑھا۔ کہ امیر کی بیٹی سے شادی ہو گئی +

سُبکتگین کو غُلامی کے زمانے میں شکار کا بہت شوق تھا۔ ایک دفعہ جنگل میں دیکھا۔ کہ ایک ہرنی اپنے بچّے کو ساتھ لئے چرتی پھرتی ہے۔ اُس کے پیچھے گھوڑا ڈالا۔ ہرنی تو بچ کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نکل گئی - بچّہ ہاتھ آ گیا - باندھ کر گھوڑے کے ہرنے پر رکھ لیا - اَور شہر کو پھرا + تھوڑی دُور چلا تھا - مُڑ کر دیکھا - کہ ماں محبّت کے مارے پیچھے پیچھے گردن اُٹھائے چلی آتی ہے - اَور اپنے بچّے کے لئے نہایت بے چین ہے + سُبکتگیں کو ترس آیا - بچّے کو چھوڑ دیا + ہرنی بچّے کو ساتھ لے کر جنگل کو چلی - سُبکتگیں کھڑا دیکھتا تھا - کہ چار قدم چلتی تھی - تھم جاتی تھی - اَور پھر کر اُس کی طرف دیکھتی تھی - ایسا معلُوم ہوتا تھا - گویا شُکریّہ ادا کرتی ہے + رات کو خواب میں آواز سُنی - کہ اَے سُبکتگیں! اِس بیچارے بے زبان جانور پر جو تُو نے ترس کھایا - خُدا کی درگاہ میں بہت پسند آیا - تیرے نام پر سلطنت کا فرمان لکھا گیا - دیکھ! اللہ کے بندوں پر اِسی طرح رحم کیجو +

الپتگیں مر گیا - تو اُس کا بیٹا جانشیں ہُوا - مگر وُہ لڑکا تھا - سلطنت کا کام سُبکتگیں ہی کے ہاتھ میں رہا + برس دن بعد لڑکا بھی مر گیا - سُبکتگیں نے اپنی نیکیوں سے دلوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں گھر کر رکھّا تھا۔ آخر کو سب کی صلاح سے یہی حاکم ہو گیا۔ اور مُلک کا اِنتظام کر کے سلطنت کی طاقت بڑھانے لگا +

اِس وقت برہمنوں کے خاندان سے جیپال نام ایک راجہ لاہور میں راج کرتا تھا۔ جب اُس نے اِسلام کا زور ہندوستان کی طرف بڑھتا دیکھا۔ تو اُس کا روکنا ضرور سمجھا + پیادے۔ سوار اور ہاتھیوں کا بہت سا لشکر جمع کیا۔ اور بڑے زور شور سے چڑھائی کر کے سبکتگین کی سرحد پر جا پہنچا + اُدھر سے سبکتگین فوج لے کر آیا۔ لڑائی شروع ہوئی۔ اِتّفاقاً اُنھی دنوں میں بارش بہت زور سے ہونے لگی۔ اور سردی اِس شدّت سے پڑی۔ کہ جاڑے کے مارے بدن میں لہو جم گئے۔ اور سب لوگ ٹھٹھے کے بیٹھے رہ گئے + ہندوستان کے لوگوں نے کبھی یہ حالت نہ دیکھی تھی۔ بہت گھبرائے۔ اور زندگی سے ناامید ہو گئے +

جیپال نے صُلح کا پیام بھیجا + سبکتگین کو اُن کے حال پر رحم آیا۔ چاہا۔ کہ صُلح منظور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کر لے۔ مگر اُس کا بیٹا محمُود بھی باپ کے ساتھ
تھا۔ اُس نے سمجھایا۔ کہ سردی کی شدّت
ہمارے لئے آسمانی مدد ہے۔ لڑائی جیت چکے
ہیں۔ ہمیں تلوار نکالنے کی ضرورت بھی نہیں۔
اگر حریف صُلح کرکے بچ نکلا۔ تو یہ دَولت اور
سلطنت کے سامان جو اُس کے ساتھ ہیں مُفت
ہاتھ سے جاتے ہیں + باپ نے بیٹے کی بات
مان لی۔ اور صُلح سے انکار کیا + راجہ نے کہلا
بھیجا۔ کہ آپ کو ہندوستان کے بہادروں کا
دستُور معلُوم نہیں۔ جب یہ جان سے نا اُمید
ہوتے ہیں۔ تو جو کچھ پاس ہوتا ہے۔ آگ
میں جھونکتے ہیں۔ ہاتھی۔ گھوڑوں اور مویشی کو
اندھا کرتے ہیں۔ عورتوں اور بال بچّوں کو
آگ میں ڈالتے ہیں۔ پھر ایسے لڑتے ہیں۔
کہ خاک میں مِل جاتے ہیں۔ اب وُہی وقت
آن پہنچا ہے۔ صُلح کر لو۔ تو بڑی دیا ہے۔
نہیں تو پچھتاؤ گے۔ اور مال و دَولت کی جگہ
راکھ کا ڈھیر پاؤ گے + یہ سُن کر محمُود بھی راضی
ہو گیا۔ اور اس بات پر صُلح ٹھہری۔ کہ راجہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پچاس ہاتھی - بہت سا روپیہ اور اپنا کچھ علاقہ سپرد کر دے + ان ساری چیزوں کا بندوبست وہیں نہ ہو سکتا تھا - راجہ نے کہا - کہ جو کچھ یہاں موجود ہے - وہ حاضر ہے - باقی کے لئے ارمیر اپنے معتمدوں کو ساتھ کر دے - لاہور پہنچ کر سب باتیں پوری ہو جائینگی + سبکتگین نے منظور کیا +

جیپال نے لاہور میں پہنچ کر وعدوں کے پورا کرنے سے انکار کیا - اور سبکتگین کے آدمیوں کو قید کر لیا + سبکتگین کو جب یہ خبر پہنچی - تو یقین نہ آیا - آخر جب تحقیق معلوم ہوا - تو بہت جھنجھلایا - اور فوج لے کر ادھر کا رخ کیا + جیپال نے بھی تیاری کی - تمام ہندوستان کے راجاؤں کو چٹھیاں لکھیں + وہ بھی جانتے تھے - کہ پنجاب ہمارے ملک کا پھاٹک ہے - وہ ٹوٹا - تو خیر نہیں - سب نے فوجیں بھیجیں - خزانوں اور سامانوں کا تار باندھ دیا - اس طرح ہندوؤں کی بے شمار جمعیت ہو گئی + جیپال انہیں لے کر سبکتگین کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مُقابلے کے لئے روانہ ہُوا + جب دونو لشکر آمنے سامنے ہُوئے۔ جنگ کا میدان گرم ہُوا۔ دونو طرف کے بہادُر نام کے لئے جانیں دینے لگے + ہِندُوؤں کی فوج صُبح سے برابر کمر باندھے لڑ رہی تھی۔ دِن ڈھلتے اِن کی جمعیت میں گھبراہٹ معلُوم ہُوئی + اِس وقت سُبکتگین نے کُل فوج کو لے کر حملہ کیا + جیپال نے شِکست کھائی۔ اور فوج کے پاؤں ایسے اُکھڑے۔ کہ پھر نہ جم سکے۔ لُوٹ کا بے شمار مال مُسلمانوں کے ہاتھ آیا + سُبکتگین بیس برس سلطنت کرکے دُنیا سے رُخصت ہُوا۔ اور گھرانے میں سلطنت کی بُنیاد ڈال گیا +

سُلطان محمُودِ غزنوی

سُبکتگین کے بعد اُس کا بیٹا محمُود تخت نشیں ہُوا + اُنہی دِنوں میں ایک بڑا بہادُر اور پُرانا سردار تھا۔ اُس کی کئی باتوں سے محمُود خفا ہُوا۔ اور فوج لے کر چڑھ گیا + بُڈھے سردار نے مُقابلہ کیا۔ مگر آخر کو قلعہ بند ہُوا + محمُود

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نے گِرد فوج ڈال دی - اَور سب طرف سے رستے
بند کر دِئے - ایک دِن معرکۂ جنگ میں آکر قلعے
پر حملے کا حُکم دِیا - اَور ہاتھیوں کی مستکوں پر
ڈھالیں بندھوا کر کہا - کہ دروازے پر ریل دو -
ایک ہاتھی نے پہلی ہی ٹکّر ماری تھی - کہ سردار
گھبرا کر نِکل آیا - محمُود کے سامنے آکر گھوڑے
پر سے اُتر پڑا - اپنی سفید ڈاڑھی اُس کے گھوڑے
کے سُم پر ملی - اور کہا - کہ اَے سُلطان ! مُعاف
کر - جو کچھ مَیں نے کِیا - بُرا کِیا + محمُود کو
سُلطان کا لفظ پسند آیا - اَور سُلطان محمُود
فرمانوں میں لِکھوانے لگا - اگرچہ الپتگین کے
وقت سے غزنی دارُ الخِلافہ تھا - مگر اِتنا مشہُور
شہر نہ تھا - محمُود کی فتحوں سے اُس نے اَیسا نام
پایا - کہ محمُود بھی سُلطان محمُودِ غزنوی کہلایا +
محمُود نے ہِندوستان کا سبق جو باپ سے پڑھا
تھا - وُہ کبھی نہ بھُولا - اَور بار بار چڑھائی کی +
اِس کے دو سبب تھے - اوّل یہ - کہ ہِندوؤں میں
اِسلام پھیلائے - دُوسرے یہ - کہ ہِندوستان کا
مال و دَولت سمیٹ کر لے جلئے + ہر وقت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہاں دَولت کا دسترخوان بچھا نظر آتا تھا۔ جب موقع پایا۔ اِدھر ہی چڑھ آیا۔ نقد روپیہ۔ جواہر۔ زیور۔ بھاری بھاری کپڑے۔ ہاتھی۔ گھوڑے لُوٹ مار کر لے گیا۔

اِس نے ہندوستان پر سولہ سترہ حملے کئے۔ مگر بارہ بہت مشہور ہیں۔ بڑے معرکے کا حملہ سومنات پر تھا۔ یہ شہر سمندر کے کنارے آباد تھا۔ بڑا گُلزار۔ دَولت سے مالا مال۔ بلند قلعے کے نیچے پانی لہراتا تھا۔ اَور اُس اُونچی اُونچی فصیلوں سے ٹکرا کر جھکولے مارتا تھا۔

قلعے میں سینکڑوں برس کا ایک عالی شان اَور وسیع مندر تھا۔ اُس کی چھت کو چھپّن سُتُون سنبھالے کھڑے تھے۔ جو رنگ برنگ کے نقش و نگار اَور جواہرات کے بیل بُوٹوں سے مُرصّع تھے۔ یہی سومنات جی کا مندر تھا۔

اِس میں رات دِن صرف ایک چراغ جلتا تھا۔ اُس کی روشنی جواہرات پر پڑتی تھی۔ اُن کی جوت سے سارا مکان جگمگ جگمگ کرتا تھا۔ سونے کی ایک بھاری سی زنجیر میں گھنٹے لٹکتے تھے۔ پُوجا کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وقت اُس سے ہلاتے تھے۔ کہ سب کو خبر ہو جائے۔ دو ہزار برہمن پُجاری تھے۔ پانسو عورتیں۔ تین سو مرد گانے بجانے والے تھے۔ تین سو نائی تھے۔ کہ جاتریوں کا بھدرا کیا کرتے تھے۔ گرہن کے وقت دو لاکھ سے زیادہ جاتری جمع ہو جاتے تھے۔ راجاؤں نے جو گاؤں مندر کے نام پر چڑھائے تھے۔ وُہ دو ہزار کے قریب تھے۔ راجا۔ مہاراجہ اپنی لڑکیاں خدمت کے لئے بھیجتے تھے۔ اور زیور۔ جواہرات۔ بھاری بھاری کپڑے چڑھاوا چڑھاتے تھے۔ غرض مندر میں اتنی دولت تھی۔ کہ کچھ حساب نہ تھا۔

محمود نے سُورما سوار اور جانباز بہادر چُن کر ایک لشکر آراستہ کیا۔ اور روانہ ہُوا۔ ہزاروں مسلمان ساتھ ہوئے۔ جو فقط دین کے نام پر تلواریں اُٹھاتے تھے۔ اور اسلام کے کام پر جانوں کا دینا ایمان سمجھتے تھے۔ رستے میں ریگستان آیا۔ جہاں منزلوں تک گھاس کا نام اور پانی کا نشان نہ تھا۔ جانیں لبوں پر آگئیں۔ پھر بھی وُہ ارادے کا پُورا اپنی بات سے نہ ٹلا۔ وہاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے گزرا - اور جنگل پہاڑ طے کرتا منزلِ مقصود تک جا پہنچا + یہاں کئی راجا بڑی بڑی فوجیں لے کر آئے - اور لڑائی کا میدان گرم ہُوا + اِدھر دین لڑ رہا تھا - اُدھر دھرم مقابلے پر اڑ رہا تھا + ہندو - مسلمان اِتنے کٹے - کہ ہزاروں کے کھیت پڑے - آخر پانڈے ایسے جان توڑ کر لڑے کہ مسلمانوں کے جی چھوٹ گئے + محمود بھی گھبرا گیا - اُس وقت کچھ اور بن نہ آیا - فوج سے الگ ہُوا - فرشِ خاک پر سر رکھا - اور خدا سے دُعا مانگی + تھوڑی دیر بعد اُٹھا - فوج کا دِل بڑھایا - اور دردناک باتوں سے جوش میں لا کر دھاوے کا حکم دِیا + مسلمانوں نے دفعتہً تلواریں اُٹھائیں - اور گھوڑے اُڑا کر دُشمنوں پر ٹوٹ پڑے - بڑے گھمسان کا رن پڑا - آخر اِقبالِ محمودی اپنا کام کر گیا - ہندو بھاگے اور مسلمانوں کی فتح ہوئی - میدان کو خالی دیکھ کر قلعے والوں کی بھی ہمت ہار گئی - قلعے کے دُوسری طرف سمندر میں کشتیاں لگا رکھی تھیں - اُن میں بیٹھے - اور لنگر اُٹھا کر بھاگے - شہر - قلعہ - مندر اور ساری دولت محمود

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے ہاتھ آئی +

محمود نے اگرچہ ہندوستان میں دور دور کے شہر فتح کیے - مگر یہاں رہنے کا ارادہ نہ کیا - اور اپنا حاکم بھی لاہور ہی میں بٹھایا + ہندوستان کی لوٹ کھسوٹ سے ویران کوہستان میں غزنی شہر ایسا آباد کیا تھا - کہ طلسمات کا نمونہ نظر آتا تھا + ملک ملک کے آدمی - ہر فن کے صاحب کمال وہاں موجود تھے + ایک قلعہ بنایا - قصر فیروزہ اُس کا نام رکھا - اُس کی چینی کاری کے آگے جواہرات کی رنگت پھیکی معلوم ہوتی تھی + اُس میں بادشاہی محل اور دربار کے مکان پرستان نظر آتے تھے + جامع مسجد ایسی تعمیر کی - کہ اُس کی آرائش اور زیبائش کے سبب سے لوگ اُسے عروسِ فلک کہتے تھے + اُس کے پہلو میں ایک مدرسہ اُسی وسعت اور شان و شوکت کا بنایا - اُس کے کتب خانے کو نایاب اور قیمتی کتابوں سے سجایا - عالم اور فاضل علم کی روشنی پھیلانے کے لیے مقرر کیے + سلطان کے شوق سے سب کو مکانوں کے بنانے اور سجانے کا شوق ہوا -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھوڑے ہی دِنوں میں بہتیری عالی شان حویلیاں بن گئیں۔ سینکڑوں مسجدیں۔ مدرسے۔ سرائیں اور خانقاہیں تیار ہو گئیں + گھر گھر امیری تھی۔ اور دَولت کی بہتات + اُس کے عہد میں غزنی کو دیکھ کر ہندوستان یاد آتا تھا۔ کیونکہ جو غریب آدمی تھا۔ اُس کے گھر میں بھی تین چار گونڈھی غُلام ہندوستانی بوٹنے دِکھائی دیتے تھے۔ اور بھی لوگ گلی کُوچوں میں پھرتے نظر آتے تھے + غزنی کے بازاروں میں ایک ایک بندہ خُدا کا دو دو روپے کو بِک گیا +

محمُود دَولت کو اِس قدر عزیز رکھتا تھا۔ کہ ہر کِتاب میں اُس کی شکایت ہے۔ آخر عُمر میں ایک دفعہ خبر پائی۔ کہ ایک شخص نہایت مال دار ہے۔ اُسے پکڑوا منگایا + وُہ بیچارا حاضر ہُوا۔ سامنے آیا۔ تو محمُود نے کہا۔ ہم نے سُنا ہے۔ کہ تُو بیدین اور بد اِعتقاد ہے + اُس نے عرض کی۔ کہ فِدوی اِس جُرم سے تو بالکُل پاک ہے۔ البتّہ یہ عیب ہے۔ کہ دَولت بہت سی ہے + آپ یہ سب لیجیے۔ مگر مجھے بدنام نہ کیجیے + محمُود نے اُس کا مال و دَولت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شاہی خزانے میں داخل کیا۔ اور سند لکھ دی۔ کہ یہ شخص بڑا خوش اعتقاد ہے ٭

اِن عادتوں پر بھی کبھی کبھی بادشاہی حوصلہ دکھاتا تھا۔ چنانچہ ایک قلعہ بلوچوں نے لے لیا۔ اور اُس میں بیٹھ کر رستہ لوٹنے لگے ٭ ایک دفعہ کوئی قافلہ لٹا۔ اور اُس میں ایک نوجوان آدمی مارا گیا۔ اُس کی بڑھیا ماں روتی پیٹتی محمود کے دربار میں آئی۔ اور فریاد کرنے لگی ٭ محمود نے کہا۔ کہ میں کیا کروں؟ ایسے دور دور کے ملکوں میں کیونکر پورا پورا انتظام ہو سکتا ہے؟ اُس نے کہا۔ کہ اے سلطان! اگر تجھ سے بندوبست نہیں ہو سکتا۔ تو اتنے بڑے ملک کی بادشاہت کیوں لے رکھی ہے؟ محمود کو کچھ جواب نہ بن آیا۔ اُسی وقت حکم دیا۔ کہ فوج جا کر لٹیروں سے قلعہ چھین لے۔ اور جب تک قلعہ فتح نہ ہو۔ جو قافلہ جائے۔ اُس کی حفاظت کے لئے سواروں کا ایک رسالہ جایا کرے ٭

ایک دفعہ کسی ملک پر اُس نے چڑھائی کی۔ ایک چھوٹی عمر کا لڑکا ملک کا حق دار تھا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اَور اُس کی ماں حکومت کرتی تھی ✣ جب اُدھر محمود کی فوج کشی کی خبر مشہور ہُوئی۔ عقلمند عورت نے کہلا بھیجا۔ کِہ اگر سُلطان نے مجھ پر فتح پائی۔ تو جہاں جہاں فتح نامے لکھّیگا۔ اُن میں یہی لِکھیگا۔ کِہ مَیں نے ایک بیوہ عورت کا مُلک چھین لِیا۔ لیکن شِکست کھائی۔ تو بڑی شرم کی بات ہوگی۔ ہاں اگر میرا مُلک برقرار رکھّا۔ تو سب کہینگے۔ کِہ تاج بخشی کی ✣ محمود سمجھ گیا۔ اَور اُدھر کا خیال چھوڑ دیا ✣

اِس نے اکثر عالموں اَور باکمالوں کو غزنی میں جمع کِیا۔ شِعر و سخن کا بھی بہُت شَوق رکھتا تھا۔ مگر فِردَوسی کے باب میں جو کُچھ کِیا۔ اُس سے قدر دانی کے نام کو بٹّا لگا دِیا ✣ کہتے ہیں۔ کِہ جس وقت اُس سے شاہنامے کی تصنیف کی فرمائش کی۔ تو اشرفی شِعر اِنعام کا وعدہ کیا ✣ وُہ بچارا رکھتے رکھتے بُڈّھا ہوگیا۔ جب تیس برس میں ساٹھ ہزار شِعر کی کِتاب لکھ کر حاضر کی۔ تو اشرفی کی جگہ روپیہ دینا چاہا ✣ فِردَوسی کو اپنی محنت کے برباد ہونے کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بڑا رنج ہُوا - محمُود کی ہجو لِکھ کر دِل کا بُخار نِکالا - اَور وہاں سے بھاگ گیا + چند روز بعد دربار میں کِسی نے اُس کا شعر بڑے موقع پر پڑھا + محمُود کے دِل پر چوٹ لگی - اَور افسوس آیا - اُسی وقت حُکم دِیا - کہ حِساب کے مُوافِق جو چاہیئے - نقد روپیہ اُسے بھیج دو + افسوس یہ ہے - کہ جب محمُود کے آدمی یہ روپے لے کر اُس کے شہر کے دروازے پر پہنچے - تو ایک جنازہ نِکلتا تھا - معلُوم ہُوا - کہ فِردوسی مر گیا - یہ اُسی کی میّت ہے +

اب وُہ دِن آ گیا - کہ اِس عالی شان سُلطان کو دُنیا سے جُدا ہونا پڑا - اِس وقت آنکھیں کُھلیں - کہ جو دَولت ہزاروں گھرانے بے چراغ کرکے سمیٹی ہے - ساری یہیں چھوڑنی پڑیگی + افسوس! کیسا ہی صاحِب رُتبہ شخص ہو - مگر جو دُنیا میں رہ کر دُنیا کی دَولت سے دِل لگاتا ہے - اُسے کِس حسرت کے ساتھ اُس سے جُدا ہونا پڑتا ہے! تریسٹھ برس کی عُمر تھی - جو سخت بیمار ہُوا + جینے کی اُمید نہ رہی -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو داروغہ اور خزانچیوں کو حکم دیا - کہ روپے اور اشرفیوں کے توڑے - زیور - جواہرات - بھاری بھاری خلعت - بادشاہی لباس اور جو جو زمانے کے عجائب غرائب ہم نے جمع کئے ہیں - ہماری آنکھوں کے سامنے لاؤ + اُنھوں نے محل کے صحن کو سجا کر عجائب خانہ کر دیا + خزانچی ایک ایک چیز دکھاتا تھا - وُہ حسرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا - اور زار زار روتا تھا +

دُوسرے دِن حکم دِیا - کہ میدان میں تمام خاصے کے ہاتھی - گھوڑوں اور اُونٹوں کو ساز - زیور اور جھلا جھلی کی جھولوں سے سجا کر حاضر کرو + محمود ناگی میں بیٹھ کر آیا - اور دیر تک دیکھتا رہا - پھر روتا دھوتا محل میں چلا گیا + بڑے بڑے بہادر سردار اور جان نثار وفادار جو ہمیشہ جان جوکھوں کی لڑائیوں میں اُس کے رفیق تھے - اِس وقت کچھ رِفاقت نہ کر سکتے تھے - آخر جِس طرح خالی ہاتھ آیا تھا - اُسی طرح دُنیا سے رُخصت ہُوا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

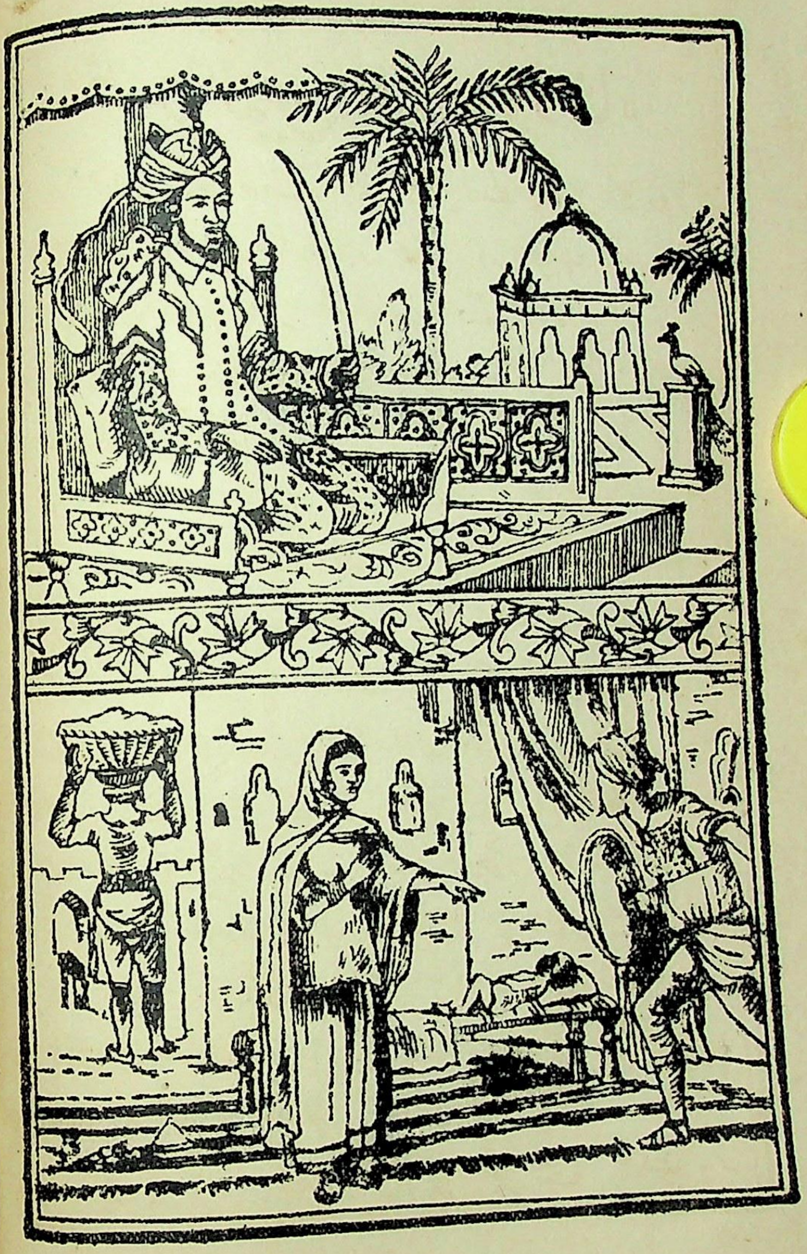

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ظہیرالدین بابر بادشاہ

محمود کے مرتے ہی اُس کے خاندان کا زوال شروع ہُوا اور آخرِکار غزنی اور پنجاب بھی ہاتھ سے جاتا رہا۔ پھر مسلمانوں کے اور بادشاہ ہُوئے۔ اُنھوں نے ہندوستان کے بڑے بڑے صُوبے فتح کئے۔ دِلّی میں اپنی سلطنت قائم کی۔ اور کئی کئی پُشت تک سلطنت کرکے مُلکِ عدم کو چلے گئے۔ مُدّت تک یہی سِلسِلے جاری رہے۔ کہ امیرِ تیمُور ترکستان سے آیا۔ پنجاب کو پامال کرتا دِلّی پر پُہنچا۔ اُسے لُوٹا۔ اور قتلِ عام کیا۔ مگر آندھی کی طرح آیا۔ اور بگولے کی طرح گیا۔ اُس کے جانے کے بعد دِلّی میں ایک خاندان اور بن کر بگڑ گیا۔ دُوسرا موجود تھا۔ کہ تیمُور کی اولاد میں سے بابر بادشاہ ترکستان میں اُٹھا۔ اور دِلّی پر لشکر لے کر آیا۔ ہندوستان میں چغتائی سلطنت اُسی نے قائم کی۔ اب ذرا بابر کا حال سُنو۔

یہ بادشاہ بارہ برس کی عُمر میں تخت پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیٹھا۔ اور بڑی ہمّت اور حوصلے سے سلطنت کے بوجھ کو سنبھالا۔ اِس کے حالات دیکھ کر تعجّب آتا ہے۔ ایک وقت دیکھو۔ تو بابر کے نام کا نقّارہ بج رہا ہے۔ لاکھوں آدمی پر حکومت ہے۔ ایک وقت دیکھو۔ تو پہاڑوں اور جنگلوں میں بھاگا چلا جاتا ہے۔ اور چھُپنے کو جگہ نہیں پاتا۔ بائیس برس تک اُدھر کے مُلکوں میں تلواریں ماریں۔ لیکن اِقبال نے ساتھ نہ دیا۔ آخر ہِندوستان کا خیال آیا۔ اِس پر دعوےٰ کیا۔ کہ میرا موروثی مُلک ہے۔ یعنی امیر تیمور نے اِسے تلوار کے زور سے لیا ہے۔

سُلطان اِبراہیم جو اُن دِنوں دِلّی میں سلطنت کرتا تھا۔ بڑا بے رحم۔ بے پروا اور آرام طلب تھا۔ اُس سے مُلک کا اِنتظام نہ ہو سکتا تھا۔ دربار کے بعض امیروں نے بابر کو بُلا بھیجا۔ بابر خود بھی ایسے موقع کی تاک میں تھا۔ فوج لے کر روانہ ہُوا۔ آخر لڑتا بھڑتا پانی پت کے میدان پر آیا۔ اور ڈیرے ڈال دیے۔ اِبراہیم ایک لاکھ سے زیادہ لشکر اور ہزار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جنگی ہاتھی لے کر دلّی سے نِکلا۔ بابر فقط بارہ ہزار لشکر سے آیا تھا۔ وُہی لے کر سامنے ہُوا۔ ہاں اِس کے ساتھ توپخانہ تھا۔ کہ یہ نقشہ اب تک ہندوستان کے میدانوں میں نہ جما تھا۔ غرض صُبح کا وقت تھا۔ کہ لڑائی شرُوع ہُوئی۔ دوپہر ڈھلے تک میدان گرم رہا۔ آخر اِبراہیم مارا گیا۔ اور بابر کی فتح ہُوئی۔ یہ ایسا معرِکہ ہُوا۔ کہ آج تک اُس کی شُہرت چلی آتی ہے۔ اِس کے بعد کئی لڑائیاں اور مارِیں۔ جِن سے سلطنت کی بُنیاد جم گئی +

اگرچہ بابر بعض دفعہ دشمنوں پر بڑی بیرحمی کرتا تھا۔ مگر پھر جلد نرم ہو جاتا تھا۔ بڑا بہادر تھا۔ خطر کے وقت گھبراتا نہ تھا۔ اور مُصیبتوں میں ہِمّت نہ ہارتا تھا + ایک لڑائی میں دُشمنوں کی کثرت دیکھ کر سردار گھبرا گئے۔ اور ہِندوستان سے پھرنے کی صلاح دی۔ بڑی مُشکِل یہ ہُوئی۔ کہ اِس وقت ایک نجُومی تُرکِستان سے آیا تھا۔ اُس نے کہا۔ میرا عِلم بھی کہتا ہے۔ کہ اِس لڑائی میں دُشمن کی فتح ہوگی + لوگ اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھی گھبرائے۔ مگر بابر اپنے اِرادے پر جما رہا+ فتح ہُوئی۔ تو نجُومی کو بُلایا۔ کچھ اُسے شرمایا۔ کچھ دھمکایا۔ پھر بھی بہُت سا اِنعام دِیا۔ اور کہا۔ کہ اب تم یہاں سے چلے جاؤ+

بابر عالی ہِمّت اور بامُروّت تھا۔ کیا بھائی بند کیا نوکر چاکر جب سرکش ہو جاتے۔ اور شرمِندہ ہوکر آتے۔ تو فوراً خطا مُعاف کر دیتا+ سیدھا سادہ تُرک تھا۔ ظاہِر باطن یکساں۔ جو دِل میں ہوتا تھا۔ وہی مُنہ سے کہتا تھا۔ دغا اور فریب سے کام نہ نکالتا تھا۔ با اِنصاف تھا۔ اِسی واسطے نیک نام تھا+ ایک دفعہ سوداگروں کا قافلہ کِسی دُور کے مُلک سے اِس کے علاقے میں پہُنچا۔ رستے میں پہاڑوں کے اندر اِس بلا کی سردی پڑی۔ کہ دو کے سِوا سب مر گئے۔ بابر نے سب کا اسباب نِکلوایا۔ اُسے حِفاظت سے رکھا۔ اور اُن کے مُلک میں آدمی بھیجے۔ جب وہاں سے اصلی وارِث آئے۔ تو تار تار اُن کے حوالے کر دِیا+

اگرچہ وہ لڑائی کے وقت مُصیبت کو مُصیبت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ سمجھتا تھا - مگر ذرا بھی ان جھگڑوں سے چھوٹتا تھا - تو اِس طرح زِندگی کا حظ اُٹھاتا تھا۔ کہ گویا دِل بہلانے کے سِوا اِس کو کُچھ اور کام ہی نہ تھا + قُدرتی خوبیوں کا عاشق تھا - گُل و گُلزار - ہریاول کی بہار سے بہُت خُوش ہوتا تھا - سبز سبز پہاڑوں - بہتے چشموں کے کِناروں پر مُصاحِبوں کو لے کر بیٹھتا تھا - شراب کا دَور چلتا تھا - غزلیں گاتے تھے - شِعر پڑھتے تھے + وُہ خُود بھی شاعِر تھا - تُرکی دِیوان پُورا موجُود ہے - کبھی کبھی فارسی شِعر بھی کہتا تھا + اِس نے اپنے حالات کی کِتاب آپ لِکھی ہے - اِس سے معلُوم ہوتا ہے - کہ جہاں گُزرتا ہے - وہاں کا ذرا سا لُطف بھی نہیں چھوڑتا - جو دیکھتا ہے - لِکھ دیتا ہے + ایک جگہ ہِندوستان کے لوگوں پر تعجُّب کرتا ہے - اور کہتا ہے - کہ عجب بدمزہ لوگ ہیں - اِتِّفاقاً دریا کے کِنارے پر اِن کا مقام ہو - تو خیمے کی پُشت پانی کی طرف کرتے ہیں - قُدرتی بہاروں کا اثر ذرا اِن کے دِلوں پر نہیں ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بابر کے مرنے کی ایک عجیب کہانی ہے + چند
روز سے اُس کی طبیعت علیل تھی - اُنہی دِنوں
میں ہمایوں اُس کا بیٹا بھی سخت بیمار ہوا -
بہت علاج کئے - کچھ اثر نہ ہوا - آخر عالموں
اور بزرگوں کے جلسے میں ایک شخص نے بادشاہ
سے کہا - کہ اگلے زمانے کے عالموں نے ایسے
موقع پر یہ لکھا ہے - کہ جو چیز بہت ہی عزیز
ہو - اُسے صدقہ کر کے خدا سے دُعا مانگیں +
بابر نے کہا - کہ ہمایوں کے نزدیک سب سے
عزیز چیز میں ہوں - میں اپنی جان اُس پر قربان
کروں گا + مصاحبوں نے عرض کی - کہ حضور یہ
کیا فرماتے ہیں ؟ بزرگوں کے کلام کا مطلب
یہ ہے - کہ دُنیا کے مال میں جو شے سب سے
اچھی اور قیمتی ہو - وہ دینی چاہئے - اِس لئے
وہ نایاب اور بے بہا ہیرا جو شاہزادے کے
پاس ہے - اُسے حضور تصدق فرمائیں + بادشاہ
نے کہا - کہ دُنیا کا مال ہمایوں کے عوض میں کیا
چیز ہے - اِس پر تو اپنی جان ہی فدا کرنی
چاہئے + غرض خدا سے دُعا مانگ کر تین دفعہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس کے پلنگ کے گِرد پھرا- اَور یہ سمجھ کر کہ
اب اُس کی بیماری مجھ پر آگئی- کہا- کہ لے لی-
لے لی- غرض بابر کا دُکھ دم بدم بڑھنے لگا-
ہُمایُوں کا مرض گھٹنے لگا- یہاں تک کہ بیٹا
اُٹھ بیٹھا- اَور باپ بسترِ مرگ پر جا لیٹا +
یہ ظاہر ہے- کہ زبان کے کہنے سے ایک
کی موت دُوسرے کو نہیں آ سکتی- نہ کسی کے
جان دینے سے کسی اَور کی جان بچ سکتی ہے-
مگر جب اُس نے اِس طرح کہا- تو اُسے بیقین
کامل ہو گیا تھا- کہ مَیں اپنی جان دے چکا +
دیکھو محمُود کو جب دُنیا سے جانا پڑا- تو اپنے
مال و دَولت پر کیسا زار زار روتا گیا- بابر
نے اپنے پیارے بیٹے پر جان قُربان کر دی +

انّا کی جان نثاری

چغتائی خاندان کے بادشاہوں کے اکثر بڑے
بڑے معرکے راجپُوتوں سے ہوتے رہے + راجپُوت
اگرچہ مُغلیہ فَوج سے گِنتی میں بہُت کم تھے- مگر
اپنے مُلک کی آزادی پر جانیں قُربان کرتے تھے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور قوم کے نام پر شیروں کی طرح لڑتے مرتے تھے۔ اُن کی بہادری اور جان بازی کے بہت سے قصّے ہیں۔ مردوں کا تو کیا کہنا ہے؟ اُن کی عورتوں سے بھی بڑے بڑے کام بن پڑے ہیں۔ وہ دلاوری اور وفاداری میں اپنے مردوں کے قدم بقدم تھیں۔ راجپوتانے میں رانا اُودے سنگھ میواڑ کا راجہ تھا۔ اُس کا قصّہ عجیب ہے۔ دیکھو۔ اُس زمانے میں کیا مرد کیا عورت اپنے آقا کے کیسے جاں نثار تھے! اور مصیبتوں کے وقت کتنے پورے وفادار تھے!

رانا سانگا مدّت تک مسلمانوں سے لڑتا بھڑتا رہا۔ اُس نے اپنا راج قائم رکھنے کو اِس بہادری سے تلواریں ماریں۔ کہ اب تک نام چلا آتا ہے۔ اُس کے بعد بکرماجیت اُس کا بیٹا جانشین ہوا۔ مگر باپ بیٹے میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ آخر سب امیر بکرماجیت کی بے لیاقتی سے تنگ آکر بگڑ گئے۔ اور بان بیر سنگھ کو گدّی پر بٹھا دیا۔ اُس زمانے میں بے رحمی کی رسم عام تھی۔ بان بیر نے چاہا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ اصلی وارثوں کو مار ڈالئے - پھر بے کھٹکے راج کیجئے - چُنانچہ ایک دن بکرماجیت دوپہر کو محل میں پڑا سوتا تھا - اُسے جاکر مار ڈالا +

اِس پر تو یہ مُصیبت گُذری - اب اُس کے بیٹے کنور اُودے سنگھ کی سُنئے - کہ وُہ اور اُس کا چھوٹا سا کوکہ محل کے کسی اور مکان میں پڑے سوتے تھے - ایک عورت جو کنور کی اَنا اور دُوسرے کی ماں تھی + اپنے پیارے بچّوں کے پاس بیٹھی تھی + ایک طرف میوے کا ٹوکرا اور کچھ بچا کھچا کھانا دھرا تھا - اُس سے معلُوم ہوتا تھا - کہ کچھ کھا کر دونو ابھی سوئے ہیں + یکایک رانیوں کے رونے پیٹنے کی آواز آنے لگی - اَنا سمجھی - کہ کوئی سخت آفت آئی - حیران بیٹھی تھی - کہ دیکھئے - کیا ہوتا ہے - اِتنے میں ایک نوکر جھوٹے باسن اُٹھانے آیا - اُس سے پُوچھا - خیر تو ہے ؟ بولا - خیر کیسی ؟ دُشمنوں نے رانا کا کام تمام کیا + سُنتے ہی اَنا کے ہاتھ پاؤں پھُول گئے - ایسا خوف چھایا - کہ کاٹو - تو بدن میں لہو نہیں - ساتھ ہی خیال آیا - کہ جب رانا مارا گیا - تو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کنوّر کب بچیگا - کوئی دم میں اُسے بھی مار ڈالینگے۔ کِسی جتن سے اُس کی جان بچائیے۔ مگر سوچ بچار کا وقت نہ رہا تھا۔ ڈر تھا۔ کہ اب دروازہ کھُلا۔ اور وُہ قسائی اندر آیا + کنور پڑا سوتا تھا۔ انّا نے آہستہ سے گود میں اُٹھایا۔ اور میوے کے ٹوکرے میں لِٹا دِیا۔ اُوپر سے پتّے ڈھانک دِئے۔ بچّہ بے خبر سوتا رہا۔ انّا نے نوکر سے کہا۔ کہ اِسے قلعے کے باہر لے جاؤ۔ اور جلدی سے اپنے بچّے کو اُس کی جگہ لِٹا دِیا +

نوکر نِکلا ہی تھا۔ کہ ظالم ران کے لہُو سے ہاتھ لال کئے آ پہُنچا۔ کنوّر کے مار ڈالنے کی جی میں ٹھانے ہُوئے تھا۔ انّا سے پُوچھا۔ اُودے سِنگھ کہاں ہے؟ جاں نثار انّا کی زبان بند ہوگئی۔ اور اپنے بیٹے کی طرف اِشارہ کِیا۔ ماممتا تو پھڑکتی رہی۔ مگر کنوّر پر آنچ نہ آنے دی + اِشارے کے ساتھ ہی قسائی نے اُس کے پیارے بچّے کا خنجر سے کام تمام کِیا + ماں دیکھتی رہی۔ اور دم نہ مارا۔ نہ آنسُو گرایا۔ کہ ایسا نہ ہو۔ بھید کھُل جائے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باوفا انّا نے وہ بلدان دیا۔ جس کے سُننے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ مگر کنور کی جان بچا لی۔ جب وُہ جوان ہُوا۔ تو اُس کے بیٹوں میں سے پرتاب سنگھ ایک ایسا لڑکا نکلا۔ کہ اکبر سے بڑے بڑے مُقابلے کرتا رہا۔

پرتاب کی بہادری

انّا کی جاں نثاری سے اُودے سنگھ کی جان بچی۔ وُہ مُدّت تک چھپا رہا۔ اور راجپوتوں میں تھوڑے ہی آدمیوں کو یہ حال معلُوم تھا۔ چند سال کے بعد مشہُور ہو گیا۔ کہ راج کا وارث جیتا ہے۔ بان بیر سے لوگوں نے دُکھ بہت پائے تھے۔ سرداروں نے مل کر اُسے تخت سے اُتارا۔ اور اُودے سنگھ کے سر پر تاج رکھ دیا۔ افسوس یہ ہے۔ کہ اِس میں نہ کوئی شاہانہ ہمّت تھی۔ نہ راجپُوتوں جیسی بہادری۔ اُن دنوں میں بابر کا پوتا اکبر شاہ دلّی میں تخت نشیں ہو کر ہندوستان کا بادشاہ ہو گیا تھا۔ جن جن دُشمنوں نے مُقابلہ کیا۔ اکبر نے اُنہیں شکست دی۔ اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

راجپوتانے کا رُخ کیا۔ میواڑ کا دارُ الخِلافہ چِتّوڑ تھا۔ اور یہاں کا قلعہ بڑا مضبُوط اور نامی تھا۔ وُسے آن گھیرا + اُودے سِنگھ تو وہاں سے نِکل گیا۔ مگر راجپُوت سردار حِفاظت کے لِئے رہ گئے تھے۔ وُہ جان سے ہاتھ دھو کر خُوب ہی لڑے + جب کچھ اُمید نہ رہی۔ تو تُو رانیاں۔ پانچ راج کنیّاں اور بہُت سی عَورتیں جو محل کے اندر تھیں۔ سب جل کر راکھ کا ڈھیر ہوگئیں۔ راجپُوت قلعے کا دروازہ کھول کر تلواریں کھینچے ہُوئے نِکلے۔ اور وہیں ٹُکڑے ٹُکڑے ہو کر مر گئے + اُودے سِنگھ چِتّوڑ کو چھوڑ کر اربلی پہاڑ میں جا بسا۔ ایک محل رہنے کے لِئے بنا کر آس پاس شہر آباد کیا۔ وُہی اُودے پُور ہے۔ جو اب تک میواڑ کا دارُ الخِلافہ چلا آتا ہے + جب وُہ مر گیا تو اُس کا بیٹا پرتاب تخت پر بیٹھا۔ یہ وُہی پرتاب ہے۔ جِس کا نام اب تک راجپُوت فخر کے ساتھ لیتے ہیں +

اِس وقت اُس کے پاس سلطنت کا کچھ سامان نہ تھا۔ آٹے دِن کی شِکستوں نے بھائی بندوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے دِل توڑ دِئے تھے۔ مگر اُس کے سینے میں
وُہی راجپُوتی لہُو جوش مار رہا تھا۔ اور کہتا
تھا۔ کہ تلوار ہاتھ میں ہے۔ تو چتوڑ کا چھڑا لینا
کیا بڑی بات ہے؟ راجپُوتوں کی عزّت برقرار
رکھّینگے۔ اور باپ دادا کا نام روشن کرینگے؛
اکبر جیسے عظیمُ الشّان بادشاہ سے مُقابلہ تھا۔
جس کے پاس ہندوستان کی سلطنت کے
سارے سامان مَوجُود تھے۔ اور اُس وقت تک
ہندوستان کے تخت پر ایسا عاقل اور باتدبیر
بادشاہ نہ بیٹھا تھا؛ بعض راجپُوت راجاؤں نے
اُس سے شِکستیں کھائیں۔ اکثروں نے اِطاعت
کی۔ اُن سے اچھّے سُلُوک ہُوئے۔ اُن کے
راج اُنہیں دِئے گئے۔ مگر سلطنت کے ماتحت
رہے۔ بعض کے خاندانوں میں اکبر نے شادی
کی؛ اِن تدبیروں سے اُس نے بہُت
سے راجا اور راج والوں کو اپنا کر لیا۔ مگر
پرتاب نے اِطاعت نہ کی۔ اور مُلک کی آزادی
کو برباد کرنا گوارا نہ کر سکا۔ اِس پر اور
راجپُوت راجا اُس سے جل کر لڑنے کو سامنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو گئے +

وُہ ہمّت والا پچّیس برس ایسی لڑائیوں میں پھنسا رہا۔ جن میں اُس کی طاقت اور حریف کے زور میں پاسنگ کی نسبت نہ تھی۔ اِس پر بھی کبھی میدانوں میں دھاوے مارتا۔ اور جو سامنے آتا۔ اُسے فنا کرتا۔ کبھی ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ پر جا نکلتا۔ کُنبے کو پہاڑی اناجوں سے پالتا۔ وُہ بھی نہ ہوتا۔ تو جنگل کے پھل پیداوار سے گزارا کرتا + اکبر بھی اُس کی جوان مردی اور اِستقلال کو مان گیا۔ بہت چاہا۔ کہ باعزّت صُلح کرلے۔ اور شادی کا پیغام بھی بھیجا۔ مگر اُس نے یہ ذِلّت نہ اُٹھائی۔ اور ہر بات کا دو ٹوک جواب دے دِیا + جو جو معرکے اُس نے جیتے۔ آج تک راجپوتوں کی زبانوں پر ہیں۔ اُنھی میں سے ہلدی گھاٹ کی لڑائی تھی۔ اُس میں عجب طور سے دُشمنوں کے ہاتھ سے بچا +

اکبر کا بیٹا سلیم بڑی جنگی فوج اور بھاری توپ خانہ لیئے ہلدی گھاٹ کے میدان میں پڑا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھا۔ پرتاب نے بائیس ہزار راجپوت سے اُس
کا مُقابلہ کیا۔ اور ایک گھاٹی پر روکا۔ لڑائی
کا میدان گرم ہوُا۔ وہ اپنے اصیل گھوڑے
پر سوار تھا۔ کہ چیتک اُس کا نام تھا۔ جدھر
لڑائی کا زور دیکھتا تھا۔ وہیں گھوڑا اُڑا کر
پہنچتا تھا۔ آخر بادشاہی سواروں اور سپاہیوں
کو کاٹتا چھانٹتا شہزادے تک جا پہنچا۔ کہ ہاتھی
پر سوار بیچوں بیچ لشکر میں سپہ سالاری کر رہا
تھا۔ وہ موت کا نشانہ تھا۔ لیکن ایک صندوقی
ہودے میں بیٹھا تھا۔ جس پر فولادی چادریں
منڈھی ہوئی تھیں۔ اِس لئے بچ گیا۔ پرتاب
کی کوشش بے کار تھی۔ کہ برچھے کے کوچے سے
اُس کا کام تمام کرنا چاہا تھا۔ اصیل گھوڑے
نے بھی اپنے سوار کا خوب ساتھ دیا۔ لڑائی
کی تصویر اُس وقت کے مُصوّروں نے اِس
طرح کھینچی ہے۔ کہ گھوڑا الف ہے۔ اُس
کا ایک پاؤں ہاتھی پر ٹکا ہُوا ہے۔ اور
پرتاب شاہزادے پر بھالا مارا چاہتا
ہے ✦

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سلیم کی جان کے لالے پڑ گئے تھے۔ مگر
مہاوت بچارے پر بلا ٹل گئی۔ ہاتھی بپھر کر
بھاگا۔ اور سلیم کو لے کر نکل گیا + پھر بھی
راجپوت اور بادشاہی سپاہی بڑے زور شور
سے وہیں لڑتے رہے + پرتاب نے سات زخم کھائے۔
تین دفعہ گھرا۔ اور نکلا۔ اخیر دفعہ قریب تھا۔
کہ کام تمام ہو جائے۔ یہ حال دیکھ کر جھالا وار
کے سردار نے چاہا۔ کہ اپنی جان جائے۔ مگر
پرتاب کسی طرح بچ جائے۔ اُس نے پرتاب
کی راجگی کا نشان یعنی سورج مکھی لی۔ اور
ایک طرف کو چلا۔ بادشاہی سپاہیوں نے جانا۔
کہ پرتاب یہی ہے۔ سب اُس کی طرف ٹوٹ
پڑے۔ اور لڑائی کا زور اُدھر جا پڑا + وہ بچارا
اپنے ساتھیوں سمیت وہیں کام آیا۔ مگر پرتاب
جہاں گھرا تھا۔ وہاں سے صاف نکل گیا +
راجپوت ناحق جان توڑ کر لڑے۔ اور بائیس
ہزار جوانوں میں سے صرف آٹھ ہزار جیتے
رہے +

اب پرتاب اکیلا میدان سے چلا۔ زخموں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے نِڈھال تھا - اور باوفا چیتک پر سوار تھا۔ دو مُسلمان سرداروں نے پہچان کر اُس کے پیچھے گھوڑے پھینکے + اُن کے گھوڑے اسے ریا چاہتے تھے - کہ ایک پہاڑی نالا سامنے آیا - بہادُر چیتک اِس پر سے صاف اُڑ گیا - اور دُشمن پیچھے رہ گئے - مگر یہ مُہلت کوئی دم ہی کی تھی - نالے سے نِکل کر پھر حریف پیچھے آن لگے + چیتک بھی دِن بھر کی محنت سے ہار گیا تھا - اور اپنے سوار کی طرح زخمی ہو رہا تھا - اب اُس کی قُوّت بھی گھٹنے لگی - پرتاب کو بچنے کی آس نہ رہی - دُشمن مارا مار چلے آتے تھے - سخت پتّھروں پر گھوڑوں کے سُموں کی کھڑکھڑاہٹ سے معلُوم ہوتا تھا - کہ اب آن پہنچے - یکایک ایک راجپُوت کی آواز آئی - او نیلے گھوڑے را سوار! پھر کر دیکھے - تو ایک ہی سوار ہے - اور وُہ سکت اُس کا بھائی ہے +

سکت بچپن میں کِسی بات پر خفا ہوکر گھر سے نکل گیا تھا - اور ایسا بِگڑا تھا - کہ بھائی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے ساتھ مُلک سے بھی بیزار ہو گیا تھا۔اکبری فوج میں آکر نوکر ہُوا تھا۔ اور اپنے ہی بھائی بندوں سے لڑا کرتا تھا۔مگر اِس وقت جو میدان میں بھائی کی بہادری اور جانبازی دیکھی۔ تو اُس کا دِل بھر آیا۔ پھر دو دُشمن اُس کے پیچھے دیکھے۔ اور وُہ اور گھوڑا دونو گھائل تھے۔ سکٹ لہُو کے جوش سے بے قرار ہوکر دَوڑا۔ دونو سواروں کو مار گرایا۔اور ایک عُمر کے بعد دو بھائی پھر ہاتھ پھیلا کر گلے مِلے ٭ اِتنے میں چِتک بے حال ہو کر گِرا۔ اور گِرتے ہی دم نِکل گیا ٭ سکٹ نے اپنا گھوڑا دِیا۔اور اِتنا کہ کر رُخصت ہُوا۔کہ کوئی مُوقع ہوگا۔ تو پھر آن مِلُونگا ٭

بادشاہی فوج میں سب کھڑے دیکھ رہے تھے۔کہ اب ہمارے سوار پرتاب کو باندھے لئے آتے ہیں۔ سکٹ کو اکیلا آتا دیکھ کر حیران ہُوئے۔اور سیدھا شہزادے کے سامنے لے گئے۔ اُس نے پُوچھا۔کہ ہمارے سردار کیا ہُوئے؟ عرض کی۔کہ پرتاب اُنہیں مار کر نِکل گیا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلکہ میرا گھوڑا بھی مارا گیا - مَیں اُن ہی میں سے ایک کے گھوڑے پر چڑھ کر آیا ہُوں + سلیم کو یقین نہ آیا - الگ لے جا کر کہا - کہ سچ کہ دے - تیری خطا بھی ہوگی - تو مُعاف کر دُونگا - سکٹ نے جو حال تھا - صاف صاف کہ دیا - سلیم بھی وعدے کا پُورا تھا - سکٹ کو کچھ نہ کہا + مگر لشکر سے رُخصت کر دیا - اَور وُہ اپنے بھائی کے ساتھ جا مِلا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نظم ؎

اِحسان کا بدلہ اِحسان ہے

ارے پیارے لڑکو اِدھر آؤ تُم
سُنائیں جو کچھ تُم کو سُن جاؤ تُم
نہ بھولو اِسے کام کی ہے یہ بات
بڑے فخر اور نام کی ہے یہ بات
جو اِحساں کرے اُس کا گُن ماننا
سدا اپنے محسن کو پہچاننا
ہم اِحساں کی بابت جتاتے ہیں کچھ
بھلائی کا بدلہ بتاتے ہیں کچھ
نہ اِحسان اپنا جتانا کبھی
خیال ایسا دِل میں نہ لانا کبھی
جو اِحسان کرکے جتانے لگے
وُہ اپنے کئے کو مٹانے لگے

؎ اِن میں سے دو نظمیں زبانی یاد کرانی چاہئیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سدا نیک کاموں کا بدلہ ہے نیک
گواہی میں حاضر یہ قصّہ ہے ایک
کنارے پہ دریا کے اِک پیڑ تھا
رہا کرتی تھی واں کوئی فاختہ
اُسی پیڑ کی جڑ میں اِک جاے پہ
کسی چیونٹی نے بنایا تھا گھر
لگی ایک دن چیونٹی کو جو پیاس
چلی پانی پینے کو دریا تھا پاس
شپاشپ کنارے کے پہنچی قریب
بہت پیاس سے مضطرب وہ غریب
مگر تنگ تھا حلق چھوٹا دہاں
وہ ننھی سی جاں اور پھر ناتواں
کنارے سے دریا میں جونہی جھکی
ابھی پورا پانی نہ تھی پی چکی
کہ ناگاہ اُٹھی جو دریا کی لہر
تو بس چیونٹی کے لئے تھی وہ قہر
کنارے سے اُس کو بہا لے چلی
بہت بے تکلّف اُٹھا لے چلی
اب اُس فاختہ نے جو دیکھا یہ حال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ ننھی سی ہمسائی پر ہے وبال
ڈبو دینگی افسوس موجیں اسے
نہ چھوڑینگی دریائی فوجیں اسے
تو جھٹ ایک پتّا لیا اس نے توڑ
دیا چیونٹی پاس جا اس کو چھوڑ
گئی بیٹھ پتے پہ یوں چیونٹی
چڑھے ناؤ پہ جس طرح آدمی
ہوئی غرق ہونے سے گویا نڈر
بہت گھٹ گیا اس کا خوف و خطر
جھکولے تو پانی کے کھاتی گئی
کنارے کے رخ لیکن آتی گئی
وہ پتے کی کشتی پہ تھی جو سوار
تو آخر کو بیڑی لگی اس کی پار
غرض گھر کو زندہ سلامت پھری
سلامت پھری بے ملامت پھری
رہی سوچتی عمر بھر یہ ہی بات
کہ ہے فاختہ کس قدر نیک ذات
مرے ساتھ احسان اس نے کیا
کہ مجھ ڈوبتی کو سہارا دیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوئی دِن تو ایسا بھی ہو یا خُدا
کرُوں مَیں بھی ہمسائی سے کچھ بھلا
سُنو آگے اب تُم اچنبھے کی بات
کہ اِک دِن ہُوئی یہ عجب واردات
شکاری کوئی کھیلتا تھا شکار
اِدھر سے بھی اُس کا ہُوا اِک گزُار
نظر آئی بیٹھی اُسے فاختہ
لگا مارنے اُس کو بے ساختہ
وُہ بندُوق کا جھٹ سے گھوڑا چڑھا
وہیں لب لبی کو دبانے لگا
اچانک نظر چیونٹی کی پڑی
کہ مُحسِن پہ میرے ہَے آفت بڑی
شکاری کی گر لب لبی دب گئی
تو ہمسائی کی جان بس اب گئی
بچا ٗوں کسی طرح سے اِس کی جاں
کہ یہ میری مُحسِن ہَے اَور مہرباں
یہ سوچ اَور شکاری کی گھائی میں آ
لگی زور سے کاٹنے با وفا
وُہ گھائی پہ ہاتھ اپنا لایا جو ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اَور اِسؔ کہ کے اِس کو کھِجایا جو ہیں
نشانہ گیا چوک بندُوق کا
وُہ دھچکے سے خُود مُنہ کے بل گر پڑا
بس اُس فاختہ کی گئی جان بچ
بھلائی کا بدلہ بھلائی ہے سچ
یہ کہتی اُڑی پیڑ سے فاختہ
ارے پیچونٹی! مرحبا۔ مرحبا!

بد زبانی

بد زبانی کا بُرا انجام ہے
بد زبان لڑکا سدا بد نام ہے
آدمی کو بد زبانی ہے بُری
یہ زباں ہے گوشت کی چلتی چھُری
تیز چاقُو اپنے مُنہ میں جو رکھے
پہلے وُہ ہی زخم کی لذّت چکھے
بد زباں کا پہلے خُود نقصان ہے
پھر وُہ اُس کے بھید سے انجان ہے
گر بدن پر زخم ہو تلوار کا

اس وُہ آواز ہے۔ جو سُوئی چبھتے وقت یا کاٹتے وقت مُنہ سے نکلے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اچھّا ہو جائے اگر کیجے دوا
پر جو گھاؤ ہو بُری تقریر سے
وُہ نہیں بھرتا کسی تدبیر سے
جس کے قبضے میں نہیں اُس کی زباں
خنجرِ بے قبضہ سمجھو اُس کو ہاں
جس کو اپنی بات سے لہنا نہیں
آدمی ایسے کو تُم کہنا نہیں
ہو جو شیریں قول وُہ اِنسان ہے
ورنہ پتھر یہ بولتا حیوان ہے
کی زباں اپنی جو شعلے نے دراز
سب نے جانا یہ ہُوا گردن فراز
پر وُہ جلتا اور سُلگتا ہی رہا
دِل پر اُس کے داغ لگتا ہی رہا
مُنہ میں رکھتے ہیں بُرے الفاظ قہر
سانپ کے مُنہ میں سدا رہتا ہے زہر
جن کے بد لفظوں سے دِل جاتے ہیں کانپ
آدمی اِن کو نہ جانو ہیں یہ سانپ
دے کے دیکھو تُم کسی کو کھوٹے دام
مُنہ پہ ماریگا تمھارے لا کلام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب کِسی کو تُم بُری کہ دوگے بات
وَیسی ہی تُم کو کہیگا وُہ بھی سات
کھوٹا سِکّہ گر چلاؤگے کبھی
دیکھنا پکڑے بھی جاؤگے کبھی
بد زبانی کیا ہَے گُنبذ کی صدا
جِس نے جَیسا کُچھ کہا وَیسا سُنا
بد زباں پر پڑتی ہَے لعنت سدا
ہوتی ہَے ہر ایک کو نفرت سدا
کوئی اُس کو مُنہ لگاتا ہی نہیں
پاس تک اپنے بِٹھاتا ہی نہیں

وُہ جو لڑکے بات میں ہَیں بے ادب
اُن کو نظروں سے گِرا دیتے ہَیں سب
ٹُوٹ کر دِل جِن کی باتوں سے ہوں چُور
ایک دِن ٹوٹینگے اُن کے مُنہ ضرور
جِن کی باتیں ہر کِسی سے سخت ہَیں
جان لینا وُہ بڑے کم بخت ہَیں
بد زبانی تُم نہ کرنا دیکھنا
عَیب اپنے سِر نہ دھرنا دیکھنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بُری صُحبت

شریروں کی صُحبت میں جاؤ نہ ہرگز
یونہی اپنی عزّت گنواؤ نہ ہرگز
بُری صُحبتیں زہرِ قاتل ہیں بھائی
بُروں میں نہیں کچھ سوائے بُرائی
اگر آگ کے پاس بیٹھوگے جا کر
تو اُٹھوگے اِک روز کپڑے جلا کر
چلو خیر کپڑے بچاتے رہے تُم
مگر سینک تو روز کھاتے رہے تُم
جہاں عطر کھنچتا ہو جاؤ وہاں گر
تو ہو جائیگی تُم میں خوشبو سراسر
غرض نیک و بد کے اثر بیش یا کم
ہُوا کرتے ہیں ہمنشینی سے ہر دم
بُری صحبتیں ہیں بد اطوار کرتیں
بد اطوار کرکے ہیں پھر خوار کرتیں

یہ ٹھگ یہ اُچکّے یہ چور اور یہ رہزن
بُرے جانتا ہے ہر اِک جن کے پھچھن
یہ جب پیٹ سے ماں کے پیدا ہُوئے تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو ہیں جیسے اب ایسے ہی کیا ہوئے تھے؟
نہیں۔ اُن کو بد صحبتوں نے بگاڑا
شرافت کا اُن کی بھرا گھر اُجاڑا
خُدا نے بنایا یہ اِنساں کا پنجر
کہ جو کام یہ دیکھتا ہے برابر
اثر اُس کے ہی اِس میں ہوتے ہیں پیدا
بُرائی بھلائی پہ ہوتا ہے شیدا
رہا نیک لوگوں میں تو نیک ہے یہ
نہیں سو شریروں کا بس ایک ہے یہ
کسی کا کوئی چور گر ہمنشیں ہو
تو چوری کا اُس پر یقیں بالیقیں ہو
اگر ایک نیک آدمی سے ہے رلّت
تو نیکی کا لیگی اثر کچھ طبیعت
نکوکار گر مُشفِق و مہرباں ہو
تو نیکی کا تُم پہ ہر اِک کو گُماں ہو
جُواری سے رکھّوگے گر دوستانہ
جُواری سمجھ لیگا تُم کو زمانہ
شرابی سے ہوگی جو صاحب سلامت
نہ چھوڑیگی دُنیا تو صاحب! سلامت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غضب کا یہ مضمون نکالا کسی نے
بڑے شوخ لفظوں میں ڈھالا کسی نے
کہ کوئی ذرا مجھ کو اتنا بتاؤ
کہ کن لوگوں میں اس کی سہے آؤ جاؤ
پھر اب میں بتاؤں وہ ہے شخص کیسا
وہ ایسا - وہ ایسا - وہ ایسا - وہ ایسا

ورزش کے فائدے

مطلب کی بتائیں تمہیں اک بات ہم اے لو
اُچھلو کبھی کودو کبھی بھاگو کبھی ریلو
مُگدر کو ہلاتے رہو بیلن کو دھکیلو
ورزش میں جو سختی ہو خوشی سے اُسے جھیلو
جب پڑھنے سے فارغ ہو تو کچھ کھیل بھی کھیلو

پڑھنے کے سوا لڑکوں کو ہے کھیل ضروری
رہ جائے نہ تا بچوں کی انگلیٹ ادھوری
کمزوری کی تعلیم نہیں ہوتی ہے پوری
کیا فائدہ ہاتھ آ گئی عنقا جو لنڈوری
جب پڑھنے سے فارغ ہو تو کچھ کھیل بھی کھیلو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مصروف کتابوں میں ہی جو رہتے ہیں ہر دم
تیزی جو طبیعت کی ہے ہو جاتی ہے مدّھم
ہوتا ہے سبق یاد بہت دیر میں کم کم
پس اے طلبا تم کو مناسب ہے کہ پیہم
جب پڑھنے سے فارغ ہو تو کچھ کھیل بھی کھیلو

جب پڑھنے میں جاتی رہی کُل چشم کی طاقت
کاغذ کے پتلے باز کی تم بن گئے صورت
آنکھوں کی بصارت اُڑی کانوں کی سماعت
حاصل بھی جو اس طرح کی تم کو ہو فضیلت
جب پڑھنے سے فارغ ہو تو کچھ کھیل بھی کھیلو

گر چشم کی صحت نہ ہو انسان کو کامل
پڑھنے پہ طبیعت نہیں ہو سکتی ہے مائل
بستر پہ پڑے رہنے کو ہی چاہتا ہے دل
گر چاہو کہ کچھ علم سے ہو فائدہ حاصل
جب پڑھنے سے فارغ ہو تو کچھ کھیل بھی کھیلو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ورزش سے غذا اچھی طرح ہضم ہے ہوتی
کثرت ہی تو بیماری کی کثرت کو ہے کھوتی
ورزش سے ہو چونچال طبیعت جو ہو سوتی
طاقت ہو تو بیماری ہے سر پیٹ کے روتی
جب پڑھنے سے فارغ ہو تو کچھ کھیل بھی کھیلو

کثرت کے سبب جسم کے جب جوڑ ہوں تیار
صورت پہ ہو اک رعب۔ کہیں سب تمہیں سردار
پھر آئے لباس اچھی طرح جسم میں اک بار
دبلاپے میں کچھ لطف نہیں علم کا زنہار
جب پڑھنے سے فارغ ہو تو کچھ کھیل بھی کھیلو

ورزش کے سبب چہرے پہ آجاتا ہے اک نور
دبلاپا بھی اور سستی بھی ہو جاتی ہے سب دور
طاقت کے سبب آپ ہی دل رہتا ہے مسرور
یہ باتیں ہیں جینے کے لئے گر تمہیں منظور
جب پڑھنے سے فارغ ہو تو کچھ کھیل بھی کھیلو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جن طالب علموں کے ہیں نا پختہ خیالات
رہتے ہیں وہ مصروف فقط پڑھنے میں دن رات
ورزش کو سمجھتے ہیں یہ ہے خارج اوقات
اور ہم سے جو پوچھو تو کہیں سو کی یہ اک بات
جب پڑھنے سے فارغ ہو تو کچھ کھیل بھی کھیلو

جس وقت کرے تیز سپاہی کوئی ہتھیار
کیا کوئی سمجھتا ہے گیا وقت ہی بیکار
ہے کھیل بھی صحت کے لئے لڑکوں کو اوزار
جو وقت ہو صرف اس میں وہ ہے جیت نہ ہے ہار
جب پڑھنے سے فارغ ہو تو کچھ کھیل بھی کھیلو

ہے عقل وسیلے سے سدا علم کے بڑھتی
اور علم کی محنت کے سبب سے ہے ترقی
محنت کے لئے جسم کی صحت ہے ضروری
القصہ کہ ورزش میں ہے ہر قسم کی خوبی
جب پڑھنے سے فارغ ہو تو کچھ کھیل بھی کھیلو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جھوٹ نہ بولو

جس بات پہ تم منہ کھولو — سچ جھوٹ کو پہلے تولو
سچے رشتے پھر ہو لو — کیوں جھوٹے موتی رولو
اے لڑکو جھوٹ نہ بولو

گر تم ہو عاقل دانا — سچائی سے جی نہ چرانا
جھوٹی باتیں نہ بنانا — کب اچھا ہے جھوٹا کھانا
اے لڑکو جھوٹ نہ بولو

تم جھوٹ میں سچ نہ ملاؤ — سچ کی عزت نہ گنواؤ
ان باتوں سے باز آؤ — کاغذ کی چلے کب ناؤ
اے لڑکو جھوٹ نہ بولو

جو جھوٹ کے ہوتے ہیں عادی — کچھ بات کہیں گر سچ بھی
سب کہتے ہیں جھوٹی جھوٹی — بدنامی ہے ان کی کیسی
اے لڑکو جھوٹ نہ بولو

جب جرم کوئی تم سے ہو — تم سچ سچ سچ سچ کہ دو
مت جھوٹ سے اس کو چھپاؤ — کیوں ایک خطا کو کرو دو
اے لڑکو جھوٹ نہ بولو

ظاہر میں جھوٹ ہے میٹھا — باطن میں ہے زہر سے بڑھ کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سچ گو ہے بظاہر کڑوا — انجام ہے اِس کا اچھّا

اے لڑکو جھوٹ نہ بولو

جو جھوٹ کو سچ ہیں بناتے — اور ہیں دِل میں اِتراتے
وُہ گڑھ میں ہیں زہر مِلاتے — اِک روز ہیں پکڑے جاتے

اے لڑکو جھوٹ نہ بولو

ہے جھوٹ کا سودا کھوٹا — ہر وقت ہے اِس میں ٹوٹا
جس پاس ہے سچّا گوٹا — کب اُس کا ہے رُتبہ چھوٹا

اے لڑکو جھوٹ نہ بولو

جاتی ہے جھوٹ سے عزّت — آتی ہے جھوٹ سے ذِلّت
جھوٹے پہ خُدا کی لعنت — سچّے پہ خُدا کی رحمت

اے لڑکو جھوٹ نہ بولو

جن لوگوں کو خوفِ خُدا ہے — سچ بات کا اُن کو مزا ہے
جو دِل کہ بدی سے بھرا ہے — وُہ جھوٹ سے بے پرواہ ہے

اے لڑکو جھوٹ نہ بولو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Entered in Database
Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

पी० वी० बापट, सपा.
बौद्ध धर्म के 2500 वर्ष. दिल्ली :
पब्लिकेशन्स डिवीजन, 1956.
255पे०.

2220
प्रभु यीशु ख्रीष्ट का सुसमाचार. 1
518पे०.
37388

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar